

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

درین زمان برکات تو امان و سعادات آفران کتاب مستطاب متضمن
معجزات حضرت آن معصومین صلوات الله علیهم اجمعین

کتاب معراج الفضائل

در معجزات آئمه اثنا عشر

یکی از مضامین افاضت آیات فصیح الملک شعر شاعر فیضیه شیرازی
بر الملک منشی مظفر علیخان صابادریاد جنگ متخلص اسیر مرحوم

مطبع اثنا عشری سید علی ضوی طبع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۹۱۴۳۱
۲۴
۱۹۲۴

CHECKED-2008

بنام خداوند لوح و قلم
ازل سے ابد تک جو تقدیر ہے
نہیں سادہ اوراقِ لیل و نہار
ورق و دست قدرتِ ستین ہی آسمان
کیا جو شغولی میں ایجا و حوت
الف سے ہی احمد کار و شن خطاب
عیانِ سین سے یہ سماتا سمک
جہیم و جان جلوہ گر جہیم سے
للا و ج کرسی کو لکھا جو کاف
ہوا باعثِ چشمہ فیضِ عین
اشارہ کیا صبر کا صا و سی
عناصر کے پہلے لکے مفر و است
وہ مفر و جو یک جان دو قالب ہو
عجب خط و روشن خوش اسلوب ہے

کیا جس نے سنے کا دفتر رقم
فقط کن کی وصلی پہ تحریر ہے
مضامین کو در اس میں مطلب ہزار
ستارے میں یا نقطہ امتحان
لکھا دفتر انس و جان حرفِ حرف
ہوا حرف با غار و بو تراب
لکھا حرف قاب سے لکھ نہ فلک
سہ و حمر و روشن ہوئے میم سے
ہوا استقر قاف سے کوہ قاف
ہزار و ن گہلی را و لکھا جو عین
ضلالیت گر یزاق ہوئی ضا و سی
قلم نیکیا موج آبِ حیات
وہ قالب میں یک جامِ کب ہو
یہ قطعہ عناصر کا کیا خوب ہے

ہوئی خلق سب منفعت پاک سی
 شگونہ گل و گل شر ہو گیا
 قدر است سر و چین کو دیا
 و خشنودہ کی بزم تار تار
 زمین نور انجم سے روشن ہوئی
 زمانے کو قدرت سے پیدا کیا
 بشر جن ملک انجم خمس وسیعہ
 وہ خالق ہی اسکا یہ مخلوق ہیں
 کسی سی بھلا ہو سکے کیا کلام
 سوائی نظر کیا کرین اہل دید
 کشائیدہ یاب اس و پناہ
 قرار زندہ آسمان رفیع
 وہ حکمت کہ دروازہ جگائین
 وہ چاہی ابھی آسمان ہونین
 ذلیل و نکو کرتا ہی دم میں جلیل
 عجب تفرشان خداے بلند
 وہ ہستی کہ جبکا ابد نام ہی
 نہ تھا کوئی بھی اوسکی یونین لقا
 کیا جو کسی نے نظارہ کیا

بنی آگ سے جن بشر خاک سی
 وہ ہوا قطرہ قطرہ گہ ہو گیا
 رخ صاف و زردن کو دیا
 جلانے چراغ سرو آفتاب
 چراغون سے یہ بزم گلشن ہو
 یہ سب کار خانہ ہویدا کیا
 جو پیدا ہوئی سب میں اسکی عبید
 وہ رازق ہی انکا یہ مزدوق ہیں
 کہ حکمت سے خالی نہیں کوئی کام
 کہ شان اوسکی ہے حکم پایید
 زو امیدہ ظلمت استغیاہ
 تو ازندہ ہر شے لطف و ضیع
 وہ قدرت کہ اندازہ جگائین
 وہ چاہی ہی بنی خاک چغ برین
 جلیکون کو کرتا ہی دم میں جلیل
 نہ پہونچے جہان و ہم کی ہی کند
 نہ آغاز ہی و آن نہ انجام ہی
 رہی گانہ کوئی رہے گا خدا
 کیا جو کسی نے اسے سن کیا

<p> خبردار و داناسے مافی الضمیر نگہبان گویا وہ خاموش ہی ہنہیں کوئی تیر تک پیشہ ہر وہ سے دانش اہل فرنگ سی نہ گل ہی نہ لالہ نہ بو ہے نہ رنگ نہ ابرو نہ کیسو نہ نو سیر نگاہ نہیں شک ہر ایک فرنگ ہی ہر ایک جا ہی سپر جان بین بین وہ پیدا کنندہ ہو ہر قوم کا رحیم و کریم و جمیل و جلیل غفور و شکور و تدبیر و خیر حفیظ و قریب و دود و مجید رؤف و عطا و عزیز و محب زبے طرز حکمت زبے صنع پاک ہدایت کو پہنچے ہمیں ہر امام وہ دانا وہ بنیادہ غفار ہی رہ مدح کیونکر کری کوئی صاف </p>	<p> زبے نام نامی سمیع و بصیر عطا پوش ہی وہ خطا پوش ہی ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ ہی وہ حد او سکی ہستی ہی سر زنگ ہی نہ آتش نہ نیشہ نہ شیشہ نہ شک نہ بجلی نہ بدلی نہ خورشید و ماہ قیاس اس جگہ تو سن لنگ ہی زمین میں نہیں آسمان میں نہیں نہیں نام ہرگز وہاں نوم کا عظیم و حلیم و کفیل و وکیل محیط و معین و بصیر و کبیر منیع و منزہ حمید و معید حکیم و جواد و بدیع و شہید کہ صفت سے گویا ہی ترشت خال کہ ہو مہند سے خلق عالم تمام وہ عادل وہ قادر وہ شاکر جب احمد کرین عجز کا اعتراف </p>
--	--

مناجات باری تعالیٰ

الہی تیری عظمت ہے وسیع	الہی تیری سلطنت ہے رفیع
------------------------	-------------------------

نہیں کوئی ایسا جو ناکام ہو
 سیر و جو آیا ہوا و سفید
 گدا تیری در کا جو یارب ہوا
 بہلا کوئی تجھے نہیں فیض یاب
 ہوا جو طلب کار قسرب حضور
 عنایت کرم لطف کیا بات ہو
 برابر تیری کوئے وانا نہیں
 ترا حکم نافذ ہے پروردگار
 نہیں دخل تغیر و تبدل کا
 عطا پوش اول تین آخرین تو
 تیری تابع حکم ہیں خاص عام
 اگر سہ نہیں بیان کوئی زنیار
 کرم سے و اسب زلاتے پر عام
 میں بھلا کہ اس میں بھی اک راز ہو
 جو گمراہ سارے زمانے کا ہے
 برابر نظر دشمن و دوست پر
 خدا یا میں بندہ گنہگار ہوں
 ترا ایک بندہ ہوں میں نے نہر
 حقیقت ہے کیا خاک میں درون

زمانے پر بخشش تیری عام ہو
 کہ اس در سے سائل بھرا نا امید
 برائی مراد او سکا مطلب ہوا
 دعا کسکی تو نے نہ کی مستجاب
 کیا اسکو تو نے نہ رحمت سی دور
 کہ رزاق مطلق تری ذات ہو
 سوائے تیرے کوئے تو انا نہیں
 قضائے تیری بھرے نہیں زنیار
 جو کچھ لکھ گیا لکھ گیا کدہ گیا
 خطا پوش باطن میں ظاہر میں کو
 نہیں کوئی دم مارنے کا مقام
 تو نگر گداس ہیں روزیہ خواہ
 کسے رزق ملتا نہیں تابشام
 در تو بہ مشرک ملک باز ہے
 جو آئے تو پھر حکم آنے کا ہے
 نہیں منحصر جز پر پوست پر
 عقوبت کرے جو سزاوار ہوں
 تری عبد احقر کا ہوں میں سپر
 کوی خاک گردن کشتی منت خاک

<p>گنہگار غافل ہوں عاصی ہوں بین فراموش ہے مجھ کو عہد امت سراپا خطا ہوں سراپا گناہ گنہ مجھ میں جو ہر ہے قول و کا خطا کی سوا کام میرا نہیں کہہ دوں گرفتار مثل کس میں کشتی نشین عالم خواب میں میں غفلت میں گردن کو درلی ہوں مگر حجت خاص ہووے تکمیل آہی آہی ہوں عصیان سوات خدا یا خدا یا ہوں غم سیر خطا سے میری درگزر درگزر کوئی اور معبود ہے لا الہ نہیں کوئی بندے کا تیری سوا کرم کر کہ ہوں تجھ سے امید دار تیری تہمت آنے ہو میرے رنج ذرا نزع کے وقت تجھے نہ ہو حساب لچھ مجھ پر آسان کہ تکمیل میں کو در دن بخوبی جواب</p>	<p>گنہگار غافل ہوں عاصی ہوں بین کیا ہے حُجَّت و نیانے امت نہیں چھوڑا ساتھ دم بھر گناہ نہیں و عصیان کچھ روز سیوا کا تو رخ سراپا تمام میرا نہیں جہاں شہد ناقص مجھے بھی ہوں شکستہ سفینہ ہو کر داب میں فلک تیغ آفت نکالے ہوے شکستہ نامہ اس ہے کہان ای قسیر آہی آہی میرا دل ہوصات خدا یا خدا یا ہو وضع بلا معافی میری عفو کر عفو کر سوا تیرے کس سے میں چاہوں میں بند ہوں تیرا میرا تو خدا سوا تیرے ہے کون پروردگار نمایاں تجھ سے میری اصل و فروع گتہ باعث تیرے بخت نہ ہو بین عاصی ہوں اپنی طرف صبا کہ زبان کو نہ لغزش ہو وقت حسا</p>
---	---

رہوں راہ حق میں میں ثابت قدم
 علی ہاتھ مجھ پر دہریں روزِ حشر
 ہوا وہوسِ نغمہ مرغوب ہوں
 عطا کرے رحمت عافیت
 لے خواب کہ مہرِ آرام میں
 تو جہ نہ ہو سوسے باطل سے
 بڑی آرزو مجاورت کی ہے
 نہ تکلیف سے ہو بسہ یا آلہ
 بحق نبی بادشاہِ زمن
 پئے فاطمہ و خستہ مصطفیٰ
 پئے عابد و باقر نیک ذات
 پئے روح پاک جنابِ ضا
 برائے نقی جانشینِ رسول
 پئے مہدی و مینِ امام زمان
 مجھے دو جہان میں نہ مخدو لکر
 ائیمہ کی تاتر لیسیت الفت رہے
 میری رزق کی غیب سی ہو بیل
 شبِ گویاں مگر گذر گاہ ہو

کہ ٹکے اکٹھے کے الفت میں ہم
 شفاعت محمد کریم روزِ حشر
 جو غالب میں چھپر وہ مغلوب ہوں
 لمحہ ہو میری گوشہ عافیت
 پہنسا لے نہ مجھ کو فلکِ دائم میں
 عنایت ہو ایساں کامل مجھے
 تناکستانِ جنت کی ہے
 کشادہ در رزق کر یا آلہ
 بحق علی و حسین و حسن
 گرفتار صد جو رخیہ التماس
 پی جعفر و کاظم خوش صفات
 براسی تقی شاہِ ارض و سما
 پئے عسکری نور چشم قبول
 کہ ہے حکم میں ادائے سارا جہان
 دعائیں کروں جو وہ مقبول کر
 مروں میں تو ایمان سلامت رہی
 نہ کر مجھ کو بندہ دنیا ہنی دلیل
 چراغِ ہدایت سہرا ہو

حقیقت میں دیکھو تو کیا کچھ نہیں
 اجل سر پہ موجود وقت ہی کم
 پسند آئے کیا بزم آراستہ
 بیان دیر رہنے سے حال نہیں
 اوشی کیسے کیسے عزیز و قریب
 پہلے تارا دل جتنے وہ سب گئے
 جو تھی منتقم و رافلاک میں
 جنہیں زلیست میں یار ہمد کیا
 گئے قطع چٹکے لیے پیراسن
 شب و روز تہا ہاتھ میں جٹکا ہاتھ
 جو ہستی تھے پہلو میں آٹھون پہر
 جو ہر وقت ہم پنجہ تھی زور میں
 چین غارت پایا لے ہوا
 وہ محفل نہیں اب وہ ساتی نہیں
 زانی نے کیا کیا و کمانی نہ رنگ
 کہیں اس ہر مین ٹھکانا بھی ہی
 کمان یار ہمد کمان غمگسار
 ضعیفی میں کیسا جوانی کا لطف
 کروں حال نپا بھی اب کچھ بیان

مگر بیان سوا سے فنا کچھ نہیں
 جو اول ہمد ہی تو آخر ہمد
 میرا دل ہی دنیا سے برخاستہ
 جہان دل لگانے کے قابل نہیں
 ہوا گویا تیرے تیرے تیرے تیرے
 تیرے خاک تیرے تیرے تیرے تیرے
 نہاں ہو گئی ہر وہ رنگ میں
 او نہیں کا پس سرگ مل گیا
 پہنایا او نہیں اپنے ہاتھوں میں
 چلے گئے تیرے تیرے تیرے تیرے
 لٹایا او نہیں تختہ غسل پہر
 اترارا او نہیں عایت گو میں
 بہر اگر عزیز و نسی خالی ہوا
 کوئی زلیست کا لطف باقی نہیں
 کسی رنگ میں بیان نہیں ہو رنگ
 جو آیا ہی بیان اور سکو جانا بھی ہو
 فقط رہ گیا مرگ کا انتظار
 رہا میں گیا زندگانی کا لطف
 کہشتی کے قابل نہ ہو یہ ہستان

اسیٹی کا قصد ہو آبا د ہے
 و د سولہ ہو میرا وہ میرا وطن
 رفیعان صاحب حشم او ہتھ گئے
 ہوا سن جو نو دس برس کا مرا
 پدر میرے نگزار حجت مقام
 محبت علی و نبی خوش ہناد
 بڑی فارسی دان و عالی وقار
 وہ عباس ابن علی با و نا
 کبھی شعر کہتے تھے کچھ انتخاب
 غرض دین جو خدمت میں ہاتھ لگا
 عنایت سے مجھ کو پڑھانے لگے
 ہوا فارسی میں جو روشن ہوا
 بہت طالب علم آئے لگے
 ہوئی فکر و تری مکر ہوا
 وہاں جمع خوشنویسان جو تھا
 ہوئی شاعر و نئے ملاقات جب
 ہوس شعر زنگین کی کرنے لگا
 کیئے جمع دیوان دیکھے تمام
 زبان عسرب کی ہوئی احتیاج

وہ حکمت وہ دانش کی بنیاد ہو
 مہین ہر خزان دیدہ لیکن چمن
 رئیسان عالی ہمت او ہتھ گئے
 سوئے لکھنوی ہی بخت رسا
 مدد سی علی لکھنے چکا ہے نام
 بڑی شیوہ پاک و صاف عقاد
 وہ اولاد عباس میں نامدار
 علامہ اور فوج شہ کر بلا
 کہ کرتے تھے ایل تخلص جناب
 نہایت پسندیدہ خاطر ہوا
 رہ علم و دانش تانے لگے
 پڑھائیں کتابیں بنا استاد
 شب و روز تلمیذ پانے لگے
 کتب خانے میں پلے نوکر ہوا
 پڑا نہ شغولیسی کا مجھ کو مزا
 ہوا شعر کہنے کا بھی مجھ کو ذہب
 تلا شین مضامین کی کرنے لگا
 ہوئی یاد بچاؤن کی زنگین کلام
 ہوئی فکر اسکا بھی کیجے علاج

چچا میرے تے میرے سید علی
 بہت صرف میں بخود میں انتخاب
 حدیثوں سے کامل و قرآن سے
 حقیقت میں دا و سخن خوبی
 پڑھانے میں کی میری محنت کمال
 جہان نے کچھ ایسا کیا انقلاب
 وہ پڑھتی پڑھانے کی صحبت گئی
 کچھ سری میں القصہ کی نوکری
 بسروان ہوئی عمر کی بہت سال
 جو عالم تے کاظم علی میرزا
 حدیث پر محاسن حاصل کیا
 کہیں میرے قلم علی سے پڑھا
 رہا شاعری کا بھی کچھ خیال
 کیا بزم اشعار میں جا بجا
 نہیں مجاہدات کا کچھ خیال
 مگر لوگ تعریف کرتے تو ہیں
 تواریخ کی سیر شام و سحر
 عرض جب ہو زیب تحت و کلاہ
 بڑی تیک طہنیت بڑی نیک است

وہ وقاق علم خفے و بطل
 وہ حکمت میں منطقی کہیں بھی لا جواب
 تصدیق انہم پہ سو جان سے
 جلا را بیون آپ نے نظم کے
 رہا گرم وہ مدرسہ چار سال
 ہوا تنگ قوت سے اضطراب
 بڑی فکر روزی کی راحت گئی
 کہ کچھ یاد تھی طرز آفتاب
 زہی شان نیرافنی ذوالجلال
 مشرف میں خیرت میں اذکی ہو
 وہ کامل تے جسکو بھی کامل کیا
 کہ ہیں عالم و صاحب التلا
 کہ ہو ترک عبادت نہایت جا
 یہ ہیں مجتہدین شاعر و نئے سوا
 کہ مجھ کو بھی ہو شاعری میں کمال
 مجھ کو بھی یہ پرچی گذرتی تو ہیں
 لغت کی کتابیں میں پیش نظر
 جہاندار احمد علی باہوشاہ
 معین شریعت فرشتہ صفات

ہوئے اونکے خان بہادر وزیر
 ملی لفظ ادا دے گے حسین
 مکرم وہ خان بہادر ہوئی
 امین سی جو دولت کا ہوا التیام
 خدائی یہ دہی او کو قدر بلند
 جو تاشام زیب وزارت رہی
 کمال صداقت کیا جو کسا
 خیر ہر کثری خاص کی عام کی
 فزون روز تائید باری رہے
 بزرگ اونکے ہر خند تے نادر
 سوا تو اول سی چمکایہ نور
 جدائے جو اعلا ہین باغ و شان
 حکومت کا سامان خدا داد تھا
 وہ نواب جنگا کہ احمد تھا نام
 یہ مختار تھے اونکے سرکار مین
 خدانے دئے تین او کو سپر
 اگر ایک کا نام بازید خان
 شجاعت سی خان کا جو ہوا التیام
 سوا انکو سب سے لیاقت لے

مقدس محبت جناب امیر
 عیان نام نامی ہو بازید ترین
 فلک قدر تھی بے بہادر ہو کے
 تو ہوا آشکارا خطابی بھی نام
 نہ ہو بچا دل سور کو بھی گزند
 تو تاشیح صرف عبادت رہی
 ملک کیا خدا اونکے راضی رہا
 برٹا یا یسے رونق اسلام کی
 بدستور پر خاکساری رہے
 خدانے کیا انکو عالی وقار
 سنو ذرا جدا وہ بھی بیان ضرور
 وہ ہین قوم نگیش سے شہباز خان
 وطن کشور خستہ رخ آباد تھا
 جو خان قوم نگیش مین فی الاحرام
 معزز مکرم تھے دربار مین
 شجاعت مین جرات مین تھی شیر
 تو تھی خان مشکل بھی کیتا جوان
 تو فرزند ثالث کار و شین ہوا
 انہین کو پدر کی ریاست ملے

گئی خان احمد جو زیر زمین
عیان نام او سکا بھی ہو بیدنگ
مصاحب ہوئے اوسکے ینامور
کرتے جو آشفستہ طبع سیس
تلون کی جب رنگ ظاہر ہوئی
خلل دیکھ کر رنگ دربار میں
بخت خان نے کی انکی عزت دیا
ہوئے اکبر آباد کے قلعہ دار
کئے کارشایان بحسن تمام
ستواونکے اولاد کا بھی شمار
کلام و دخترک تھے جو عفت آب
کیا او سکے شوہر نے جیا نقال
دلیری میں دل کے برابر جگر
سود و سری دخترک کا بھی حال
وہ خان نام میں جنگ اول نجیب
پدر اس صبیحہ کی شوہر کی تھی
کوئی نام اور جو تھے بائیں
کرون نام او نکا جو میں آشکار
سوم دخترک او فیسے تھی نامور

ہوا او نکا فرزند مسند نشین
جو فقط مطلقہ سی باہم متوکیب
شجاعت نے پایا مقام طغفر
پہر کہتے تھے عقل سلیم و نفیس
بہت ناگوار اسے خاطر ہوئی
یہ آئی بخت خان کی سرکار میں
شب در در ہوئی تھی رخت زیاد
ملا تو کیا نے کا بھی وقت دار
ہوئے انکے گہ زمین مدار المہام
پسرین تھی بیٹیاں او تھے چار
وہ تھی زوجہ خان افراسیاب
علی گڑھ میں کی مرہٹوں سی جہاں
بہری توپ میں کلہ سب دراز
کہ شوہر تھے اوکے مکر ام کمال
رہنمایان میں صاحب خوش حسیب
وہ حاکم روہیلہ کا لشکر کے تھے
کہ تھی خان اتہا کی یہ شہر غور
تو خان بعد ہی پہلے ہووے لقا
نسب کی کنسب میں ہی اسکی سند

چہارم جو دختر تھے محنت پناہ
 ہویدا ہوا بیٹیوں کا تو حال
 بہان سے کئے لالہ و دلہ و دلہ
 شش سے خان تو ظاہر مقام
 وہ خان بہادر بڑی ذمی وقار
 سنوا انکی نانا کا نام بلند
 محکم سے دولت کا ہے التیام
 یہ پوتے ہیں اونکے جو تھے رمزان
 کردن کیا رسم طول تحریر ہی
 کہ وہ خان و نشان فلک احلرم
 سوئی لکھنؤ آئے تھے ایک بار
 علاوہ زمینیں آیا کر پل کا ہاتھ
 رہے جس جگہ جاہ و رفعت رہی
 ہوئے انکے دو پور عالی نژاد
 کلان خان دالا کے جو نور عین
 لیے فقط و دولت سے کرا اعتبار
 شہنشاہ دوسری اونسے سن میں حکم
 ہوئے اونکے تائید رب و ستیکر
 پسر شرف الدولہ صاحب شہور

وہ ہی جی و فاسم بہ فضل آگہ
 کرو حال بیٹیوں کا بھی اب خیال
 عیان پور ثالث سے نام پر
 جو آخر بہادر تو اول امام
 فلک شان فلک قدر عالی تبا
 کہ تھے وہ بھی ذمی رتبہ دار چند
 تو خان بسا و روم اختتام
 فلک جاہ نواب ار لاؤ خان
 سنوا ب خلاصہ جو تقریر ہی
 کہ ہے نام میں جنگل جشن امام
 کہ تھا اصف الہ ولہ کا اقتدار
 ہوئے ناظم المملکت شوکت کی ستار
 ہمیشہ امارت ریاست رہے
 کہ ہے بھتے سب بزر نخل مراد
 وہ خان بہادر عطاسی حسین
 تو نام خطا ہے بھی ہو آشکار
 وہ مدد و ح نواب عالی ہم
 خزانے کیا اونکو اعظم وزیر
 کہ ہیں جانی بیگم کی دختر کی پور

غرض حال نواب کیا کیا کون
 بڑی عابد و یرد و بار و حیل
 کیا اوس محلے میں پہلے قیام
 رہی وان مکانات کر کے خرید
 وزارت کا رتبہ جو حاصل ہوا
 لئے مول تھا بس کہ ہرہ کردہ
 مکان وہ پسند طباغ ہوئی
 سیر نو سے ان سب کی تعمیر کی
 امین سے ہو آباد کا التیام
 کوئی باغ پنڈ امین اس جی چوتھا
 کیا خوب طسار و آباد باغ
 عجب عشرت آباد ہو وہ سواد
 زمین آسمان ہے نہ ہو عز و فر
 و کانوں سے ہو رشک مہتاب کو
 و مان رہنے والوں کو آرام ہو
 طبیعت میں میں حق پستی کی طور
 ملازم میں ایک مجتہد صفا
 ہمیشہ ہے لہذا تقسیم زر
 و یاز را اگر مستحق کو دیا

حقیقت میں سطورا ہی جتنا کون
 عقل و فہم و کیم و حسیم
 کہ ظاہر ہی تحسین گنج اسکا نام
 کہ دولت ہو تسلیم ہما سی سعید
 مہ نوبت در یح کال ہوا
 مکانات مرزا اسکا شکر کردہ
 خلف اونکے عباس باغ ہو
 رسائی مکانون کی تقدیر کی
 یہ ہو نام مشورہ خاص و عام
 عنایت سے سلطان کی وہ بھی ملا
 وہ موسوم ہو اب باد و باغ
 کہ باغ جنان جس سے آتا ہو باد
 و درستہ ہیں بازار شق القمر
 و عالم گ دستہ ہیں نواب کو
 زمانے کی گردش سی کیا کام ہو
 بجز رونق دین نہیں حوصلہ
 نمازین ہیں مسجد میں صبح و مسا
 کیا کرتے ہیں مومنوں کی خبر
 کیا کام جو وہ خدا کا کیا

جو ہیں میرزا حاجی خوش سیر
 بنائے قریب اوسکے درگاہ پاک
 وہ درگاہ عجب اس بن علی
 وہاں مجلسیں ہوتی ہیں شام
 لکھا حال نواب عالی مکان
 میں تھا ایک بندہ دین مصلوٹ باز
 عنایت مجھے بھی کیس محکمہ
 عنایت کی جھجھ پر رہی جو نظر
 سرست سی گذری میری تین سال
 مری ساتھ تھی جو عزیز و قریب
 خدا کا کروں کیا میں شکر و سپاس
 نہ یہاں حسن صورت نہ یہاں حسن
 نہ کیونکر یہ دل شکر کا دم بھری
 ہوئی بعد ازان گردش روزگار
 وگرگون ہوئے آسمان و زمین
 کیا میری زوجہ نے بھی انتقال
 پڑی میری سر پر بلا پر بلا
 بہت کرچکا میں زمانے کی سیر
 سخن مختصر دل تھا برخواستہ

کیا باغ اول کا دیا از نکو زر
 ملک جسکو کہتے ہیں روحی فدک
 کہ ہیں پیش حق جتکے رتبے جلے
 زیارت کو جاتی ہیں سب خاص و عام
 کروں حال اپنا بھی اب کچھ بیان
 نہ حق تھا کچھ ایسا کہ کرتا میں ناز
 کیا میری منشی و یا محکمہ
 کیس کا مہین نے سخن مختصر
 ہوئی قدرت بھی مجھے حسب حال
 موافق رہا وہاں کی بخت و نصیب
 کہ یہ بھی تھا بیرون و ظم و قیاس
 جو الما غلط ہے تو انشا غلط
 خدا میرے حسن پھانکے
 کہ کچھ اس جہان کا نہیں اعتبار
 فلک نے کیا مج کو خانہ نشین
 نہایت ہوا میری دل کو لال
 یہاں تک کہ دنیا سی دل اٹھ گیا
 آئی ہوا بحسام میرا بجز
 کہاں میں کہاں بزم آراستہ

کہ ناگاہ سلطان کا آیا خواں
 وہ واجد علی شاہ صاحب سرور
 عجب شہ رعایا کا محبوب ہو
 کہان ایسے شہ دور آئین
 فلک فر خاک جاہ والا شہ
 جہان بان جہان گیر ظل خدا
 رہے پایہ تخت اویسے بلند
 کیا خلق مجھ شخص ناچیز سے
 عنایت ہوئی مجھ کو ایسی کتاب
 کیا نظم میں نے ہوئے شاد و شبنام
 مجھے اس سے جہدم فراغت ہوئی
 کہ اول نے کیا اس ہو گا حصول
 وہ کہ نظم ہو جس سے حاصل تو اب
 اما سونے کچھ معجزے کہ بہم
 کیے نظم میں نے غمض معجزات
 مضامین کی پہلے رہی بولاش
 یہ نامہ لکھائیں نے بہر معاد
 جو عنوان پر ہو نام ثانی رقم
 یہ امیر اب قدر دانوں سی ہو

سمجھے لے گیا تا بدایوں خاص
 کہ ہو سلطنت جن سی رونق پذیر
 خدا کو خوشی اوسکی مطلوب ہو
 رعایا ہو سب ہمہ آرام میں
 عدالت شجاعت مروت کریم
 بختابت جلالت منادت عطا
 نہ بچے کبھی چشم پر سے گزند
 بیٹھایا مجھے پاس کتیز سے
 کہ ہو فی الحقیقت کل انتخاب
 مجھے بھی تو اوسکی خوشی تھی دراز
 تو مائل غزل پر طبیعت ہوئی
 مضامین عشق و جنون میں تظلول
 ہر تیغ غم کے ہو روز و شباب
 کہ وہ قالب نظم میں ہوں رقم
 کہ اس نظم سے ہو ایک رنجات
 وہ نامہ ہوا ثبت پر ہر ساش
 یہی نام اسکا ہو اسی خوش نہاد
 اوسے میں ہو تار سچ اسے حرقم
 توقع یہ صاحب زبانوں ہو

کہ مجھ سے ہوئی ہو جو کوئی خطا

کریں اس سے اعراض اہل عطا

فصل اول در بعضی معجزات رسول التقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد حبیب خداے غفور
جہان پرست سارا وہ بالائین
محمد کا بھی کچھ عجب نام ہی
یہی میم ہے تاج ملک و ملک
اسی ح سے ہی حمد خالق عیان
یہی وال ادنکے دلالت پڑال
ہوئے پہلے آدم سے پیدا رسول
وہ ہی سید انبیاء سلف
خلیل خدا ہیں بنے خدا
عطا ادنکو محشر قیوت ہوئی
فلک زیر فرمان شاہ مبین
عیان آپ سے قدرت کردگار
سلیمان کو ہی ناز خاتم پہ کیا
کردن کیا ہیں ظاہر صفات جناب
شرف آپ سے تاج کو لاک کو
بچھایا جہان میں عجب خوان فیض
ملی خلوت خاص رب جلجل

کہ نور ادنکا اول ہی آخر ظہور
گل ادلین شمرہ آخرین
اسی نام سے دل کو آرام ہی
یہی باعث ماہ و صبر و فلک
صلیٰ میں ملی ادنکو آفتون جہان
مسخر کیا ملک دل بے جدال
ہوئے بعد سب کی ہویدار رسول
گہ ذات حضرت کی قدرت صدق
حبیب خدا ہیں صغی خدا
سند ہمکو بہر شفاعت ہوئی
علم آفتاب و ستارہ نکین
مجسم ہوئے رحمت کردگار
کہ یہ آپ ہیں حاتم الانبیا
کہ قائم ہی بالقسط ذات جناب
زمین بوس سے فخر ا فلک کو
کہ ہیں دشمن و دوست مہمان فیض
کہ جس جانہ تھا خل جبریل

عجب کیا ہی معبودم اگر سایہ تھا
وہی جہبط خاص جبریل بن
اوہنین سے منور رخ اسلام کا
فروغ کل ولالہ و ماہ و مہر
وہی قمر خالق و وہی دستگیر
حقیقت کا کون ایسا جو یا ہوا
نہ کرتے جو سرمان رسول انام
راہ راست سب کو بتایا کئے
رہی گرچہ دشمن سب اہل فساد
کہ کفار کو دین گوارا ہوا
خدا کی جو تے بات مطلوب کی
عجب کار مجھ نہ تھائے ہوا
دلائل سے باطل کو باطل کیا
جو اعجاز سب انبیا کو ملے
شبہ انبیاء تھے رسالت اب
رسولوں کی سرور ختم اسل
بدائع سے مقصود ذات رسول
فلک پر سیح آئینہ راہ رہن
وہی ہوا وادرسین کے پیشوا

کہ سارا بدن نور پیرایہ تھا
وہی معدن وحی و تمیزیل بین
کہ تھا کام شمس سلخ احکام کا
سراج منیر زمین و سپہر
وہی بین بہشت و وہی بین نذر
خدا کس سے پر وے میں گویا ہوا
نہ ہوتی تمیز حلال و حرام
مشقت ہمیشہ اوڑھ لیا کئے
کیا راہ خالق میں کیسا جہاد
جو حق تھا وہ صاف آشکارا ہوا
رسالت کی تبلیغ کیا خوب کی
کہ جس سے ظہور خدا ہے ہوا
اوہ حق سلطان عادل کیا
وہ کلئۃ مصطفیٰ کو ملے
وہ اس بوستان میں گل انتخاب
وہ ان جزو تھے ان میں اعجاز کی
کہ اشکال سی ہے نتیجہ حصول
براہیم گلچین گلزار ایمان
وہی خضر و الیاس کی رہن

<p> ہو اسل اندوہ زندان و پناہ دیا سا تھرو فی بین یعقوب کا سر طور ملتے نہ موسیٰ گورہ تو مرو دن کو زندہ نہ کرتے مسیح ہوئی بطن ماہی سے یونس رہا ہوئی تیغ آفت کی حضرت پیر تو آدم کی ہوئی نہ توبہ قبول نہ ملتی سکینہ کو بادِ مراد خدا نے دیا انکو حسن سلج ٹھرتی نہ تھی ایک کی بھی نگاہ تو پیدا عرق سے ہوا یہ گلاب کہ تعریف حضرت ہو اس سے بیان کہ عاجز ہے اندیشہ جبریل خدا خوب آگاہ ہے دالسلام سنو اب ذرا معجزات رسول </p>	<p> جو یوسف نے حضرت سو چاہی پناہ بیایا کہے دروایوب کا نہ ہوتا اگر راہبر حکم شاہ اگر آپ کا دم نہ بھرتے مسیح لیا نام جب تل کے کسب بلا بلا آچکی تھے سما عیسیٰ پر اعانت نہ کرتے جو انکے رسول نہ کہنے اگر نوح طوفان میں یاد زبان زد ہی گراہ کنعان بھیج نہ ہی نور رخسارہ پاک شاہ جو گیسو میں تھی نگہت مشکناہ کہان سے کوئی لائے لیے زبان نکالے ثنا کی کوئی کیا سبیل کیا اسپہ تعریف کا اختتام بیان کس سی ہو وصف ذات رسول </p>
--	---

معجزہ

<p> کہ راوی ہیں صادق علیہ السلام عیان مسیح صادق سے ہوا نقاب شب چاروہ یسئل تکمیل بہ </p>	<p> سنو گوش رغبت سوا سی خاص عام ضعیف بخش دل سے کلام جناب کہ چودہ منافق شب چاروہ </p>
---	--

ہوئی جمع جس جا کا عقبہ تہ نام
وہ تاریخ و کجی کجی چو دہون
ادھر ماہ ادھر حق رسالت لب
قمر سے ادھر چاندنی کا ظہور
شرن تہا یہ سند سے تعظیم کو
سیہ دل منافق ہوئی باریاب
کیا آکے غوغا یہ پیش رسول
بہت قدر دلائی پیش کریم
دو نیمہ اگر آج ہو جائے ماہ
کشادہ ہمارے دل تنگ ہوں
سنا جب نبی نے یہ اونکا سوال
کہ نازل ہوئے دفعتاً جب میل
کراے شاہ شرب رسول انام
کہا ہے خدا نے یہ کیا بات ہو
نہیں حکم عالی سے باہر ذرا
جہان وار تم سب جہان آپ کا
زبان ہے کلید جنان آپ کے
اگر حکم و د خاک ہو جامی شک
نامل نہیں آوا دھر سے کہے

کیا قصد قتل رسول انام
جناب رسالت حق سند نشین
فلک پر تہر خاک پر آفتاب
ادھر نور رخ غیرت برق طور
کہ مہتاب نکلا تھا تسلیم کو
سیہ زاغ جیسے شب مہتاب
کرا می گنج علم فردغ وصول
اشارہ کروا ہ کو ہو دو نیم
تو سمجھیں کہ کوین کے تم ہو شاہ
وونی کو کرین دور یک رنگ ہوں
ہو از رد گوروی اقدس تہلال
دیا آکے حکم خدا نے جلیل
خداوند عالم کا تم پر سلام
تمہیں حکم حل مہمات ہے
یہ سب آتش و خاک و آب و ہوا
زمین آپ کی آسمان آپ کا
کلید جنان ہے زبان آپ کے
کہو تو ابھی تازہ ہو غسل شک
نہ کہے تو بدلے نہ بر سے کہے

جی نے کیا شکر رب جہان
 زہے زور و دست رسالت تاب
 فلک پر دو نیمہ سر ہو گیا
 قمر گرد تھا مثل قات قمر
 جو دو ماہ کی ایک صورت ہوئی
 سنبھل سے قلم ہی یہ تشبیہ ست
 کہ رہتا ہو کچھ ربط باقی بیان
 کیا اخولوں نے نہ اس پر قرار
 ہوا جس طرح ایک سے دو قمر
 ہوا دونوں ٹکڑوں میں یوں التیام
 جدائی پہ وصلت مقدم ہوئی
 شالین ہیں یہ بھی خلافت تباہ
 یہ تشبیہ خوب ای ذی شہور
 مگر اس جگہ ہے عجب اتفاق
 کہ اسب نے آئین ہوا اہل سفر
 ہوا ہوا وہاں بھی یہ امر عظیم
 تو البتہ اسکا یقین لائین گے
 غرض اسے اہل سفر بالتمام
 نہ اسپر مسلمان وہ بد خو ہوئی

سرباک اٹھایا سوسے آسمان
 دو نیمہ ہوا و فضا ماہتاب
 زمین نصف اور ہر نصف اور ہر ہو گیا
 ہوا شق تو دو نقطے آئے نظر
 دو چشمی وہ ہمارے ہلاکت ہوئی
 یہ دونوں مثالیں نہیں ہیں درست
 وہاں پر تھا کہ وہ حیرت میان
 مگر کہہ گئے کہ شہناہ مدار
 کہ دو سے ہو ایک بار و گر
 لمین و وفون لب جیسے بعد کلام
 عیان صورت حوت مدغم ہوئی
 تفارقی ہوا ان میں بھی کچھ ہم لباس
 علی و نبی جس طرح ایک نور
 گیا دل سے انکی نہ کفر و نفاق
 ہمیں اور شہرون کی بھی دین خبر
 کہ دیکھا ہو سب نے قمر کو دو نیم
 یقین رسول مبین لائین گے
 کہا حال شق القمر بالتمام
 فقط قابل عجب و جاد ہوئے

مگر کہہ گئے کہ شہناہ مدار

معجزہ

روایت ہے یہ عالیشان سی قسم
گئے تھے کسی کام کو سر سے نکلے
پہری اس طرف سے جو گردون جناب
گئے یوں کہ قدم سے قدم پر گئے
وہ جاتا تھا اجلاں و شوکت کے ساتھ
او وہ بڑے ہوئے آپ راجہ ادھر
غرض وہی درعائشہ پر صدا
بھی آنے لگی کاشا کے لئے
جو در پہر شکل کشا کھل گیا
کہ وہ ان کیا جو زیب مکان ہو گئے
یہ الفت تھی احمد کو حیدر کے ساتھ
کہا سب نے شب و دیا لا ہوا
تجلی کدہ تھا وہ صحن مکان
ہونا ناگمان ایک ابر آشکار
علی و نبی و نون بہان ہوئے
چپے اس طرح و نون گردون جناب
وہ بدلی ہوئی جیسے کسی بر طرف
ہوئے جلوہ گر ہوا ماہ ابر سے

۲ کہ تھے میرے گھر میں رسول امم
بجاکہ چناب رسول خدا
کہا سب نے ہے وجہ آفتاب
پہرے یوں کہ عالم کی طالع چہرے
وہ آتا تھا باران رحمت کے ساتھ
پہرے جس طرح سے ضمیر خبر
چلے بسے تغلیہ خیمہ ابرا
بہت پیروں کی خدا کے لئے
در فیض و باب سخا کھل گیا
قدم سے زمین آسمان ہو گئے
حامل کئے و نون گردون جناب
عیان گرہ مہتاب بالا ہوا
مہ و مہر و نون زمین آسمان
پھرا گرہ حضرت کے طاؤس وار
وہ تخت روان یہ سلیمان ہوئے
تہ ابر جیسے آفتاب
نمایان ہوئی روشنی ہر طرف
علی و رسالت پناہ ابر سے

<p>کہتے دست احمد میں اسوقت تھا ہر اک دانہ سے سبز باغ امید کہہ بین کسان ابرو اسقدر وہ انجم تھے افلاک توحید کے غرض تو شش خود چپ دانے کئے بڑھے اور دانوں سے شان علی جو دانہ دامن سے ہوا آشنا کہا عایشہ نے کہ ختم رسل سے آپ کا سبز باغ مراد تقسیم کیا یوں سب نے کہا یہ ہیں میوہ باغ خسلہ برین پئے اہل حق ہیں بہشتی طبع نہیں کوئی کہاتا ہے ایسے شہر کہاں یہ شرف ہر کسی کو ملا سنا عایشہ نے یہ جہد مہین</p>	<p>تر و تازہ اک خوشہ انگور کا مگر مثل عقد شر یا سفید کہہ سلاک ہو اس سے سلاک کمر وہ دانے تھے تسبیح تحمید کے کئے دانے اس کے علی کو دے بھرا مویوں سے وہاں علی نصرتے ہینا مزیگا کس بہار گلستان ہر جزو کل مگر اس عنایت سے مین بھی ہون یہ حصہ ہو مخصوص آل عبا شریک ان مین ہو غیر ممکن ہین جو ارباب حق ہیں یہ انکا حق پیمبر و صے پیمبر بنی کو نبی کے و صے کو ملا خوشی ہوئی اسکی قفل ہین</p>
---	--

منجۃ

<p>حدیث یہ کرتے ہیں اکثر بیان اگر اولین جا برنیک نام کہ یکے میں جس راہ سے مصطفیٰ</p>	<p>۳ کہ راہی ہیں دو صاحب عزو شان تو تانی ہیں صاوت علیہ السلام نکلے تھے مانند حکم خدا</p>
--	--

سیرا ہر ایک سنگ و درخت کوئی بہر تسلیم ہوتا تھا ختم یہ چلا کے دیتے تھے ہر شے صدا گو اہی سوات کی دین سنگ و خشت بتوں کا بھڑین دم خدا سے لڑین	ہوا ہ خواہ ہر ایک سنگ و خشت کوئی سجدہ کرتا تھا از قیام سلام علیک اے رسول خدا کہین اسبہ انکار کفار و پشت عجب عقل تھا ان پہ پتھر پڑین
---	---

میجرہ

بہار گلستان ختم الکرسل یہاں سے تازہ روایت رقم کہ اک مروج کا تھا انجام نیک خدا جسکو دیتا ہے تو فسق خیر گیا خاتم الانبیاء کے حضور یہ کی عرض دستاویز باندہ کر گل افشان کوئی نخل عجاز ہو کہ ہو غنچہ دل میرا باغ باغ پھیرنے کی عرض سائل قبول براہ راست حضرت کی وہاں و شجر کیا مصطفیٰ نے یہاں سے خطاب وہ اعجاز تھا آپ کے ذات میں جلے نخل و نون بشکل قدم	وہ صادق جو میں حاکم جزو کل جسے لکھ کے ہوسر و جنت قلم مثل ہے کہ نیکو نیکے ہیں کام نیک وہی باغ ایمان کی کرتا ہویم چنے روئے زکین سے گلہاں ہو خدا نے کیا تمکو خیر البشر عبایت سے بندہ سرفراز ہو کرے بوسے اسلام خوشبو دماغ لگے اسکے نخل تنہا میں پھول جدا دونوں تھی ایک دہر ایک وہ کہ ہوں ایک جا جمع دونوں شباب پڑی جان جسم نباتات میں ہوئی بات کی بات میں وہ ہم
---	---

کہا شاہ نے ہے جو پیش نظر
یہ کو اسکے نزدیک جا کر ذرا
ابھی ہو گئے جنبش ابھی آئے گا
اگیا مرد اعتراف اپنے نامور
جو تبلیغ او نے رسالت کی کی
شجر کو سر دست جنبش ہوئی
چلا اسکے بھل پیش شاہ ہم
ہوا آ کے استاد وہ تازہ شجر
سر شاہ آفاق پر بے سخن
کہا شہ نے جو حکم رب جان
بیان کر بیان کر یہ کہتے ہیں ہم
گو اہی ہماری حقیقت یہ وہی
سختو شجر ناگہان ہو گیا
صدادی کہ بے زیب و شکہ میں حضور
تمہیں پیشوا ہو تمہیں رہنما
انکا کہنے مرد عسیر تب یہ بات
کوہ جائے اپنی جگہ پر شجر
پہرا وہ شجر یہ سلمان ہوا
کہا اب جو ہو عرض میری قبول

بروند و سرسبز و تازہ شجر
بلاتے ہیں تجھ کو رسول خدا
تجھے حال اعجاز رکھل جائے گا
بحکم پیمبر قریب شجر
روان ہو روان ہو یہ داز دی
کئے طالع پست جنبش ہوئی
زمین راہ دیتی تھی ہر ہر قدم
حضور شہنشاہ جن و بشر
ہو چتر کے طرح سایہ فلک
زبان کھول ہو وقتے بیزبان
نہیں برگستری زبانوں سے کم
شہادت ہماری رسالت پر وہی
جو پتا تھا گویا زبان ہو گیا
فسر ستاد و خاص رب حضور
رسول خدا خاتم الانبیاء
کہا شاہ دین سرور کائنات
مرا نخل اید لا یاشہ
تما شاہ نے باغ ایمان ہوا
کردن سجدہ بین آپ کو یا رسول

نہی نے کہا بحدہ کب ہے روا بجز حق جو سچے کا ہوتا جواز کہین عورتین شوہرون کو جو جو غرض اسنے کی عرض یا مصلحت کہ وہ لگا ہین یا نکلی دعوت انہین وہ اسے تو اسے حضور رسول عرض ہو کے نصرت گیا وہ چون	کسی آدمی کو سوانے خدا مین دیتا اجسارت کہ بعد نماز بڑی قدر ہے پیش رب و وہ مین جاتا ہون اب جانبا قر یا بتا و نگار اہ شریعت انہین نہین مین کہ وہ لگا سعادۃ حصول کتب مین ہی اسکا مین تک بیان
--	--

معجزہ

ابو ذر سے یہ نقل منقول ہے کہ دو مرد آئے حضور جناب کہا اتنی تکلیف فرمائے جو اب اونکو فوراً بتائیے وہ نہی سنگ لہین ہاتھ مین جنکو شاہ کہن شہ مین یہ صاف وہ سنگ تھو لگے دینے وہ سنگ نیری صدا خدا کی عیان شان توحید کے ندے ہمکو ایمان کا کیونکر سبق	کہوں مختصر داستان طول ہی کہ تھا عامرو بکرا و لگا خطاب کوئی بمعجزہ ہمکہ و کھلائے کہن پاک مین سنگ نیری لے بجا ہی جو گوہر کا ہوا شہاب کہ لعل و زمرہ کے ہمسگ تھے پڑ ہی سب نے تشبیح حمد خدا گواہی نہی کی رسالت پر دی سکھائے جو پسر کو تشبیح حق
--	---

معجزہ

۱۰	بن شہر آشوب سے ہی بیان کہ تھی ایک زن مشرک و بد زبان
----	--

<p> زبان سی وہ دیتی تھی اپنی ناس وہ یک روز گزری سر پر بگذار گزر پیش حضرت جو اسکا ہوا سلام علیک اسے رسول الہ نہایت تعجب میں ہی وہ زن یہ کس طرح معلوم سمجھو ہوا وہ بولا بفرمان رب جہان کہا شاہ نے کون روح الامین کہ استادہ ہیں آپ کی فرق پر گواہی جو دے کو دک بیزبان </p>	<p> بنی کو کہ تھی خسرو حق شناس بیٹے دوش پر کودک شیر خوار تو وہ طفل قدرت سی گویا ہوا سلام علیک اسے شہدین پناہ بنی نے کیا طفل سے یوں سخن کہ میں ہوں محمد رسول خدا کیا مجھ سے روح الامین بیان وہ بولا کہ جبریل سے شاہ بین سوی روی النور ہوا و نکی نظر رسالت نہ کیونکر ہو سب پر بیان </p>
--	--

معجزہ

<p> بن شہر شوب صاحب خبر کہ ایک روز بیٹھے تھے خیر اورا یہ آستین اسکی اک سو شمار بنی کو جو دیکھا تو حیران ہوا کسی سے کیا اُسے اسدم سوال کہا اُسے ہیں یہ رسول خدا وہ آیا قریب رسول انام کہ سو گند عزی ولادت و نبل </p>	<p> ۹ ہو اس نعل کار و سے معتبر گزر ایک مرد عرب کا ہوا کہیں ہاتھ آیا تھا اسکا شکار ہوا عرب غالب پریشان ہوا کہ یہ مرد ہو کون صاحب کمال جناب بنی خاستم الانبیا کئے بے ادب نے یہ اگر کلام کرونگا میں اب تم سے رد و بدل </p>
--	--

تہ دیکھتے ہوئے میں تمہارا عہد
تو وقف طبیعت کو ہے ناقبول
نہ واقف تھا اس سے مگر مجرور
غرض پھر کیا استیون کو تنگ
نبی نے قسم کیا اور کہا
ہوا اوسکو قول بنے ناگوار
کہا ہوں گا سلم زمین پشتہ
کیا شہ نے ایسا سوے سو شمار
سردست گویا ہوا جب انور
پس حمد اوستے کیا پھر بیان
تمہیں جہنم میں تاقذخوت رشت
کیا پھر نبی نے کرا می سو شمار
وہ گویا ہوا یوں کہ رب کریم
بدائع بہت جسکی در پامین ہیں
کیا نطق جنت کو بہر جواب
وہ دانای ہر گاہ و بیگاہ ہو
کہا شاہ نے پھر کہ میں کون ہوں
کہا اوستے تم ہو رسول خدا
جو قصہ یقین تیری کری پاک ہو
یہ اس سے جو مرد عرب نے سنا

اگر دسترس ہو گراؤں لہو
کہ مشہور ہوں قوم میں عجول
کہ تعجیل کا رشتیا لکین بود
کہ ونگا تمہیں قتل میں بیدنگ
یہ غصہ کہاں تک اب اسلام لا
زمین پر دیا پینک وہ سو شمار
مگر لائے ایمان میں جا نور
کہ گویا ہو کر حسد پروردگار
کہ لبیک سعدیک خیر البشر
کہ اسے مالک حور و قصر خان
تمہیں رہنما سوی باغ بہشت
پرستش ہی کس رب کی تیرا شمار
خداوند افلاک و عرش عظیم
صنائع بہت جسکی صولیں ہیں
بنایا ہو دوزخ برائے عقاب
جو ہی رحم میں اس سے آگاہ ہو
یہ تجھ پر ہی ظاہر کہ میں کون ہوں
جسے کہتے ہیں خدا تمہارا نبیا
جو تکذیب تیری کرے خاک ہو
پہرا دل معتد رہا رہنما

بہشت آپ سے پیش ازین تھا خدا و مسلمان ہو اچھر وہ صاحبِ قار قبیلے میں اپنے وہ جسدِ م گیا مسلمان ہوئے کر کے ترکِ عناد	مگر ہو گیا دوستِ حد سے زیادہ شہادت کا کلمہ کہاتین یا ر کہا سب یہ اعجازِ خیر الہی را ہزار آدمی ہلاک کچھ کچھ زیادہ
---	---

معجزہ

۱۰۔ کہ انظر من الشمس ہے یہ تمام یہ کرتی ہو مذکور نیت عیش ید اللہ علی بادشاہ نجف بحکم خداے جہان آفرین تو ختمِ ارسل کی ہوئے جانشین بنی نے تو ذرہ ہوا آفتاب تو خورشید تھا فرقِ خیر البشر تو گوہرِ سرِ مصطفیٰ کو کوہِ دن کہ جنبش ید اللہ کو مشکل ہوئی کہ ہو نچا قریبِ غروبِ آفتاب اوٹنے اور شیرِ خدا سے کہا اداکی نمازِ آپ نے یا نہیں کہان بجکوبِ نبیش کا مقدور تھا ہوئی اس عبارت سے صرف نما	ہیں اس نقل پر یقین خاص و عام جو اسماء ہے شہور نیت عیش کہ اک روز خورشید بچ شرف قدمِ نجف فرما ہوئی تھی کہین پھر ہی اس طرف ہی جو خورشید دین کیا اونکے دامن پر سر رکھے خواب وہ دامن تھا ماننِ حبیبِ سحر صدفِ دامنِ مرتضیٰ کو کہوں غرض خواب میں وحی نازل ہوئی ایسی وحی میں تھی رسالتِ آپ ہوئی وحی جب منقطعِ مصطفیٰ چھپا ہر ترک و صوبِ صلا نہیں علی نے کہا بندہ مجبور تھا رسولِ خدا اشرفِ انبیاء
---	---

<p>کے مالک آسمان و زمین خدا یا علی کی نہیں کچھ خطا خدا یا ترا حکم اب ہو شتاب و عاے نبی تھے ابھی زیر لب کہ ہو رحمت آفتاب بلند پھر امیر و پنا ہوا اس قدر وہاں نبی بن زبان پھر گئے زبان تھی کہ مفتاح راز نزل و عا ایسی خالق نے منظور کے بلندی پہ نور شید ایسا گیا بخوبی علی نے ادا کے نماز ہو ہی فرض سی جب او بو تراب یہ اعجاز جو مصطفیٰ سے ہوا رقم ہونے اعجاز حمید جہان</p>	<p>فرزندہ آفتاب برین خدا و نبی کے اطاعت میں تھا کہ دن ہو پھر ہی غیب سی آفتاب خوشنوں کو پہونچا یہ فرمان رب و عاے محمد ہے ہم کو پسند کہ روشن ہوئی وہو پ سی بام و در سیدی سر آسمان پھر گئے کہلا قفل سب خدا نے اجل طنائین کچھین مہر پر نور کے کہ وقت فضیلت ہوا عصر کا قضا کب ہوئی مرتضیٰ کی نماز چہا غیب بین دفعۃ آفتاب و ہی ایک دن مرتضیٰ سے ہوا مفصل کرونگا بین اسکا بیان</p>
---	---

معجزہ

<p>روایت ہو صادق سوا سی سامعین کسی جا پہ بیٹھے تھے با احترام کسی سے یہ بولے امام مبین کہ کچھ حال سلمان و بوذر سنو</p>	<p>۱۱ کہ اک روز وہ شاہ دنیا و دین فراہم تھے اصحاب گرو امام کہ یہ نظر ہے تمہیں یا نہیں یہ اسلام لائے تھے کیونکر سنو</p>
---	--

لگا کرنے اک شخص یوں التماس
فسانہ ہو سلمان کا مجھ پر بیان
خطا کی کہ اُسے کیا یہ سوال
غرض حال بو ذرا نام زمان
کہ تھا بطن مرہ بین وہ نیک نام
چراتا تھا اپنے لئے گو سفند
ہوا جانب راست سے حملہ در
اوٹھایا جو بو ذر نے اُس پر عصا
ہوا جانب چپ سے پھر آشکار
کہا اُس سے بو ذر نے کتنا ہی تو
وہ اب عجاز احمد سے گویا ہوا
نین بدین اس درجہ اے بازو
کہ سبوت ایسا پیسہ ہوا
بدایت کو بھیجے جسے کرو کار
نہ لائیں یقین راہ کیفہ کین
سنا رنگ سے جھگڑی یہ کلام
لیا اپنی زوجہ سے ولو و عصا
جو کہ بین آیا تو پیسا ہوا
جو باہر کنوین سے کیا دلوا ب

کہ اسی شاہ کون و مکان حق شناس
کہ وہ حال اسلام بو ذر بیان
کہ تھا بو جینا اسکو و نو نکا حال
تفصیل کرنے لگے یوں بیان
کہ قریات مکہ میں ہو وہ مقام
کہ ناگاہ اک گرگ فریہ بلند
کہ تا گو سفند و نکو ہوئے ضر
گریزان ہوا مشل پاک صبا
کیا گو سفند و نکا قصد شکار
خفیث و بد و جھل و زشت خو
کہ میں کس برائی پر رسوا ہوا
کہ جتنے یہ ار باب مکہ میں بد
وہ ہادی وہ مرشد وہ رہبر ہوا
کرین اہل مکہ او سے سفسار
کہیں ناسرا بلک و شتا مین
سوی مکہ را ہی ہوا نیک نام
غذا کچھ کرے و در تا اشتما
ب چاہ نہ مزہم گذارا ہوا
تو دیکھا ہی پانی کی جاشیراب

پیا کہ اس میں کچھ راز ہو
 گیا اس جگہ سے جو مسجد کے پاس
 قریشی نسب زشت خو کج ادا
 ابھی صفت غیبت تھی وہ اہل شر
 کسی نے کسی سے اشارہ کیا
 ابو طالب نے تو سب چپ رہے
 اُسے جب ابو طالب باوقفا
 چلا پیچھے پیچھے تو منہ پھیر کر
 کہیں میرے ہمراہ آنا ہو تو
 کہا میں فی کبر اور مطلب نہیں
 وہ بولی تیری کیا ہو ونسی مراد
 بطالت سے انکار منظور ہے
 یہ بولے ابو طالب خوش بیان
 نہ کرنا زرا اپنے دل میں اس
 غرض میں نے مسجد میں شب کی ہر
 اور نہیں کا فروغ میں مٹیادان
 ابو طالب اے جو باہر و گر
 چلا ساتھ میں جب اُسے باخدا
 سخن میری اونکو جو باور ہوئے

یہ بیشک پیر کا اہل زہد ہے
 تو دیکھا کہ شخص ناحق شناس
 پیر کو کہتے ہیں باہم بُرا
 کہ آئے ابو طالب نامور
 رہو چپ پیر کا آیا چچا
 سخن اور تا شام اُن سے کہے
 ابو ذر یہ کہتا ہو میں بھی اوستھا
 یہ بولے ابو طالب نامور
 بیان کہ بیان کر جو ہو آرزو
 میں ہوں طالب خاتم المرسلین
 کہا میں نے اسلام اور اعتقاد
 رسالت کا اقرار منظور ہے
 کہ کل تو اسی وقت آنا یہاں
 میں کل لیجاؤنگا تجھے اُنکے پاس
 ہوئی روشنی دن کی جب جلوہ گر
 وہ کرنے لگے ہجو احمد بیان
 تو خاموش پھر ہو رہے اہل شر
 جو پوچھا تو میں نے وہی پھر کہا
 سونے خانہ حمزہ رہبر ہوئے

کیا میں نے حمزہ کو جا کر سلام
جو حمزہ نے پایا مجھے حق شناس
میری بات جعفر نے تصدیق کی
مجھے لگے مگر قضا کے حضور
میں بیٹھا تو کئے لگے مرقضہ
علی نے کئے مجھ کو پیش رسول
نبی نے مجھے صاحب دین کیا
ہوا میں مطیع رسول کبیر
نبی نے کہا جا پہ سوئے وطن
کرے گا قضا ایک سرزند عم
نہیں جائے اندیشہ لے اسکا مال
جو پائے گا امر بنو قریظہ
وطن کی ابو ذر بنے جب راہ لی
ہوا تھا جو فرزند عم کا وصال
بسر کی بیان تک کیا انتظار
مدینے میں آئے رسول کبیر
ابو ذر مدینے میں آیا شتاب
غرض کر چکے جبکہ صادق بیان
مخاطب سے بولے کہ ان کراد

کئے مجھ سے حمزہ نے دو ہی کلام
مجھے لگے سنا تو جعفر کی پاس
جو نبی تھی میری وہ تحقیق کی
عیان جس جگہ دین و ایمان کا نور
سلمان ہو تو میں نے کلمہ پڑھا
ہوئے کیمیا سے مساوت حصول
کہ کلمہ شہادت کا تلقین کیا
ہوئے مجھے رامتنی جناب امیر
کہ پونچے گا جب تا کہ بے وطن
کہ تو اسکا وارث ہو اور محترم
بتہ بیچ کر صرف قوت عیال
پھر آنا میرے پاس ہی انداز
کہا تھا جو حضرت نے گزرا ہی
ابو ذر نے پایا نہ وہیم و مال
کہ بعد ایک مدت کیا انجام کار
ہوا امر اسلام رونق پذیر
ہوا خدمت خاص میں غنیاب
ابو ذر کی اسلام کی داستان
جو اسلام سلمان کا ہو ماجرا

کہ سلمان کیونکر سلمان ہوا یہ کی عرض اب وہ بھی ارشاد ہوا پتہ پتہ ہوا پھر نہ اوسکا سخن آئینہ پہ نگاہ ہرین راز احمد	رہا چپ مخا طرب پشیمان ہوا جو اسلام سلمان کی روداد ہوا رہی چپ نہ بولے امام زمن کری اور دعوی تو ہی بجز و
---	---

معجزہ

ابو جہل تھا دشمن مصطفیٰ کہیں سنگ خارہ سی بھی سخت تھا نظارہ کرے معجزات مبین چلا ایک دن لے کے سنگ گرن سمایا بھی دل میں اُسکے فتور وہ گوہر درجہ پیغمبرے سیراہ دیکھا لعین نے یہ حال پڑا ہوزمین پر گر خواب میں جو سایہ تو سایہ ہے دیوار کا سبک خیز آیا عین ناگمان یہ چاہا کرے پھول کو سنگسار کسی طرح پر اٹھو سے سنگ ست کیا سنگ دست ستمگرین جم کرین اہل دل چشم انصاف باز	۱۲ ہمیشہ کرے اوسپہ لعنت خدا کہاں اوج ایمان گون بخت تھا اسی کہتے ہیں کیا نہ لائے یقین تلاش ہمیر بین وہ سخت جان گھر کو کرے سنگ سی چور پور وہ گوہر خدا جکا خود جو مری کہ وہ گوہر بحسب جاہ و جلال وہ سلطان عالی گھر خواب میں فقط چستہ تائیہ غفار کا سبر پاک پرے کے سنگ گرن تہ سنگ ہو گوہر آبدار نہ چھوٹا تو بت ہو گیا بت پرست رہو اوس سے محفوظ شاہ ام ابو جہل کتنا ستا بے امتیاز
---	---

<p>اچھل جائے حضرت پتھر کا دل خدا پر ہمیشہ نظر چاہیے عدو کو قوی سے ہنگام شر عدو لغین کیا کرے سات پانچ</p>	<p>نہ ہوا اپنے بدعت پر کا قرحمل مقطا فضل خالق سپر چاہیے نگہبان قوی ترجو ہو کیا خطر جلا طور سو سے پر آئے نہ آنچ</p>
--	--

معجزہ

<p>ہو اخوند صاحب کی عین الحیات کہ بوچہل تھا اشتہار ہمار شتر ایک مرد عرب سے لیا وہ مرد عرب پیش قوم قریش کہ بوچہل بھی طہ ذہدار ہو کچی سے رہ راست لیتا نہیں تمسخر سے کہنے لگے سب کے سب قوی ہیں وہ حضرت ابوچہل سے تھے اہم وقت کعبے میں وہ سر فر وہ مرد عرب آگے کہنے لگا ابوچہل بھی ہے عجب فتنہ گر سنی عرض اسکی بسمع قبول پکارے جو شیرانہ خیر البشر کہا شہ نے دمی حق مرد عرب</p>	<p>لکھی ہے یہ اس میں نئی وارادت شتر دل شتر گمبہ رو بہ ہمار زرقمیت او سکونہ ہر گز دیا ہوا شکوہ پیراہت کہا کے طیش حقیقت میں رد باہ مکار ہر بھائی شتر محکوم دہتا نہیں کہ جا پیش معنیب خاص رہا ولا دنیلے قیمت ابوچہل سے اوا کرتے تھے طاعت بی نیاز کہا کہیجیہ یا رسول خدا شتر لے کے دیتا نہیں مجھ کو ابوچہل کے در پر آئے رسول ابوچہل نکلا بہت فتنہ شر وہ بولا ابھی اسے خستہ لقب</p>
---	--

<p>و بار و بر و شیر کے مثل پیش دیا آتش نے مرد عرب کو جہز وہ مرد عرب شکر کرتا ہوا اور نہیں لوگوں کے پاس پھر گیا کہا وہی جزا خیر کے تم کو رب نشان جب کا تم نے بتایا مجھے بقیع میں آئے قریشی تمام کہ تو نے ہمیں سزا نکو کر دیا وہ بولائیں مجبور تھا کیا کروں کہا جب محمدؐ نے دی سکا زور مہین اپنا کھوے ہوئی ہلناک نہایت ہوا خوف آزار کا کیا زرا و خوف سے بے سخن فرائض ہی سارا تبختر مجھے نہ تھی مجکو دست اجل سے امان</p>	<p>کیا عذر کا فر کا مطابق ہمیش پھرے جانب کعبہ خیر البشر دم دوستی شہ کا پھر آیا شگفتہ بزم گل تر گیا سوئی خیر رہی ہوئی سب کی سب اوسے شخص نے زرو لایا مجھے کیا جا کے جوہل سے یہ کلام محمدؐ کی کہنے سے کیوں زرو لایا نہان راز کس منہ سے افشا کروں نظر آیا پہلو میں اک جانور جو انکار کرتا تو ہوتا ہلاک بھلا کون موقع تھا انکار کا ابھی تک میرا کانپتا ہے بدن اسی شکل کا ہے تصویر مجھے بلا سے دیا زربچے میری جان</p>
---	---

معجزہ

<p>سنائی یہ مضمون عین الحیات ابو طالب اذ نکے عم نامو چلا جانب شام اک قافلہ</p>	<p>۱۴ ابھی طفل تھے سرور کائنات ہوا او نکو درپیش ناگہ سفر ابو طالب اذ سکے ہوئے پیشوا</p>
--	---

<p> کہ یوسف تھا لا تم اپنے کاروان بجز گل نہیں بوستان کی بکا بھیرا تھا نام او سکا بے شتاب کہ مرکز تھا آرام کا وہ مکان اویسی یاد تھی اس مانی علوم کتابوشی اوسپر یہ مضمون تھا کسی روز اس ویر کی بھی قرین وہ مضمون یاد آگئے سب اسے ضیافت کا سامان حیا کیا کیا دیر میں قسافلے کو طلب نظارہ کیا اوسنے اک ایک کو کسی میں وہ صورت نہ آئی نظر گارہ گیا سے کوئی شخص اور نہیں ہے مگر ایک طفل یتیم اوسے چھوڑ آئے ہیں اسباب پر تو دیکھا کہ حضرت میں مشغول خواب صحابہ اس چمن پر ہے سایہ فکن کہ تم میں وہ کو دک ہی اہ تمام وہ بجز خدا کا ہے ویر یتیم </p>	<p> لیا ساتھ حضرت کو بھی ناگمان نہ ہو شمع روشن تو ہی بزم ہمار کوئی دیر رہا سب تھا اثنای راہ فروکش ہوا اوس جگہ کاروان بھیرا تھا استاد علم نجوم پڑا تھا یہ توریث میں بارگاہ کہ آسے کا پیغمبر آخر میں نظر آگیا قافلہ جب اوسے دہن کیسہ بال کا واکیا ہوئے جمع اسباب عوت جوب مائل سے دیکھا بد و نیک کو کتب میں جو سیرت رقم تھے مگر کہا قافلے سے نہ بہا سے یہ طور وہ بولے کہ میں سبکے بیان یتیم نہیں ہے جو اس بزم میں دہسیر بھیرا فی پڑھ کر جو دیکھا شباب شرافت کا پھولا ہوا جو چمن کیا قوم سے آکے اوسنے کلام نہ سمجھے یتیم اوسکو کوئے سلیم </p>
--	---

<p>رہا میرا ساکن میرا قناب نہایت پیہر کے فطیم کے یہ ظلمت کدہ میں جہان کی ہو پیہر ہے یہ وہ رات حین اب کیا اسے سارا کاظم فصیح ہو اسب پہ غالب کہ تہی نامور زیادہ پیہر کے فطیم تھے سمجھتا تھا سب قناب خطہ راہ بڑھی تہ پیہر و الجلال ہوئی رغبت او کو خیمہ سنا ہوئیں آخر کار زوج رسول خوش انجام ہوتی ہیں آغاز ہی</p>	<p>عزیز ہے اس بزم میں جناب اوٹھا اور اسب نے تسلیم کی کہا قوم سے اسکے لازم ہو قدر کرتے گا کسی روز مبعوث رب کتب میں جو لکھا تھا حال صحیح اوسی روز سے رعب خیر البشر اُسی روز سے اور تکریم تھے نہایت تہا رعب رسالت پناہ جو مکہ میں آئے کہا سب یہ حال خدیجہ جو بہتین عورت پارسا کسی کی نہ کی خواستگاری قبول جو واقف حقیقت کی میں رزق</p>
---	--

معجزہ

<p>جلو میں تھے اصحاب حضرت تمام بہت اُسٹے ٹوٹا ہوا یا نشان کہ آگاہ ہوئے شہ کا ناست کہ صحرا میں ہے ناقہ میرا کمان کہا اسقدر کیوں ہر تھکوا ہر اس ہوئی ہی وہاں بندہ اسکے ہاں</p>	<p>۱۵ سفر میں تھے سلطان والا مقام کسی کا ہوا ناقہ گم ناگمان کہے تنگ ہو کر زبان سی یہ بات بیمبر اگر ہیں تو ہو گا عیان بلا اپنی نے اُسے اپنی پاس شجر ایک صحرا میں ہو سایہ دار</p>
---	--

یہ علم لدنہ خدا ساز ہی	لما اسکے نامی کا مشکوٰۃ نشان
پیمبر ہائے ہر راز ہے	

معجزہ

۱۶	<p>علی کو ہوا حکیم خیر الانام کرو آج چالیس مہمان طلب علی حکم جمعہ کا لائے بجا وہ مجلس مرتب ہوئی حبیب تمام فقط آئی تین آدمی کی خورش خدا نے عطا کی وہ قدر رفیع رہے خوان نعمت رہی فیض عام وہ چالیس مہمان ہوئی سیر سب وہ درخواست محفل ہوئی جسکے ہی ابو جہل نے ان سے اگر کہا پڑہیں غنیمتیں کس کا قابو ہو یہ کہ تین آدمی کا منگایا طعام بیان کرتے ہیں یوں جہاں پیر بنی نے بلا لے وہی مہمان پکایا بقتدار اول طعام رہے معجزہ شاہ والانسب</p>
<p>حذیحہ سی کہد و پکاسے طعام قریبوں سی ہوں وہ مگر سبکی سب ہوئی جمع دعوت میں حبیب قریب چہاں پیمبر نے مانگا طعام جماعت کی ممکن نہ تھی پرورش ہوئی دعوت تنگ خوان وسیع ہوئے کہا کئے تھے وہ مہمان تمام کیا جس سی لاکھوں فی منکر عجیب بڑی وہوم اس معجزہ کی پڑی کہد کہ یہ عقدہ ہوا تم پر وا عجیب سحر ہو طرفہ جاو وہو یہ چہل مہمان کو کہلایا طعام کہ مدت نہ گذری تھی اسپر کثیر ہوئے جمع آئے وہی مہمان ہوئے سیر پھر لوگ اس سی تمام ہوئی سیر وہ مہمان سبکی سب</p>	

بہلا کوئی منکر بیان کیا کرے	خدا جسکی تائید ہر جا کرے
کہلا یا جماعت کا تھا کام کیا	کہ تھی آپ قسام رزق خدا
دل دشمن اس رشک سی داغ ہو	جنان کا چین آپ کا باغ ہو

معجزہ

جو اخوند تھے مجلسی مشہر	یہ کہتے ہیں حق الیقین بن خبر
یہ ہوا ایک وصف رسول زن	کہ چوبیس تھے معجزات بدن
یہ پہلا تھا عجائب زشتہ بین	کہ تھی صورت ماہ روشن چین
جبیں ہوتی تھی پروا فلن جبر	چمک جاتی تھی ساری دیوار و قہ
اودھاتے تھے جب ہاتھ دستور شمع	ہر انگشت دیتی تھی ایک نور شمع
دوم معجزہ بوسے جسم لطیف	رگ گل تھا ہر مومی جسم لطیف
حکمتی تھی چلتی بین یہ ہر کلی	کہ نبی تھی خوشبو سی گل کی کلی
یہ ہر راہ میں پہلے تھی تھک	کہ زائل نہ ہوتی تھی دور و نزدیک
گذرتا تھا اس راہ سے جو لبشر	سمجھتا تھا گذری بین حضرت ادھر
عرق سے جو کوئی ملا تا تھا عطر	زیادہ نہ خوشبو میں یا تا تھا عطر
عرق عطر کو لیاک و تیا ہوتا	پسینا تھا وہ عطر کے آبرو
کوئی نہر کے لانا تھا جب لو آب	ملا دیتی تھی اس میں گلے جناب
تو آتی تھی پانی سی بھی بوی مشک	کہ تھا وہ دھن ہم تر از وی مشک
یہ حضرت میں تھا معجزہ تیسرا	کہ سایہ نہ تھا آپ کے جسم کا
اگر راہ چلتی تھی شاہ زمین	زمین پر نہ پڑتا تھا ظل بدن

حقیقت میں تھی تو رشاہت میں
 کہاں ظل کہ تھے آپ ظل کریم
 لطافت سی مملو تھا جسم شریف
 چہارم یہ تھا اور عجز از شاہ
 بلند ری میں ہر حید ہو وہ دو چند
 رفیعوں سے ارتق تھے خیر البشر
 یہ تھا پانچواں معجز آپ کا
 دم دوستی بسکہ بہر تھا اب
 نہ ہو سکواوس شاہ سی آگہی
 ششم یہ کہ ہرگز کوئے جانور
 لمس و ریشہ کا تھا کب جگر
 یہ ہضم تھا اعجاز خیر الودا
 جوشی قابل دید تھی پیش سر
 یہ تھا معجزہ آپ کا آٹھواں
 معطل نہ کرتا تازہ ہزار خواب
 لایاک کو کرتے تھے بیت بھی نظر
 کسی کی جو خاطر میں آتے بات
 نغمہ بوسے بد سے بری تھا شام
 کنیزین میں جو پڑتا تھا آب دہن

کبھی نور کا سایہ دیکھا نہیں
 کہ ہوتا ہوسایہ کا سایہ عظیم
 لطافت کا پر تو ہو کیونکر کیفیت
 کہ ہمراہ چلتا تھا جو کو سے راہ
 نظر آپ آتے تھے اس سی بلند
 بقدر اگر گردن بقدر اس سر
 کہ چلتے تھے جب راہ خیر الودا
 سر پاک پر سایہ کرتا تھا اب
 خداوے جسے پڑتا تھا پیشہ
 نہ کرتا تھا پرواز بالائے سر
 کبھی بیٹھتا تھا جو تن پاک پر
 کہ تھے چشم بنیا وہ سر تا پا
 ادھی کرتے تھے نشت سی بھی نظر
 کہ بیدار تھے خواب کی درمیان
 قواسم تن شاہ عالی خواب
 سخن اونکے سنتے تھے خیر البشر
 سمجھ جاتی تھی سید کائنات
 وہم تھا یہ اعجاز خیر الانام
 تو بھرتا تھا مانند نہر لبین

وہ آب وہن ہر مرض کی دوا
یہ تہمین دست رسول جلیل
نہ تا غم جو آتی تھی مہمان کثیر
فقط ایک بزرگ الہ ایک صانع جو
یہ اعجاز حضرت کا تھا گیارہ دان
زبان دان تھی ایسی شبہ دین نہا
لکھون بار ہوا ان معجزہ صاف صفا
کہ تھے ریش مین سترہ سو سفید
یہ تہمین ہوا ان معجزہ اہل ہوش
حکامین برنگ گل نو بہار
یہ ہی چودہ مہین معجزی کا بیان
بیان تک کہ مانند ابرہہ
وہ اعجاز شق القمر ہے عیان
اگر سولہ مہین کا ہی مشتاق تو
کف پاک مین سنگریزی تمام
ہوا بمعجزہ اور بھی آشکار
کہ ہوتی تھی جس چار پا پر سولہ
تکلف یہ ہوا اے صغیر و کبیر
یہ اعجاز والا تھا اٹھارہ دان

کہ بیمار پاتے تھے لاکھوں شفا
کہ چو لیتے تھے جب طعام قلیل
کہ سیر اس سی ہوتی تھی جسم غفر
ہوئی سیر اس سے کداسات سو
سمجھتے تھے ہر ایک کی وہ زبان
سخن سب زبانوں میں کرتی تھی شن
سین غور سی اسکو سب مو شکات
خطوط شعاعی صفت رو سفید
کہ مہربوت تھے بالاسے دوش
چمک مین وہ خورشید نصف النہا
کہ چشمہ ہوا انگلیوں سے روا
ہوئی اوس سے سیراب جمع کثیر
کہ مذکور جو ہو چکی داستان
تو وہ سنگریزوں کی ہو گفتگو
جو کہتے تھے سنتے تھے سب خاص عام
کہ پہونچا ہوا اب سترہ تک شمار
سر دست ہوتا تھا وہ راہوار
کہ وہ چار پا پرتہ ہوتا تھا پر
کہ پیدا ہوئی محب رسول نا

وہ تھی خیرتہ کردہ بریدہ تھی بہت
 جو پسدا لگی ہونے وہ محترم
 ہوئی نکست مشک ایسی عیان
 زبان مبارک سی آواز دی
 ہوا تو راسخا عیان مثل برق
 عجایب ہوا و نیوان معجزہ
 ہوئی آب کب محکم عمر بھر
 یہ بستم ہی اعجاز خیر اورا
 عیان ہوتے تھے اس سی پوشاک
 نگل جاتی تھی اسکو یکسیر زمین
 یہ اعجاز نسبت و یکم ہے رسم
 جو لبست و دوم پوچھے معجزا
 کہ جتنے تھے عالم میں مخلوق رب
 جو پر خم تھے سنگ و شجر بار بار
 سنوا اور اعجاز لبست و سوم
 کہ چلتے تھے جب سطح نرم پر
 جو ہوتے تھے پتھر پر حضرت روم
 یہ لبست و چهارم ہوا اعجاز شاہ
 تواضع تھی حضرت میں حد سکوا

نہتا خون الاشیئ نفسی مٹی صاف
 نہیر پاک پہلے نکال اقدم
 معطر ہوا جس سی مغرب جہان
 کہ واحد ہوا اللہ برحق نبی
 کہ پر تو جس سی ہوئی غرب شرق
 نہان و عیان پر عیان معجزہ
 کبھی خواب شیطان نہ آیا نظر
 کہ جب وقت ہوتا تھا فضلہ جدا
 کوئی دیکھتا تھا نہ اسکو کبھی
 کہ مامور رہتی تھے اسپر زمین
 کہ قوت میں لیکتا تھے شاہ امام
 وہ ہی حرمت خاتم الانبیاء
 وہ کرتے تھے تعظیم شاہ عرب
 تو طغلی میں گوارہ جہان تمام
 کروغور اعجاز لبست و سوم
 نہ ہوتا تھا طاہر قدم کا اثر
 تو ہوتے تھے پید قدم کی نشان
 دون میں تہا عرب شہ وین پیاد
 بہت رحم دل میں بہت اتقا

<p>مگر اس پہ چہا یا تھا یہ رعب شاہ جو ہو جاتا تھا آپ سی سامنا لڑتے تھے سب کا فرور سیاہ عرض ذات احمد تھی تو خدا زہی تو عرفان زہی فیض عام</p>	<p>ٹہرتی نہ تھی ایک کی بھی نگاہ بدن کانپ جاتا تھا کفار کا عیان رعب تھا تا براہ دواہ کہ جس نور سے ہو ظہور خدا رسول خدا پر در دو سلام</p>
---	---

پہچرہ

<p>روایت یہ کاظم سی ہوا ایک روز شتابان شتر ایک آیا وہاں جہکا یا سراپا حضور تدم پیمبر نے اس دم یہ سب سے کہا یہ غم بین ہو شادی ہو مالک کی گھر دیا ہو یہ مالک نے اسکے قرار اسے فوج روز مسرت کرے کوئی شخص اوٹھ کر یہ گئے اگلا مجھے اسکے مالک سے ہو رسم و راہ نہیں عقل سے اسکے فریاد و ر کب آگاہ تھے آپ اس راز سے عرض سنی حضرت مالک سی کی وہ مالک بھی تھا صاحب القہا</p>	<p>۱۰ پیمبر تھی سجدین رونق فروز کوئی جیسی چاہی کسی سی امان کہ فریاد یا سرور بہ محترم کہ ہو یہ شتر بیچ بین مبتلا ادا ہو کے تقریب عقد پسر کہ تقریب شادی ہو جب رجب کار عزیز دن قریبوں کی دعوت کری کہ یہ راست ہو ای رسول خدا انہیں روز دن ہو سکی مٹی کا بیٹا اسی فوج مالک کرے گاہ ضرور ہوا اٹھ کو معلوم اعجاز سے امان اس شتر کو اذیت سی دی عمل دشنے کئے پہ شہ کی کیا</p>
---	--

سہا فریج سے اس شتر کی وہ باز

معجزہ ۵

۱۹	<p>نبی کی جو کسے سے ہجرت ہوئی مسی سدا قہ بد تھا ایک مرد ابھی راہ میں تھی خدا کی حبیب ابو یار نے ڈر کی دی یوں سدا غصہ تب ہو کہ نزد یک ہو نجا عدد کہا مصطفیٰ نے کہ اتنا نہ ڈر یہ کہ کہ پھیرنے کی یوں دعا عجب معجزہ تھا لب پاک میں چہری اس آفت کی چلنے لگی بنی تو پکارا کہ اے مصطفیٰ یہ کرتا ہوں بیان جو پاؤں نجات بنی نے کہا اے خدا کے کریم یہی دل میں ہو جو زبان پر ہوتا دعا سے بنی ہو گئے مستجاب گروہ بھی وعدی پہ صادق ہا</p>
۱۹	<p>بہت سخت راہ مصیبت ہوئی تلاش بنی میں ہوا رہ نور کہ ناگاہ وہ مرد پہونچا قریب خبردار ہوا می رسول خدا گرامفت اس دم ہمارا ہو کہ اللہ پر ہے ہمارے فی نظر خدا یا ہمیں اسکی شہرت بجا دہن سے پائی اسپ عدد خاک میں زمین شل قرار و ننگانے لگے بجا و مجھے جلد بہر خبر ستاؤں تہین پہر نہا خوش صفا جو یہ پتے پیمان پر ہو مقیم تو دے اس بلا سہی تو نجات گئے اسکے پابند ہے اضطراب جیاجب ملک پر ہر موافق رہا</p>

معجزہ ۵

سنو نقل شاہ خوش انجام کی ۲۰ بنی نے جو کی دعوت اسلام کی

ہوئی قوم سب دشمن مصطفیٰ
 کیا دوجوانوں نے افزون فساد
 یہ عامر نے ازید سے اسد ہم کہا
 نگاہوں میں باتوں میں شمشیر تو
 جلی گردن مصطفیٰ پر حسام
 ہوا اسکے گھنے سے ازید بھی گرم
 ہوئی قتل پر عزم اونکے درست
 او دھرتیز بھی تیغ اگر آبدار
 نہ سمجھے کہ وہ فتنہ پر مر چلے
 پیہر تھے اس وقت تنہا کین
 وہ دونوں جو آئے قریب سیل
 کہا بڑھ کی عامر نے اسی مصطفیٰ
 فراد و ود دل سے کہ ورت کرد
 کہا شہ نے اس گفتگو سے حصول
 پیہر سے کہتا تھا عامر کلام
 بہت گرجہ عامر وہاں کیا
 بن آیا مگر کچھ نہ ازید سے کام
 کیا امر عامر نے گو بار بار
 غرض دونوں ارباب بدت پہر

عرب کا عرب دشمن مصطفیٰ
 وہ تھے ازید و عامر بد نہاد
 چلا چاہتے تھے حسانب مصطفیٰ
 کہ ہی خانہ جنگوں میں تشویر تو
 یہ جہاد اکین روز کا ہو تمام
 چلے ہمدرد و نون نے فک و شرم
 کمر بستہ سر گرم و چالاک جست
 او بر بھی سپر فضل پروردگار
 خدائے بہلا زور کہو نہ کر چلے
 نہ تھا کوئی نزدیک شاہ زمین
 شہر جفا کار باطل فضول
 متہین فائدہ ہو عداوت سو کیا
 محبت ہے بہت محبت کرد
 اگر امن چاہو کرو دین قبول
 اشارہ تھا ازید سے کرانیا کام
 کہی بار اسکو اشارہ کیا
 نہ ہاتھ اسکا اٹھانہ کینچے حسام
 زیادہ یہ ازید تھا بے اختیار
 پہرے اور غرق خیالت بہری

<p> کہا ہنسکے عامر نے ایسی راہ بنا تیری اہتوں سے کیا خوب کام کہیں تجسا نامرد وہ کہا نہیں نہیں شکستہ تجھ پر یہ ماجرا فقط تو ہی آتا تھا مجھ کو نظر مری ضرب سی تو ہی ہوتا لاک ترا قتل مجھ کو نہ منظور تھا تو تقدیر ازید ہوئی راہ پر کہ پوچھی کوئی اونسے راز نہاں کچھ اوسدن کا قصہ ہی ہی جگواں مری قتل پر تو نہ قساور ہوا نہیں تم کوئی اور آلا رسول خبر غیب سے تمکو پہنچے مگر مسلمان ہوا میں مسلمان ہوا خدا و نبی کا مقدر ہو گیا خدا کی طرف سے یہ قبیل ہر </p>	<p> ہو می قطع جبوقت ہوئی سی راہ دیو یا عجب تو نے مروی کا نام یہ کیا ہو گیا شرم اصلا نہیں وہ بولا کہ کشتہ بچ کر تا ہو گیا کہ جب قصد کرتا تھا میں بہر شر بناتا کوئے اور تو کام خاک شر اوسدم رہ عقل سے دور تھا گیا عرصہ اس بات کو جب گذر کیا وہ حضور رسول زمان کہاشہ فی کیا اس سی تیری مراد کہ ہمراہ عامر کے حاضر ہوا کہا اسنے سچ کہتے ہو یا رسول کسی کو نہ معلوم تھی یہ خبر یہی مجذہ و جد ایمان ہوا یہ کہہ مسلمان وہ پھر ہو گیا خوشحال جبکہ یہ احوال ہے </p>
---	---

معجزہ

<p> ۲۱ کہ استادہ تادریہ خویش رسول علی مصطفیٰ سے اجازت طلب </p>	<p> یہود اسے اگر و پیش رسول ہوئی شیر حق سی وہ حضرت طلب </p>
---	--

<p>ہوا اذن حاصل تو آئے وہ سب کیا مصطفیٰ نے یہی اویسہ خطاب کہو تو کہوں میں تمہارا سوال وہ بولے کہ اچھا مناسب ہاں کہا شہ نے تجھیں سے کس لیے کہ پوچھو گے مجھ سے سکندر کا حال وہ بولے یہی پس ہے مد نظر کہا شہ نے سب میں محب کو علوم ہوا حاکم و داد و غرب و شرق بنائی پھر ایسی سند سنگ بست وہ شکر یہ یوسے کہ سچ ہی یہ بات</p>	<p>سراپنا ادب سے چمکائے وہ سب ضرورت ہو کیا کچھ کہو تو شتاب نہیں میرے نزدیک یہ بھی محال ہمارا کرو راز دل تم بیان مرے پاس آئے ہو تم اسبیلے فسب کا بیٹا اسکے کشور کا حال بیان کیجئے یا شہ کجس و بر سکندر تھا اک کو دکا ہل روم کیا فتح سب کشور غرب و شرق کہ انیک نہیں اوسین ہرگز شکست نہیں فرق اے سید کائنات</p>
--	--

صفحہ

<p>سفر میں وہ ان تھے شانسی جان نظر آیا رستے میں اک برا ہوا تن زار میں اسکے قوت بقی کم حور اکب تھے اسکے وہ عاجز کمال گئے پاس اسکے شہ نیک خو دعا کی کہ اے رب ارض و سما پھری جب دعائیں نبی کی زبان</p>	<p>۴۲ کسی سمت کو پھرہ کا روان کیا تھا اوسے نا تو الی نے خواہ زمین گیر مانند نقش قدم کہ تھا دو قدم اوسکو چلنا محال پلایا اوسے اپنا آب و صفا عنایت سے کرا اوسکو قوت عطا پڑی جسم سبحان میں گویا کہ جان</p>
---	---

زمین گیر تھا نقش پا کی طرح کیا پہلے اسباب جتنا تھا بار ذرا اوسکی سرعت میں آیا فرق	لگا صاف اوڑنے ہوا کی طرح ہوئے اُسپہ تین آدمی پھر سوار سبک سیر تھا مثل رہوار ہوا
---	---

مخبر

روایت ہے جابر سے زبیرؓ تم کہ تھے جنگ خندق میں خیر الورا وہ سب خضر خندق میں مصروف تھے خصوصاً جنابے رسول اللہ مجھے دیکھ کر حال آئی نہ تاب نیرے پاس موجود ہے کچھ طعام وہ بولی کہ ہے ایک برجو قلیل کہا میں نے اوس سے کہ جلدی پکا کہا کچھ میری دعوت قبول وہ دعوت پیغمبرؐ نے منظور کی کیا پھر نبیؐ نے یہ سب سے کلام میسر تھی مجھ کو غذا جو قلیل کیا اپنی زوجہ سے آکر کلام کیا میں نے تنہا پیغمبرؐ سے ذکر مرے گھر میں ایسا کہاں ہو طعام	۲۳ بیان آپ کرتا ہے وہ مخبر سب اصحاب ہمراہ شاہ ہد مگر حال تغیر بھوک سے سوا سب سے احوال و نکات کیا گھر میں زوجہ سے جا کر خانا کہ بھوکے ہیں سلطان عالی مقام یہ ممکن ہے مجھ سے غذا کی کیا گیا آپ پیش رسول خدا کہ فدوی کو عزت ملے یا رسول رسانی مری سخت منصور کی کہ اے اہل لشکر یہ دعوت ہو ہوا اپنے دل میں نہایت ہوا کہ ہے سخت شرمندگی کا مقام نبیؐ نے کیا سارے لشکر کو کہ ہو سیر فوج پیغمبرؐ تمام
--	---

<p>کہ معجز نماہین رسول امسم یقین ہے خدا کوئی سامان کرے پئے اطلاع رسول خدا نبوت کا طالع ہوا آفتاب کہ مجموع تھے وہ جوان ستم ہزار ہوارینگ میر خجالت سر زرد کہ بیجا ہے تمہ کو تردد و حصول جسے جو ہو در کار پھر تجھ کے کمی نے تیشی میں ڈالا غل نہوتا ہرگز وہ کھانا تمام وہ لشکر تو یک سو کہ مدت تلک میں کھایا کیا اور کھلایا کیا</p>	<p>کہا معجز سے زوج نے تب کہا نہ غم بنی خود جو لشکر کو مسمان کرے ہوا وقت دعوت تو پھر میں گیا مرے گھر میں شریعت لائے جیاب سپاہ نبی کی صف زور کیا ہوئے جمع دعوت میں سب یک دم ہوا مہلک واد سد مہیہ حکم رسول سیر و لگ و تنور کو ڈھاپ دے کیا میں نے کتے پیشہ کے عمل دیا سارے لشکر کو میں نے طعام زہے فیض رب سما و سماک خدا رزق میرا بڑھایا کیا</p>
---	--

معجزہ

<p>۲۴ کیا طرفہ لشکر سے اپنے سلوک دیا تھا بہت تشنگی نے لقب اگر ہو سکے لاکوئی حاسم آب پلاؤ گے کس کس کو شاہ اعم دکھاؤں تجھے معجزہ انتخاب نہایت قلیل اوسمیں تھا آب سرد</p>	<p>پھرے جب بنی بعد فتح بتوک کہ پیاسے تھے پیاس سے جان لیب کیا بھریرہ سے شہ نے خطاب وہ بولا کہ پانی نہایت ہے کم کہا شہ نے لا سائے طرف آب اوٹھالایا ایک مٹھرہ کو وہ مرد</p>
--	--

۲۴

سب اصحاب کی مجمع عام میں
عجائب اثر تھا ہر ایک حرف میں
ہوے سارے تشنہ دہن کامیاب
عجب معجز شاہ عالم ہو
نہ ہونگے کبھی دسترون میں گام
کہ یار رب بحق رسول کبیر
ملے حشر میں سیر یاغ اور
کردن و دوسری فصل میں بھی کلام

اوند بلا نبی نے اوسی جام میں
و عاثرہ کے ڈالا اوسی طرف میں
دیاسب کو اوس طرف سے تے آب
وہ پانی نہ ہرگز ذرا کم ہو ا
ہزار دن میں اشجار خیر الایام
و عاکر و عالی جگہ ہے اسیر
معاصی میرے عفو ہوں یک قلم
ہوئی اس جگہ فصل دل تمام

فصل دوم در ذکر بعضی از معجزات سید الوصیین بحسب
التین امام المتقین اسد اللہ القالب
امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام

محب خدا ہیں و کے علی
بلا فصل مستثنین رسول
وہ بین قبر و لدن ذوالفقار
تو خالق سے تیج و و پیکر عالم
لیا نام آسان مشکل ہوئی
فدا جس پہ عالم ہیں شہر نثار
سر علم کیئے اسے پائے شہر
یہ ہے عین احسان شیخین

ولی خدا ہیں علی ر ل
علی حجتہ اللہ زوج بتول
سہ بعد جان جیسے ہیں استوار
نبی سے اگر ادنگو دختر ملی
کیا ذکر تنویش زائل ہوئی
عجب عین نام علی نامسدار
یہی عین ہے چشم بنیائے شرع
عجب چشم بد و در چشم کرم

عجب تہ علام ہے حروف لام
 یہی لام سو جان سے دل کو قبول
 سر لوح محفوظ لکھا گیا
 یہی حرف یا تاج فضل ہنر
 جناب پیغمبر کے فرزند عسم
 کہ تاسد رہ او نکی رسالی ہوئی
 گئی لامکان مین محمد کے ساتھ
 غیاں صاف انداز شیر خدا
 کیا راہ خالق مین ایسا حیا
 کیا سر و غازی نے یازار کفر
 او کھاڑا جو دقورت سے خیمہ گادر
 زہے زور یازوے شاہ مبین
 نہ حاصل کبھی شہ کی قوت ہوئی
 لگے ہاتھ کیا کیوں نہ وہ ریخہ ہو
 نمائندہ راہ ایمان علیؑ
 وہی باعث کائنات خدا
 پئے مشرکین برق لامع وہی
 غیاں او نیہ اسرارہ تتریل کے
 سو آب حیوان سے شیرین لہی

عیادت ہی سے ہے تیرہون کلام
 یہی لام اللہ و لام رسول
 تو سب کچھ عدم سے بیان آگیا
 سر ویست اور فرق یعقوب پر
 زیادہ وہ رہتے مین جبریل کم
 عیاں اپنے شان خدا کی ہوئی
 یہ اللہ تھا پر ویسے نکلا جو ہاتھ
 وہ آواز آواز شیر خدا
 ہوئی دین و ایمان کی رونق نیا
 یہ بھی آب شیر سے نادر کفر
 بنا پائے نہ سے ایمان کا کھر
 کہ جس سے قوی ہو گئی پشت دین
 فقط مدعی کو ندامت ہوئی
 یہ اللہ سے گر شیر ہم خیر ہو
 کشائندہ باب عرفان علیؑ
 وہی شافع امت مصطفیٰ
 کلام الہی کے جامع وہی
 بڑے عالم استاد جبریل کے
 زمانے کے اعجاز مثل نبی

عروج اونکا سارے جہان میں علم
کرامت کا ظاہر کیا جب شکوہ
نہ لیتا اگر فیض شہ سے سپہ
اگر حکم شاہ فلک فرستو
ہو واجب اشارہ سر کو ہزار
عجب سالکوں پر تھا فیض جناب
چہل در سے حاکم نے جو کچھ دیا
زہے فیض شاہ فلک اقتدار
دم سجدہ انگشتی کی عطا
روح مصطفیٰ کی خدام علی
پے دشمن و دوست امید و بیم
وہی مالک دور ہفت آسمان
جو پیر و ہوا مدعا مل گیا
پھر آجو پھری ادسکی نخت نرند
نیستان جرأت کا جو شیر ہے
مگر کوئی ہوتا ہے بزدل دلیر
وزیر اونکو بت مصطفیٰ نے کیا
ہر اک نقش اقدام شاہ نجف
ملا فیض شہ سے اویں اوج محبت

کہ جہر نبوت پر رکھا قدم
ہوا کوہ زریں اشاریے کوہ
نہ بھرتے کبھی کا سہ ماہ و ہر
صدف میں کبھی قطرہ گوہر نو
تہ لعل پتہ بین سارے شہ
اگر ذرہ مانگا دیا آفتاب
عطا ایک در سے علیٰ نے کیا
کہ سائل کو اونکو نکی بخشی قطار
سلیمان بنا فیض شہ سے کرا
سخن مصطفیٰ کا کلام علی
محبت ہر محبت عداوت ہم
وہی قاسم جو رو قصر جہان
چلا راہ سیدھی خدا مل گیا
ہوا محبس قہر زدن میں بند
لڑی ادس سے رو باہ اندھیر
کہ ہے لومڑی لومڑی شیر شیر
مگر جو فرمان خدا نے کیا
سر ہر دو عالم کو تاج شرف
چلا تب ہوا پر سلیمان کا تخت

نہ کیوں تازہ انجوار شہ سے ہو روح
وہی نخل پیرائے باغ خلیل
سوا اونکے جو بین وہ بے اصل بین
علی سے علی تک جو کچھ خیال
آئی بحق امامان دین

جہان ایک قطرہ ہو طوفان فوج
ہوا اونسے روشن چراغ خلیل
بہ نہائے نبی کے بلا فصل بین
مجسم بین سب رحمت و الجمال
شفاعت کرین شافع المنین

بن شہر آشوب ہے یہ نفس
کہ جنگ خوارچ ہوئی جب تمام
وہاں آئی جو باطلے تھے زمین
جو او ترا وہاں لشکر تھے
کہا شہ نے ملعون ہے یہ سر زمین
جو رہتے تھے اس خاک پر اہل کفر
بتوں کی ہوئی پہلے طاعت جہان
تین سو تین پرستین جواز
نماز اس زمین پر کرو تم ادا
غرض لوگ پڑھنے لگے سب نماز
چلا میں بھی ہمراہ شیر خدا
نہ گذرے تھے محلے کے پل سے جناب
گنڈ کر جو پہنچے امام زمان

یقین لائے گا حبلی کامل عقل
پھرے وہاں سے حیدر علیہ السلام
میں تھا سپہ سید مومنین
وہیں عصر کا وقت داخل ہوا
رضائے خدا اس میں شامل نہیں
محتاجت محذب ہوئے یقین بار
یہی ہے مکان وہ یہی ہے مکان
وصی و پیغمبر کو ہرگز مساز
کہ ہے اور جانب ارادہ مرا
چلے چڑھ کے اشتہار شاہ جبار
کہ میں مقتدی ہوں وہ ہوں مقتدا
ہوا روز آخر چپ آفتاب
ہوا حکم محکوم براکے اذان

<p>کسی شخص سے آپ نے کچھ کہا کہ میں یا امام اور کوئی نہ تھا کہ جبرائیل کی یہ ہے قبیل قال تو کی جانب غرب میں نے نگاہ کہ یا ہر ہواد و ہیاڑون سے ہر زمین روز روشن دکھانے لگی تفصیلت کا وقت آگیا ایک بار تو میں نے بھی کی ائتائے امام وہی ہر گردون کی صورت ہوئے شکل آئے تارے ہوئی دن کی آ کہ اعظم ہے تسبیح نام عظیم ہوئی رحمت آفتاب بلند کہ قادر ہے ہر ایک شے پر خدا جو ہیں کام دشوار آسان ہیں</p>	<p>وضو آپ کرنے لگے ہر تفضی سخن کا وہاں طور کوئی نہ تھا تسبیحاً تو محب کو یہ آیا خیال ہوئے جب امامت میں مصروف شاہ یہ دیکھا تھا شاہ زیر سپر صدائے مہیب اس سے آنے لگی حرارت کا وقت آگیا ایک بار ہوئی صرت طاعت جو شاہ امام جو طاعت سے حاصل فرخت ہوئے چھپا ہر احد سراغ صلوات کہا شہ نے تحیر سے بہ لطف عظیم پڑھی جب یہ تسبیح خالق پسند یہ ہے نہیں ہے تعجب کی جا زمین آسمان زیر فرمان ہیں سب</p>
---	---

معجزہ

<p>روایت ہے اس سے بہت معتبر کہ عاقول اس سرزمین کا تھا امام یہ سامان ہے آٹکھون کا دیکھا ہوا فقط ساق باقی تھی بے برگ و بر</p>	<p>جو تھا حادث اعدو یا خبر کہ میں ایک منزل پہ پہونچے امام وہاں میں بھی تھا ہمرہ مر قضا کہ اس وقت میں خشک تھا اک خبر</p>
---	---

<p> یہ اللہ نے رکھ دیا اوس پہاٹہ کہا نخل سی سبز ہوا آب شتاب ہوئیں اوس سی فی القو شافین بیان اسی وقت میوی بھی موجود تھی گیا دوسری دن جو وقت سحر وہی تازگی تھی وہی برگ بار شجر کو کری کیون نہ اکہ میں سبز </p>	<p> حنایت کی ہمراہ حمت کی ساتھ بحکم خدا لئے نہ و آفتاب ہوا سبز جاتی رہی سب خزان وہ میوی کہ جو تازہ امر و تھی بدستور وہ سبز آیا نظر وہی تھی شرا و وہی تھی بہار ہوا جس سو دین باغ عالم میں سبز </p>
--	---

معجزہ

<p> بیان جعفر ابن محمد کاسن شہر یون کی ہی خلافت جو غضب تلاطم میں آئے عداوت کی رک ہوئی کینک حیدر علیہ السلام کیا اوس نے انکار جب بار بار ابھی تک ہیں زندہ رسول ام وہ یو لا حکم ہونگے کیونکر رسول ہوئی اس سخن سے مکہ علی ابو بکر نے خود منظر ارہ کیا کہا سوئی طاعن کر کے خطاب کہا کس لئے غضب حق امیر </p>	<p> اگر دین کامل کی ہو تجھ کو دین جگہ شیر کی دین میں رو بارہ نصب غضب ہی ہوا داخل کہہ بہک بہت حجتیں آپ نے کین تمام کہا مرنے والے نے یہ انجاس کار ابھی ہونگے وہ مجھ میں پھر دین حکم کہ ہیں زیر قیر منور رسول گئی اوس کو مسجد میں ایک علی کہ بیٹھی تھی مسجد میں خیر اور کہ جا ترک کر ظلم خانہ خراب نہیں تجھ کو خوف خدا ہی قہر </p>
---	---

روایت ہی یوں بھی بطر ذکر نہیں بار رہا میں سمجھ سے کہا کہ نہی گاتلف حق تو چٹپائی گا غرض سنے ہو بکر ابلیس خو لرز نے لگا دشمنی بخت ڈرا اور عمر سے یہ جا کر کہا نہیں تاب سنکر بنے کا کلمہ وہ بولا کہ واقف نہیں تو ہنوز عوض کب جہان میں نظام کا ہو غرض حشر برپا عمر نے کیا	ہوا اس طرح حکم خیر البشر کہ حق بعلے کرے پر رہا قیامت میں اسکے سزا پائی گا زبان پیسہ سے یہ گفتگو کٹری ہو گئی خوف سی موی تن کہ گزرا ہی مسجد میں یہ ماجرا خلافت کا کسکو ہی اب حوصلہ نہیں قائل سحر و جاد و ہنوز یہ سب سحر اولاد ہاشم کا ہو کیا جو اسے بد سیر نے کیا
--	--

معجزہ ۵

امام بحق جعفر نیک نام کہ سب بدین لائے جو شاہ کو کہ سعیت کرین وہ ابو یک کے کہڑے ہو گئے اسکو بھی مر لے کہ اے ابن عم ای رسول لطیف یہ نزدیک ہو تل مجھ کو کرین ہوا ہاتھ مرقہ سے اس دم بلند کہ دمہ نے دیکھا یقین ہو گیا	بیان کرتے ہیں یوں بعد قیام امام بحق کو یہ اللہ کو خلافت سے رونق بڑھ کر کی کیا رو بقر رسول خدا مجھے سب یہ سمجھے ہیں موصی کوئی معجزہ ہو کہ ظالم و دین بسوئی ابو بکر بدعت پسند یہ بیشک ہی دست رسول خدا
--	--

<p>یہ مرتد سی نی صدائے نبی سنا آج جسکی یہ تفسیر ہے کہ تو اس خدا پر اس کے عین جہان جس نے سارا ہو دیا ہوا بد از ان خلق لطفی تو ہوا خاک سے جسکری تو شر حدیث دگر بین ہی پھر یون رحم یہی یہ جسکا بیان ہو چکا کف یا کہ حضرت میں مرقوم تھا نہ باقی رہے گا کحافظ و ادب خدا و نہ لفظین کری صبح و شام</p>	<p>صدای لب جانفراخی نبی زبان نبی سے یہ فقر پر ہے جو ہی خالق آسمان زمین تجھے خاک سے جس نے پیدا کیا عطا کی رجولیت و آبر و بند ہی کفر پر حسرت تیری کمر کہ نکلا جو دست رسول اہم بقصیل مضمون عیان ہو چکا کہ پہلے سے یہ حال معلوم تھا مرے بعد پھر جاوین گی سبکی ب جو ہون یون عذر کو نبی و امام</p>
---	--

معجزہ

<p>ہوئی دوسری نقل اسجا شروع کہ تھا عہد انصاف شیخ خدا جو کو فی بین باران کا طغیان یہ پانی کا تھا بحر میں اوج موج نہ خورشید تھا اور نہ مہتاب تھا روان تھا یہ دریا سو غروب و برق ہوئی لب کہ مضطر صغیر و کبیر</p>	<p>اصول صداقت ہیں جسکے فروع وہ اراکیش مستند مصطفیٰ ڈری لوگ سامان طوفان ہوا بنی انکشان جاگی کروں پر موج یہ گرداب تھا اور وہ دولا ب تھا کہ شکان کوفہ کو تھا خوف غرق سب سے حضور جناب امیر</p>
---	--

<p>کوئی اشک حسرت بہانے لگا جو دیکھا پدا شر نے اضطار یہ عجیل کوئے کے باہر چلے جو تشریف لائے کنار خرات و ختو کیسے تنہا ادار کے نماز و نمازین پر مہین آپ نے کتنی ایک دعا کر چکے جب شہ کائنات لگا کر کوئے چوب شاہ امم باذن خدا سے جہان قرین ہوا خشک آب فوات ایک بار کیا محبلیوں نے یہ آکر کلام کتنی محبلیوں کی تھے اقسام اور ہم سے توگ حیران جو دیکھا چل کہ جو چھلایاں مہین حلال وریاک کئی رات مہین تین جو کس اور حرام یہ ظاہر ہوا اس سہلی می نیک خو تہ ہو فرق نہ ملے مین جس کے ذرا</p>	<p>کوئی فکر مین غوطے کہانے لگا ہر می اشتہر مصطفیٰ پر سوار بہت لوگ ہمراہ حیدر چلے تو اشتہر سے اوتری شہ کائنات کیا حق سے اظہار عجز و نیاز کہ سنتے تھے آواز سب رشت نیک کیا آ کے جلسا قریب فوات یہ پانی سی یو سے کہ ہو جلد کم بحکم خداوند چرخ و زمین بیان کیا کہ تین مجلیاں بقرار سلام علیک اے امیر انام کہ ظاہر تھا اون سے خوشی کا طوار ہوئے سب سے لون شاہ مہین صدا اون سے اے کہ روحی فدا رہیں چپ نہ مجھ سے کیا کچھ کلام حلالی محب سے حرامی عدد وہ ہو کس طرح دشمن مرتضا</p>
---	--

معجزہ

<p>روایت ہی ایک اور بھی مقتر</p>	<p>چلے سوے صفیق شہ بحر دہ</p>
----------------------------------	-------------------------------

سرشام دریا سے اوتر اگر وہ
 ہو ہی لوگ صفین میں صفت نما
 وضو کر چکے جب کہ بہر آوان
 پڑا و فتنہ گوہ بین یک شکان
 ہوا ایک سپہ کبیر آشکار
 کہ موی سرور لیش تھے سب سفید
 کہا شاہ والا سلام علیک
 وصی بنی مرجم مرجم
 مہتین او صدیا میں ہو عا یحییٰ
 کہا شاہ دین نے علیک السلام
 لیا نام شمعون کہا پھر یہی
 کہو حال کیا ہی وہ کہنے لگے
 شہما تم پہ ہو رحمت کردگار
 کہ نصرت کریں تیری فزندی
 نہ ہو گانہ ہی کوئی تجھ سے سوا
 نہ ہو گانہ ہو گا کوئی روزِ شہر
 یہاں تک ہی صبری برادرِ ضرور
 ابھی کل کی ہی بات دیکھا چال
 ہوئی قتل ٹکڑی ہو گئے تن

کیا شکر شاہ نزدیک کوہ
 گئے دور سب سی وہ شاہِ حجاز
 اذان کہہ چکے جب شہِ مومنان
 کہے جسکو شوق القمر چرخ صاف
 کرے سنگ سی جہت جیسے شرار
 شبِ ماہِ بین جیسے کوکبِ سفید
 جنابِ معلی سلام علیک
 امامِ فوکے مرحمت مرجم
 تمہارا ہی صدیق اکبر خطاب
 امامِ مبین نے علیک السلام
 کہ بی شبہ عیسیٰ کی تم ہو وہی
 کہ احمد شد ہوں خیر سی
 خاک پر یہ عیسیٰ کو ہی انتظار
 رفاقت کریں تیرے ولند کی
 خدا کے لیے مبتلائے بلا
 تمہاری سوا مالکِ بعث و نشر
 کرے خلق میں روزِ محشر طور
 کہ تیری عدوتی جواہلِ ضلال
 کینچا دار پر عضو عضو بدن

اگر اونکے معلوم ہوا اپنا حال
مقرر کیا کیا عذاب و عتاب
اگر انی کا تجھ سے نہ پہنچا میں
یہ غازی جو تیری فاقہ میں ہیں
کہ کیا لنگے رہتے ہیں اور حساب
طبیعت نہ زخمیوں سے لنگے پہری
دو بارہ کیا مرخصی کو سپاہ
سنی یہ زمانے کے گفت و شنید
جو ہاشم کہ عتبہ کا دل بستہ تھا
عبادہ بن صامت خوش نصیب
کہیں مالک اشتر با صفا
کہیں قیس بن سعد صاحبِ وفا
یہ تھا کون جسے کہے یہ کلام
خدا رس و سے جناب مسیح
وہ ایوب نصاریٰ کے با صفا
قد اتم یہ ہم اور ما و پد
کہ کی جیسے جیسے الورا کی مدد
مگر وہ جو ہو گا ازل سے شقی
نہایت او نہیں خیر کی دی دعا

وہ کافر جو کرتے ہیں تجھ سے بدل
کہ اونکے لئے حق فی روز حساب
یقین ہی کہ دست جفا تمام کہیں
یہ مومن جو تیری شرافت میں ہیں
اگر اپنا بدل جائے انیا ثواب
اگر پارہ پارہ ہوں مقرض سے
یہ شمعوں نے بائیں کہیں جب تمام
بہم کوہ اور وہ ہوا نا پدید
جو عمار یا سرکافر زندہ تھا
عمروہ بن الحمق جیکا لقب
کہیں ابن عباس صاحب وفا
کہیں تھے ابو الہیثم بن امارہ
لگے پوچھنے سب کشتہ انام
کہا شہ نے شمعوں تمام و فصیح
عبادہ بن صامت با وفا
لگے دونوں کہتے کہ اسے نامور
کر نیلے بدل مرتضیٰ کے مدد
تخلف نہ تم سے کرے گا کبھی
ہوے شاد او سے بہت مرضی

معجزہ

یہ تھا ایک اعجاز شاہ انام بیان کر دیا اپنے قاتل کا نام نہ ہے صدق قول نہ ذوالفقار	عطا پاشا و پشت و پناہ انام بتایا بہ تفصیل وقت و مقام کہا جو وہ اسے ہوا آشکار
--	--

معجزہ

کروں دوسری نقل بین بیان یہ اصحاب حضرت کے کہنے لگے کہا شاہ نے کچھ ہی مارچ ابھی وہ جذب جو تھا ہرہ مرتضیٰ کیا دل میں اپنے یہ اسنے خیال کرے گا جو پہلے شہ دین سو جنگ جو ہو پونچے لب نہر فوج علی لگے کہنے جذب سے یونشاہین وہین پاسے مولا یہ جذب گرا کر و تو یہ بقول اسے خوشحال نہ ہوتی خبر کس طرح ٹھیک ٹھیک	کہ دریش تھا غزوہ نہروان کہ گزرتی خواج لب نہر سی کہ گزری نہیں ہین خواج ابھی جگر بست عبد اللہ با صفا نہ ہو گا جو صادق علی کا انتقال وہ مین ہون گا مین ہو گا نہیں نہ گزری تھی اوس سی خواج علی کہ کیون حال ظاہر ہوا یا نہیں کہا میرے مان باپ تم پر قدا نہ لاؤنگا بھر دل مین فاقہ خال امون کی ہی بات پتھر کی لک
--	--

معجزہ

کیل جبرے تھا جو ابن زیاد ہوا تھا اسے حکم شاہ سعید	وہ اصحاب حضرت مین خوش عقاد کہ حجاج جتھ کو کرے کا شہید
--	--

کہا تھا یہ قبر سے ہے ایک بار وہ حجاج جو ہو عین رویا ہوا تھا جو فرمان عالم فرور کہ آخر کو دونوں وہ قبر کیل بقول جناب امام سعید	کہ ہو گی نئے بازے روزگار کرے گا تجھے فوج وہ بیگناہ وہی حال گذرا پس چند روز کہ بے شبہ تھا یہ قبر وہ شہیل ہوئی عہد حجاج ہی میں شہید
---	---

روایت سنو اور اے مومنین کسی نے کہا ہے جو دشت قرآن کہا شاہ نے یہ غلط ہے خبر ابھی ہو گا سردار فوج جفا جو اوس فوج کین کا علمدار اوٹھا ایک مروک کیا یہ کلام میں شیعہ تمہارا ہوں یا مرتضیٰ لگے کہنے اوس سی شہ ذوالفقار علم لیک بیشک اوٹھا می کا تو جد ہر تے نگاہ جناب امام عرض بعد مدت جو ابن زیاد روان فوج کے بہر قتل حسین وہ خالد ہوا آ کے سالار فوج	۱۰ کہ کوئے کی بسی میں تھی شاہین وہاں خالد عسہ قلم مر گیا نہیں مردہ زندہ ہے وہ بدگم ابھی اوس سے ہوئی ہی کیا کیا خط مسمیٰ حبیب ابن حنظلہ ہے حبیب ابن جبار میرا ہے نام کبھی مجھ سے ہو گی نہ ایسی خط اوٹھانا نہ اسدن علم زہنا اسی گھر میں اس ورسی آئے گا تو ہیل دس باب کا باب ثعبان تمام ہوا باعث ظلم و کین و فساد امام زمان خسرو و شہر قین حبیب سیہ دل علمدار فوج
---	--

ہوا وہ ہی جو کہ گئی تھی علی	اوسی درسی مسجد میں آئی تھی
کہاں قول سلطان عالم میں	سرمو نہیں حکم حکم میں فرق

معجزہ

روایت شہنشاہی خاص و عام سیر شہر پاک و رونق فہر کہ ناگاہ ایک اثر و اثری شہر ہوا ویر سے پیدا وری لوگ تب کہا شہر نے کچھ اسکی حاجت نہیں غرض آ یا مسجد میں وہ اثر و گئی شاہ سے کان میں کچھ کلام دیا شاہ دین نے بھی ار کا جو سخن سنکے غائب ہوا اثر و ہو می جبکہ خطبہ سے فارغ ام کہ اسے شاہ والا یہ کیا راز تھا کہا شاہ فی جا کہ جن بہت سی ہوا تھا جو دشوار اک مسئلہ لاا و سکو جب مسئلے کا جواب شہر دین سلیمان ڈیجا ہستے	کہ تھے مسجد کو فہمین وہ امام گہر ریز خطبہ شہر نیک روز بصورت ہیبت و بقامت بزرگ اوٹھی دفع کی فکر میں سب کتب توقف کرو جائی ہیبت نہیں سوئی شاہ دین تا بہ نہر گیا کہ آواز سنتے تھے مردم تمام نہ سمجھا کوئی پر کلام جناب شہر دین و دنیا نے خطبہ پڑھا کئی اہل مجلس نے تب یوں کلام جناب معلایہ کیا راز تھا ابھی زیر نہر جو ساکن ہوتا یہ وہ آیا تھا بیان پوچھنے بر ملا ہوا چشم مردم سے غائب شتاب کہ جن ملک تابع شاہ ہستے
---	---

معجزہ

<p>۱۲ عیان کس قدر زور یاز و کیا ہلائی تھی اوسکو تو ہفت آدم حقیقت میں دیکھو تو تھا نہا ہار کرا دسپر گذر کر گئے فوج محل خدا کا وہ پد ہی خدا کا اسد کہ ہے اسی عرش سے ذوالفقار وہ شمشیر قدرت تھی اسلحہ کی</p>	<p>۱۲ لڑ ہی جبکہ خیمہ میں شہ خدا وہ خیمہ کا در تھا جو عظمت میں فرو لہا آپ نے اوسکو فوراً اوکھاڑ بنایا اسی شہ تے خندق کا پل کرامت پہ سہے زور یاز و سند ہوا خوش یہ غازی سی پر در کار نہ کیوں وہوم ہو یاز وی شاہ کی</p>
---	--

معجزہ

<p>۱۳ کہ وہ سی لیتی تھی بیعت علی گہر یار لعل بدخشان ہوئے زیار وہ نہ کتر ہی اونکا شمار کر نیلے مخالف سے سب کارزار ہوئے آخر کار وہ وار دوت ملی شہ سی دشمن سے کی کارزار</p>	<p>۱۳ کسی دن تھی صرف حکومت علی سختوز لب شاہ مردان ہوی کہ آتے ہیں کوئے میں مردم ہزار اعانت کر نیلے مری اختیار زبان ہی جو حضرت کے نکلی تھی بات کہ کوئے سے وہ مرد آئے ہزار</p>
--	---

معجزہ

<p>۱۴ کہ بیٹھی تھے ایک دن امام حسین وہ مسجد جو کوئے کی ہے در بیان بہت سے صحابہ حضور امام کہ تھا خوش بیان و خجستہ سیر</p>	<p>۱۴ روایت ہی پیشم سے امی سامعین نکرتا مقام امام زمان پیشم بھی تھا حاضر بار عام ہوا ایک مرد عسرب کا گذر</p>
--	--

وہ دو شیخین مانند ہی ہو خوش لباس
 کیا اور سنے حضرت کو اگر سلام
 کہ ہی کون تم بین و صی بنے
 کہو ناصر مصطفیٰ کون ہے
 پسندیدہ اخلاق و صاحب کرم
 کہانشہ نے بین ہوں و صی بنی
 ترا عبد طاہر ہی نام رفیع
 کہا اور سنے آیا ہوں میں جو امیر
 بڑی قوم عالی گہر نیکینام
 عقیمہ جہان میں وہ مشہور ہیں
 میں لایا ہوں اک مرد مقول شہ
 شہاء حق سب کی یہ مقبول ہو
 کیے قتل ہونے کا قصہ تمام
 سنے شہ نے مرد عوب کی جو بات
 ابھی شہ کو فہم میں دی یہ ندا
 خلا نے جو رہتے دئے پیشتر
 پھر اشہر کو فہم میں میثم تمام
 ذرا تہ و چاہ دیکھو چلو
 نظارہ کرو اسے صغیر و کبیر

طویل اور سکا قد اور جوہر شاس
 فصاحت سے کرنے لگا یوں گلام
 کیا تھا جسے خود بنی نے و صی
 حبیب رسول خدا کون ہی
 ولادت ہی جسکے میان حرم
 خدا کا غضنفر بنے کا و ضعی
 پد فضل تیرا ہی جد ہی ربیع
 کثیرہ جماعت کا ہوں نامہ بر
 کہ وہ شصت الف آدمی ہیں تمام
 قرین دل سی ہیں گوہر نوہن
 نہیں علم مارا گیا کسکے ہاتھ
 و عا کیجیے زندہ مقبول ہو
 تباے یہ خود اپنے قاتل کا نام
 یہ میثم سے بولے شہ کائنات
 کہ ہوں جمع دیکھیں یہ سب اجرا
 نظارہ کریں آکے وقت سحر
 ندادی کہ حاضر ہو ان خاص عام
 مسیحائے شہادہ دیکھو چلو
 جلاتے ہیں مرد سے جناب امیر

ندادی کے میثم پھر آیا وہاں
 کہ لیجا تو اس مرد کو اپنے گھر
 او سے لے گیا میثم با وفا
 ہوا جب عذارہ سحر تانباک
 تو میثم گیا پیش شاہ حجاز
 ادا کر کے طاعت وہ ماہ بخت
 یہ میثم ہے حاضر حضور امیر
 ہوا حکم میثم کو لا جلد اب
 جنازہ بھی اور وہ بھی حاضر ہوا
 جنازہ کہلا تو یہ آیا نظر
 کہی شہ نے مرد عرب سی یہ بات
 وہ بولا کہ کل تک ہتی چالیں
 کہ شاہ نے اسکا قاتل ہو حرب
 بی بیٹا کہی تھی اسی تپی خدمت
 اسی دستہ حکم سے تھا انتقام
 سوا او سکے تھے اور بھی ایک زن
 کیا شہ سی مرد عرب سے سوال
 یہ قاتل کو جیت تاک نہ بلانے کا
 ہوئے متعدد شاہ عالم بیاہ

مخاطب ہوئے یوں نام زبان
 ضیافت کا دعوت کا سامان کر
 ضیافت کا سامان سپا کیا
 کیلے خواب سی دیدہ اہل خاک
 پڑے ساتھ شیر خدا کی غار
 بخت کو چلا یا شاہ بخت
 ہوئے جمع سارے صغیر و کبر
 جنازہ وہ ہمراہ مرد عرب
 گئے پیش تابوت شیر خدا
 کہ ہے او سکے تن ہی جدا ہو سکے
 ہوئے کتنے عرصے سی یہ وار و ست
 سوا ہی یہ دن ای شہ نس و جن
 یہ کروں پر اسکے اوسی کی ہو ضرب
 عداوت جہان مین ہوا الفت کی است
 نہ کرتا تھا اوس سے ذرا التفات
 کہ تھے عقد مین اسکے وہ نیکان
 کہ زندہ ہو یہ خود کیا پناہ حال
 جو قصہ ہوا پس مین کب جانے گا
 بجالائے حمد و ثنائے آل

پس حمد رب سمیع وودود
 کیا ایل کو فہ سے پر یون خطاب
 کیا جسکو اللہ نے محترم
 کر مودی پہ مارا جو عضو بدن
 ہوئی تھی اوسی ساتن بالتمام
 اوسی طرح ہی یہ جو بیجان بدن
 یقین ہی کہ زندہ کری اسکورب
 یہ کہہ کر اوٹھی شہ بلا ہی راست
 کہا تم باذن خدا ہے قدیر
 کہ تو لفظ بدرک سے ہونا مزد
 بڑا تجربہ پہ خالق نے احسان کیا
 یہ سننے ہی حکم اسامہ زبان
 کہا میں ادٹھا یا جناب امیر
 ہنر بر خدا نائب مصطفیٰ
 کہا شہ نے قاتل ترا کون ہی
 یہ فقریر کے اوسنی سب کی صفوہ
 ہوئی شہ کے قاتل صغیر و کبیر
 لکھا ہے کہ مدت تلک وہ جیا
 ہوئی حرب صغین میں جیہا ہی

رہ ان محمد پہ بہیجا درود
 خدائی مجھی قدر دے عیاب
 ہنیں بقدر کا قوم موسیٰ ہی کم
 پڑے جان کرنے لگا وہ سخن
 کیا اپنے قاتل کا اظہار نام
 لانا ہون اس سی کوئی عفو تن
 کہی حال اپنی زبان سی یہ سب
 لکایا تن مردہ پر پاس راست
 سمیع و بصیر و لطیف و خیر
 پدہ خنظلہ تیر احسان ہی جد
 کہ بیجان تھا تو صاحب جان کیا
 ہوا زندہ تابوت میں وہ جوان
 وصی جناب رسول کبیر
 امام ہدا صاحب الفقا
 کیا قتل جس نے بت کون ہی
 کہ خوزیر ہے حرب حسان کا پور
 نہ ہی معجزات جناب امیر
 ہمیشہ رہا پیش شاہ ہدا
 شہادت ملی حکم اللہ سی

معجزہ

ابو جعفرؑ نے معتبر
 کہ صفین میں تھا ساتھ شہ کے مقیم
 وہ کتا ہی پونچھے جو صحرا میں سب
 وہ صحرا وہ گرمی وہ فتنہ خاک
 پریشان ہوئی آدمی چار سو
 ملا دیراوس وشت میں ناگهان
 قسم کیا کہ کئے لگے اہل دیر
 نین آب بیان تا دو فرسنگ راہ
 جو آیا تا پانی وہ سب ہو چکا
 یقین ہو کہ ہو کام سب کا تمام
 علی ہی کہا سبے ہو کرا و اس
 کہیں کس ہی ہم جا کے خزانے
 چلے چند کام آب کشاہ بجھت
 گئی گئے سب سے شہ کا نجات
 خدا دی گا اک چشمہ صاف و مرو
 لگے کوڑنے وہ زمین اہل فوج
 ہوا آشکارا دس جگہ ناگهان
 کیا زور سب نے بہت بار بار

باسناد لکھتی ہیں اب یہ خبر
 حبیب خوش انجام ابن حمیر
 ہوا لشکر مر قضا لشکر لب
 یقین تھا کہ ہون پیاس سب ہلاک
 کہ پیاس کو پانی کی ہی جست و جو
 گئی تخت ہو گئے پیاسے وہاں
 کہ پانی کی گر ہو طلب تو بخیر
 اسی شنگے سے ہیں ہم بھی تباہ
 جو مرنے کا سامان تھا اب ہو چکا
 پین شربت مرگ سب شنگہ کام
 کہ مولا پیام اجل ہو یہ پیاس
 کوئی بجھتا پ و کلائے
 اشارہ کیا ایک زمین کی طرف
 کرو جھرا سکو جو چاہا ہو حیات
 گوارا شیرین و خوش شہم و ہر
 کہ سینوں میں تھی بکرا کش کی موج
 سیاہ و عظیم ایک سنگ گران
 نہ جنبش ہوئے سنگ کو تیار

ہوی آپ سرگرم شاہ سب
 کیا طاقت مرتفع تے نمود
 عیان چشمہ صاف و شیرین ہوا
 ہوی سیر اصحاب سیر خدا
 بہت شاد و خرم وہ سلطان ہو
 بڑی فکر آئیدہ میں شیخ و شاب
 شہ دین نے جب پیر اور نہیں کو
 کہیں تھا وہ راہب جو بالائی پر
 اوتار و مجھے یام سہی کے ندا
 پکارا نہیں تم سے بہتر کوئی
 کہا شاہ نے اسی براور نہیں
 وہ بولا مجھے کچھ تو معلوم ہو
 ہوا تب پیر شاہ سلطان دین
 محمد جو سلطان آفاق ہے
 وہ بولا کہ چنی کا د و کچھ نشان
 کہا شاہ نے ہی یہ چشمہ عجیب
 ہر اک نہر میں اس کے ہو آب و تاب
 وہ چشمہ کہ ہو اسکا پالنے پیا
 میں ہوں آقا و وصیاے سلف

ید اللہ برون آمانہ استین
 کہ وہ سنگ پشکا کئی ہاتھ دور
 اوسی جیس نے دیکھا وہ حق بین ہوا
 پیا آپ اور اشترون کو دیا
 کہ سیر آب انسان و حیوان ہو
 کئی سب نے مشکیزی لبریز آب
 اوسی جا پر اوس سنگ و نہر پیا
 یہ جتنا تماشا تھا کی اوسی سیر
 حضورِ معلیٰ میں حاضر ہوا
 لگا آپ میں یا عجیب کوئی
 فرشتہ نہیں میں تم پر نہیں
 میں نادان سہی تو تمہیں کچھ کہو
 کہ میں ہوں وصی رسولِ حسین
 وہ محبوب رب جسکا شتاق ہی
 کیا آپ نے کیوں عیان ہر زمان
 بہت اسکے نہرین عجیب و غریب
 کہ آتا ہی گلزارِ جنت سے آب
 جو تھی سہی صد و سینہ وہ اوصیا
 خدا نے مجھے بھی دیا یہ شرف

کہا او نے سچ کہتے ہو یا امام
 کتابین سہادی جو میں اور بھی
 یہ کہ کر دیا ہاتھ میں اتنے ہاتھ
 مسلمان ہوا اور کلمہ کہا
 کہا پھر کہ یہ دیر دیر نہ سال
 کیا ہی ہی عالموں نے بیان
 تہ سنگ ہے چشمہ خوش گوار
 نہ ظاہر اسے کر سکے گا کبھی
 بہت راہ بس دیر میں یا امام
 کشائندہ چشمہ ہو آشکار
 سوائقی نہ اون بس کی تقدیر تہ
 کہاں تک کروں شکر پروگار
 مجھے دین و ایمان کی نعمت ملی
 علی نے سنی جب یہ اسکی کلام
 کہا شکر اسکا کروں کیا ادا
 سہادی کتب میں کیا سیر او کر
 کسی کو ہو احکم شاہ حجاز
 غرض پیر وہ ظل خدا میں ہا
 گئی جنگ صفین کو جب روضی

میں انجیل میں پڑھ چکا ہوں تلام
 رقم اون میں ہی ہو حکایت ہی
 ہو اصراف بیعت وہ غربت کی سات
 کہ تمیر ہو و جسے رسول خدا
 ہی اسکی تعمیر سے بہت مال
 کہ اک چشمہ اس شت میں ہی نہاں
 مقام اور سا لیکن نہیں آشکار
 ولکن رسول خدا یا وے
 اسی آرزو میں ہو ہی ہن تلام
 کرین اسکی خدمت میں دین اختیار
 مقدر میں میری یہ تو قیر تہ
 دیا مجھ کو یہ سلسلہ استوار
 پیر دولت تمہاری بدولت ملی
 تو انگوں میں بھراے آشکار
 کہ بھولانہ مجھ کو کسی دم خدا
 خدا کو زیادہ ہو بندگی کی فکر
 بناؤ اسی واجب است نماز
 رکاب امام ہذا میں رہا
 اوسے وہاں شہادت کا رتبہ ملا

کیا دن او سکول بعد امتیاز کہ او سکے لئے کی طلب مغفرت	پر ہی اوس جنازہ پہ شہ نے نماز زہے فیض عالی زہے مکرمت
---	---

<p>معجزہ ۱۴ چلے جنگ صفین کو جب ہ سعید ملا راہ میں شہ کو پھر فرات ہوئی وار دکر بلا بھی وہ شاد یہ روئے لگی آنسوؤں کی جھڑی کہ باعث ہی روٹکا کیا اے امام کہا قتل ہو گا بیان ایک شاہ کہ ہوا دے کر بلا اسکا نام فلک قدر عالی مقاموں کے خون ملک جنگا ماتم کرینگے تمام چلی سب سپاہ شہ انبر جان بہت فکر کی پر نہ اصلا کسلا ہوا قتل احمد کا وہ نور عین ہوئی اوس سے واقف صغیر و کبیر</p>	<p>بیان کرتے ہیں یوں تو آئندہ ہوئی ایک منزل میں یہ واردات عبور اوس سے کرتے لگی سپاہ عجب غم کا سامان ہوا اوس گھڑی ہوئے لوگ حیران کئے یہ کلام تحت سے کی چار جانب نگاہ یہ کرب و بلا کا ہر بیشک مقام کہ شکی بیان شہ کا موت کے خون اوٹھائیں گے ایسے الم شہ کام یہ لکھ کر ہوے وہاں حضرت مدون کسی پر نہ لیکر یہ عقدہ کسلا ہوے وار دکر بلا جب حسین ہوا آئینہ سب یہ قول امیر</p>
---	---

<p>معجزہ ۱۵ وہ عالم وہ فاضل بن بالویہ سماعت کے قابل بیان فصیح</p>	<p>فصاحت میں کامل بن بالویہ رقم کرتے ہیں یوں رايت صحیح</p>
---	--

روایت یہ ثبت پیغمبر سے ہے
 کہ تھا عہد طہم ابو بکر کا
 لرزے لگی زلزلے سوزین
 لرزتے تھے اس طرح دیوار و دیوار
 نکلنے لگی گھر سے سب فوج فوج
 ہوئے اپنی جینے سے سب ناامید
 گئے سوئے شیخین روتے ہوئے
 وہ اندیشہ جان ہی خود تھے ہلاک
 وہ دونوں دان سو حیدر ہوئے
 بہت لوگ روئے ہوئے اور کسان تھے
 در تفسی پر کیا جا کے غسل
 کرو دستگیری نہیں ہم کو تاب
 زبے رحم سلطان عالم پناہ
 کوئی پشتہ خاک تھا اوس مقام
 طہان دی مرغ بسمل کی طرح
 کاشہ نے تم سب ہوا اندیشہ تاک
 وہ ہوئے کہ کیونکر نہوا اضطراب
 کوئی مشکل بچنے کی اصلا نہیں
 دعائیں کئے شاہ نے کچھ سخن

حکایت محمد کی دختر سے ہے
 بڑا دور اس صاحب پر
 کہ منظور تھی غیرت الناطر
 ہوا سے کوئی جیسے جھوٹے
 زمین پر تھی چاؤ سے کہ دریا میں
 رہی زندگی کی نہ اصلا امید
 تلاطم میں کشتی ڈبوئے ہوئے
 شفاعت کر کے پیر در ماندہ خاک
 معاند سگ کوئے حیدر ہوئے
 اوٹھائے ہوئے زندگانی سے ہاتھ
 کہ اسی شیر حق حاکم خرد و کل
 کہ ہے اب بہت شدت اضطراب
 چلے اپنے گھر سے نکل کر وہ شاہ
 ہوئے آگے استادہ او سیر امام
 کمین بل رہے تھے مکان کی طرف
 کیا ہوتھیں زلزلے نے ہلاک
 تلاطم میں ہے خاک مانند آب
 کبھی زلزلہ ایسا دیکھا نہیں
 عجب بحر رحمت ہوا موج زن

<p>کہا خاک پر بار کر دست پاک ہوئی حکم حضرت سوساکن زمین سردست طے مرحلہ ہو گیا ہوا جب علیؑ سے یہ کار سترگ کہا شاہ نے جائے حیرت نہیں گذرتا ہے جو صبح سے تابشام</p>	<p>کہ ساکن ہو ساکن ہو آمنت نکلا زہے فیض رب جہان آفرین کہ موقوف وہ زلزلہ ہو گیا تعجب میں آئے وہ خرد و بزرگ ہمیں کون عالم میں قدرت نہیں زمین عرض کرتی ہی ہم سے کام</p>
---	--

معجزہ

<p>زہے قطب راوندے محترم نصارا کئے آئے پیش رسول بہی دیر تک اگنت گوشت کہ ناتنے نکالو جو سوسنگ سے لگراونکے بچے بھی ہمراہ ہوں جو اعجاز صالح نمایان کرو نبیؐ نے کیا وعدہ اونسے کہ بان گئے وہ یہ سنکر نبیؐ کا کلام پھر بعد مدت بشوق کمال نبیؐ کا جو تھا دوست و لائق تھا ہوئے سنکے دل میں وہ اپنے ملول اگر ہو گا وہ نائب مصطفیٰ</p>	<p>کہ کرتا ہو وہ یہ روا بیت رقم کہا شہ نے اونسے کرو دین بول ہوا اسپہ آخر سخن مختصر کرامت سے اعجاز و فرسنگ سے تو البتہ ہم قائل شاہ ہوں تو البتہ ہم کو مسلمان کرو یہی ہو گا کرتے ہو جو تم بیان کہ حاضر کریں قوم اپنی تمام کیا تھا نبیؐ نے بیان انتقال مدینہ کا کچھ اور یہی رنگ تھا کہا کون ہے جانشین رسول کر گیا پیغمبر کا وعدہ وفا</p>
--	---

حضرت حضرت امیر

کہا سب یو بکر ہے جانشین
ہوے سو یو بکر راہی و سب
کہا اوس سے تو ہر خلیفہ اگر
وہ بولا کہ کیا دین ہی کچھ کہو
کہا سب سونا قہ تیرہ فام
ایو بکر سنکر یہ جبران ہوا
کہا ہوا دین یہ ہے محال
مجھے قدرت اسطر علی کہان
نہ سمجھا جو یو بکر اُنکے سخن
کہا ہمد گھل گیا سب دروغ
ہرے حاضر وقت سلمان بان
چلے ہو کے رخصت وہ جسدِ گم
سنو خضر را و ہدا اور ہے
علی جانشینِ سالت ماب
ہوئے تھے نصارا نہ بیرون در
زمین طودِ صدق و صفا ہو گئی
نصارا سے سلمان نے اوسم کہا
کیا قوم نے مرتضیٰ کو سلام
کہا پھر کہ دین رسول خدا

کر گیا وہ وعدہ وفا ہی لفظ
کہ منظور تھا امتحان ادب
رسول خدا کا ادا دین کہ
مراد دل بھی پیچین ہی کچھ کہو
کہ بچے بھی ہمرہ ہوں اُنکے تا
نہایت مستحسن پریشان ہو
کہ چھوڑا نہیں کچھ پیغمبر نے مال
کرے چارہ کار رب جہان
ہوے اپنے دلمیں وہ سب خندہ دل
کہ دعویٰ پیغمبر کا تھا بیفروغ
ہواریج او خدین سکے اوتکایا
کیا اوسے سلمان نے تب یوں کلام
چلو نائبِ مصطفیٰ اور ہے
جو پوچھو گے اوس سے وہ دیگا جواب
کہ مسجد میں آئے علی نامور
عجب شرحِ بیتِ خدا ہو گئی
یہ ہی بابِ علم رسول خدا
علی شاہ سے باخضوع تام
اگر جانشین ہو کر دتم ادا

شہ دین نے پہلے تبسم کیا
 کہ ہاں میں کرونگا اور اسب وہ دین
 اور امین کروں آج دین رسول
 وہ بوکے ہم سے یہی شرط ہے
 کہا شہ نے کل صبح کو آفتاب
 غرض صبح روشن جو پیدا ہوئی
 ہوئے سب وہ حاضر حضور علی
 شہ او صبا سوئے صحرا چلے
 کیا دشمنوں نے پہرہ دلین خیال
 بہت دور اس بات کی ہے سبیل
 امام امم نائب مصطفیٰ
 پڑھائی باب کو شہ میں شہ نے نماز
 عصا ہاتھ میں لیکے اٹھے امام
 لگایا او سے سنگ پر زور سے
 ہوئی صاف پیدا صدائے الم
 پڑا سنگ میں فقہ ایک شکاف
 حسن سے یہ لے شہ ذوالفقار
 جناب حسن نے جو کھینچی زمام
 نہ ہے معجزات شہ ذوالفقار

پھر اس قوم سے یوں تکلم کیا
 کہ ہوں بعد احمد شہ مشرقین
 اگر دین احمد کرو تم قبول
 رسول امم سے یہی شرط ہے
 جو نکلے مرے پاس آؤ شباب
 عجب قدرت حق ہویدا ہوئی
 نہ ہے یمن نور و ظہور علی
 وہ ہمراہ سلطان والا چلے
 کہ یہ امر ہے ترقی سے محال
 یقین ہے کہ ہوں آج حیدر پل
 ہوئے جبکہ صحرا میں وقت فرا
 کئے دست تقدس عایین دراز
 کہ تھا وہ عصا سے رسول نام
 زمین ہل گئی سنگ کے شور سے
 شہ راہ عیسیٰ کہ جہنم کے دم
 ہوا اس سے ظاہر سر ناقہ صفا
 کہ کھینچو ذرا جا کے او سکی جہا
 نکلنے لگے ناقہ تیرہ فام
 کہ پیچھے سے ناقون کی تکی قطار

<p>عجب کیا لوگ حیران رہے گنا سب کے جسم درون تھے سو نصارا کو جسم یہ آیا نظر مقدر نے اونکے جو کی رہیری کیا پھر یہ شیر خدا سے کلام دلون میں ہمارے ہی رشتہ زیاد ہوئی ایک ناتی کی آؤتے نمود دعا کیجئے یا اسام زمان عذاب خدا کوئی نازل نہو سختوڑ جو شاہ زمان ہو گئے گئے اونکے ہمراہ بچے بھی سب محب مرخصے کے ہوئے شاد شاد</p>	<p>کہ بچے بھی ہمراہ نا تو ملے تھے قریب اونکے بچے بھی تھے تو بنو ہوئے قائل دین خیر البشر ہوئے داخل دین پیغمبری کہ ای جانشین رسول انام کہ افسانہ صالح آیا ہے یاد بلا میں پڑے جس سے قوم نمود یہ ناتی ہوں پتھر میں جلہ کنان کہیں نقش ایجاد باطل نہو تو پتھر میں ناتی نہان ہو گئے سرشہ پہ تھا مل تائید رب عروس علی ولی نامراد</p>
--	--

معجزہ

<p>۱۹ سنوای عجبان دست خدا یہ ملک میں ارباب ایند پرست کہ قوم جس سے گئی فوجوان کیا پیش سلطان عالی مقام کہا شاد سے اے جناب امیر ہوئی معجزہ سے چوری گنہگار ہوں</p>	<p>جو ہے قوت بازو سے مصطفیٰ قوی جنگے میں نور ایمان ہو دست جو تھا دست پر درودہ عزو شان ہوا دست بوس نام انام دو عالم کے بیشک ہو تم و تنگ یہی بطلع یہ کاسنراوار ہوں</p>
--	--

کرہ قطع یہ ہون گنا ہو سے پاک
 سغور ہو سے دستگیر چہان
 کہا جوڑ کر ہاتھ آوئے نہیں
 کہا شہ نے پھر تھا وہ غیر نصاب
 ہوئی تجھ سے چوری کی بیشک خطا
 ہوا جب خطا کا مقر تین بار
 زہے یمن دست امام زمان
 گیا خدمت شہ سے شادی ساتھ
 سر راہ کرتا تھا شہ کی تنہا
 جہاندار ملک شریعت ہوئے
 سماء و سماک زیر فرمان شاہ
 پیدائند باغ امامت کے گل
 کیا قطع یہ سے مجھے سر بلند
 حسین حسن کا ہوا وان گذر
 وہ آئے حضور اسام زمان
 ہوئے ہریان بسبک شاہ عرب
 کہا میں جو اسے عنایت کے ساتھ
 دم دوستی ایسی بھی بھرتا ہے تو
 وہ بولا کہ اسے شاہ حین و بشیر

نہیں ہونگامین اپنے ہاتھوں پاک
 کہ وہ مال تھا غیر حرز ایچوان
 وہ تھا داخل حرز اسے شاہ دین
 وہ بولا نہیں اسے معلیٰ جناب
 گنگار ہون ہاتھ کا تو شہ
 کیا قطع یہ شہ نے انجام کار
 ہوا پاک فقیر سے وہ جوان
 لگا دامن محبت او کے ہاتھ
 کہ میں تیرا جان دین مرتضیٰ
 سزاوار تاج امامت ہیں
 دو عالم میں اک بیت دیوان شاہ
 قوی او گئے بازو سے ختم الرسل
 خطا سے ہوا پاک میں درو مند
 سستی او سے جس دم شہ پر
 کیا حال دس نوجوان کا بیان
 کیا آپ نے اس جوان کو طلب
 کہ میں نے تو تیرا کیا قطع ہاتھ
 زبان سے مری دج کرتا ہی تو
 کروں دج حضرت جدا ہو جو سر

کہ تینے خطا سے کیا مجھ کو پاک
زبان ہو پے شکر ہر مویے تن
صفا کیش ہوں میں لائینہ ہے
محبت تمھاری ہے ایمان مرا
ہوا بار و رادو سکا حسن مراد
دعا میں ہو سے صرف شاہ اہم
نشان تک نہ باقی رہا نہ سہارا

شہ جملہ آفاق رو سے فداک
کرے گر کوئی ٹکڑے ٹکڑے بدن
محبت سے مملو مرا سینہ ہے
وفا پیشم ہوں دل ہے قربان مرا
یہ تقرر ہے شکر ہو سے آپ شاد
کیا تن سے دست پر بردہ کو ضم
ہوا ہاتھ الیسا درست ایک بار

معجزہ

۲۔ سنو تم کرواد سکود سے یقین
امام دو عالم کا فرمان پذیر
کیا خدمت شاہ بینعہ جوان
ملیکا سمجھے ایک رستے میں شیر
جو ارشاد ہو وہ دوا و کریم
فقط اوس سے کہنا ہمارا سلام
کہ دی ہے مجھے شہ نے تجھے ایمان
سہراہ غم کا نشانہ ہوا
غضبناک پیدا ہوا ایک شیر
لہزے لگا جسم ہدیت زدہ
سلام امام حقیقت شناس

روایت ہے باقر سوامی مہنین
کہ تھا ایک مومن محبت امیر
اوسے پیش آیا سفر ناگمان
کہا شاہ نے اس سفر میں پیچیر
وہ بولا کہ اد سوقت میں کیا کریں
ہوا حکم سلطان عالی مقام
زبان ی جو یا را ہیہ کر تابان
غرض وہ جوان جبے وانہ ہوا
قتضارا ہو پید ا ہوا ایک شیر
ہوا رو بیچارہ دہشت زدہ
کہا اوس سے وہ شیر آیا چوپاس

<p>و یا پھر یہ شیر خدا کا پیام نہ نے چکڑے تھے میں کوئی گزند عیان جب یہ حضرت کا فرمان ہوا مطلق ہوا حکم و پھر گیا سو سے پیشہ جب جا چکا ہے گزند سفر سے پھر آیا جو وہ نو جوان ہوا حکم حضرت بیان حال کر وہ بولا یا بیٹے حضرت کا نام پھر شیر نہ کھل گئی میری راہ بلند او سننے کی تھی مگر جو صدا کہا شاہ نے کب ہو مومن کو اینچ نہ سمجھا تو اس شیر نہ کا کلام</p>	<p>کہ ہے تمہو کو اسے شیر حکم امام نکر میری ایدائے جیسی پسند سر افکندہ شیرستان ہوا حد صر سے تھا آیا دو صر پھر گیا تو کین پانچ او سننے صدائیں بلند مشرف ہوا پیش شاہ زمان ملا تھا کتھے راہ میں شیر نہ کہا آپکا اس سے بیٹے پیام نقدق سے مولا کی پائی پناہ مجھے مطلب اسکا نہ بہرگز کھلا صدائیں مگر او سننے دی تھیں جو پانچ کے تھے ہمیں پانچ او سننے سلام</p>
--	--

مختصر

<p>کسی روز تھے زینب مجلس امام ہوئے گرم گفتار وہ رہنما وہ دیندار تکلیف میں ہو کہاں مجھے معتقد کوئی ملت اگر منافق کوئی حاضر وقت تھا مرے ہاتھ اگر بھیجتے نہ امام</p>	<p>فراہم تھے اصحاب حضرت تمام کہ بدین میں ہی ایک شیعہ مرا ہت مفلسی سے ہے تعمیر حال تو اس کے لیے بھیجتا گنج زرہ خیال اپنے دل میں نہ کرنے لگا تو لیکر میں ہوتا روانہ شام</p>
--	--

وہاں مل کے عین حاکم شام سے
 لہا آکے پیش امام حسین
 مرے ہاتھ بھیجیں گے حضرت اگر
 کہا شاہ نے دور دور دور دور
 خدا سے بھی شرم آئے تھمکے ہو چہ
 کیا ہے یہی تو نے دل میں خیال
 سوئے کشور شام ہو تو روان
 ملے حاکم شام سے فتنہ گر
 سخن مختصر جب یہ فرمان ہوا
 علی جہوٹ کیا خاک پیش امیر

بسر عمر کرتا کس آرام سے
 کہ حقرت نہیں مجھ سے ہتمرا میں
 امانت سی پہنچاؤنگا میں وہ روز
 زبان سے نہ کہو جو نہ منہ ظہر ہو
 تیرے دل میں چھپے ہر زبان پر ہو
 کہ آسہ ترسے ہا کہ جس دم نہ ہوا
 کرے شی دشمن عیش و راضیگان
 کرے اپنی اوقات اوسن تا بس
 وہ کا ذریعہ نہایت پیشیان ہوا
 کہ روشن تھا حضرت یہ مانی نہیں

فصل سوم در ذکر بعض معجزات حضرت زہرا علیہ السلام

سیدہ نساء العالمین حضرت فاطمہ زہرا علیہا

آلات التحیۃ والشفاعۃ

دل جان خیر الہی فاطمہ
 علی شوہر اوس کے محمد پور
 روان سطر خاک پر ہو جو نہر
 خدا و نبی کو نہایت عزیز

جگر پاورہ سیصطفیٰ فاطمہ
 شہر جہنم کے سے ویران ہوا
 اور یہ شہرہ زہرا علیہا کا ہے
 نظام اوس کے غلامان ہر روز دین گنہگار

فروع شرافت سے برج قمر
گل باغ عصمت سے خیر النسا
دعا روز خیر النسا کی ہوئی
ہم ہے اوسید الطاف رب الملق
رہے مرحمت ایزد پاک کی
لبھی اوسنے فرصت نہ پائی اگر
رہے ہر ولطف خدا فی کفیل
بنی کو جو رتبہ خدا نے دیے
دو عالم کی مالک وہ بیت رسول
خدا نے بنا یادہ عالی باغ
اگر چشمہ آب کو شہر دہن
جسے خلک کہتے ہیں زہر کے گھر
تہیہ محمد کی عالی جناب
لیا نام لیتی ہے توقیر سے
زہر رتہ جاہ خیر النسا
رقم وصفت تو بیت میں بالضرور
محمد کی تصویر تھی ٹھیک ٹھیک
وہی رقم و دانش نہی عقل و ہوش
دل پاک پھر صفا نے خدا

صدف وہ امامت کے حسین گھر
دریچہ عفت سے خیر النسا
خدا ہے جو اوسنے دعا کی ہوئی
کہ فاقے میں جنت کے پہونچے طلق
عطا بیشتر اوسکو پوشاک کی
حسین و حن مہد میں نوحہ گر
کہ خود مد جنباں ہوئے جبریل
وہ زہرا کو سب مصطفیٰ نے پو
ریاض جنا خانہ باغ بتولی
کہ قندیل عرشاں و گے گھر لایع
سوا موج کو تر سے موج سخن
محمد مشہور رضوان وہ دربان فر
شفیعہ وہ امت کی روز حساب
نہف اوسکا ظاہر ہے ظہیر سے
کہ قرآن میں بھی ذکر ہے جا بجا
نہ انجیل خالی نہ اوس سے زبور
کہ نور اوسکا نور نبی میں شہر یک
وہی دست و بازو وہی چشم و گوش
ہوا خلق وہ دل پیرا کے خدا

عبادت میں مصروف ہو کر صبح و شام
 ادائیگی خدمت گزاری کیا
 بجز شکر ہرگز نہ کچھ بات کی
 ہوس دور ہر وقت پاس خدا
 دعا حق تعالیٰ نے کی مستجاب
 مگر صبر ایذا میں کیا کیا کیا
 رضائے خدا شامل حال ہے
 ملا ہے نیازی کا جو ہر ادب سے
 رضائے علی چادر دوش ہے
 لباس اور ہو کیونکہ آنکھوں میں رشت
 روان شک و خوف خدا ہر کڑی
 نہ سرمے سے مطلب نہ حسد کی کا کام
 خدا نے دیا اور سکھو کیسا فروغ
 عجیب مرتبہ اس سیر کو ملا
 شہرت کیون نہ او سکھو عصمت کی ستار
 کہ ہے فخر خواتو ہے سب بجا
 عہد کافروں نے سنایا اور
 نہ سمجھے لعین آہ قدر جناب
 ذرک کا جو پیش و سنے دعویٰ کیا

نماز و عین اوقات کالی تمام
 کہ ہر حال میں شکر یا رہی کہ
 بس کس مصیبت میں اوقات کی
 زبان صرف شکر و سپاس خدا
 کہ جو بات چاہی ہوئی وہ شہاد
 بجز شکر ہرگز نہ شکوہ کیا
 پیری پاؤں عصمت پر غلطی نہ
 اطاعت خدا کی ہے زیورادہ
 کلام نبی گو ہر گوشش ہے
 جو بھی خدا حلماے بہشت
 گلے میں رہی موتیوں کی لڑی
 کہ مگر نئی وحدت اور سیر تمام
 اوسے سے ہے سار کا سارا کردار
 جو ساتھ اس کے پیسے کبھی کیا
 کہ مریم کا ہوا اسکے دامن میں ہاتھ
 ہے اولاد میں اس کے خیر النساء
 مٹی آپ جتنا مٹایا اس سے
 ائمہ بین قرآن وہ ام الکتاب
 خیال دسپ بھی کچھ نہ اصلا کیا

<p>بنائی حدیث رسول ا نام نہ سمجھے کہ قرآن میں موجود ہے کیا اقتصر احمد پاک پر جو اپنے کہ خیر النساء کو ہوتی کیا غضب دلاواھر کا حق قیامت میں مونہ خاک کد لائینگے یہ مقررہ دنیا پہ بیدین ہوئے نہ کی قدر آل رسالت مآب نہ سمجھے کہ دنیا ہے بے اعتبار کہوں حال کفار بدین تاکجا</p>	<p>کہ کیا ارث سے انبیاء کو ہر کام کہ وارث سلیمان کا داؤد ہے بہرہنہ شہنشاہ لولاک پر وہ تکلیف خیر الورا کو ہوتی کہ زہر اسے چھینا محمد کا حق سزا پائینگے وہ عزت پائینگے کہ آخر سزاوار فخرین ہوئے کیا دین دنیا کی خاطر خراب عذاب آخرت کا کیا اختیار سنو اب حکایات خیر النساء</p>
--	--

مستند

<p>سنو مومنو یہ روایت صحیح کہ اک روز شیر خدا نے عجیب کہا فاطمہ نے کہ شیر خدا ہوا ہے جو ہوگا قیامت تلک علی سے بیان کہ جی جب بتول بٹھا کر اٹھیں بو کے خیر البشر علی نے کہا آپ کھولیں زبان بتول و علی عین جو تھی گفتگو</p>	<p>کہ عمار یا سر ہے راوی فصیح گئے حضرت فاطمہ کے قریب جو بیٹھو تو تم سے کہوں ماجرا بیان میں کروں تم سے وہ یک یک گئے اڑھ کے حیدر حضور رسول کہو کچھ خبر یا سنو کچھ خبر کہ تاج بیان ہے تمہارا بیان وہ خیر البشر نے کہی مو بہرہ</p>
---	--

<p>مرے نور سے کیا ہے نور بتول مرے نور سے ہو نہیں شک ذرا کیا سجدہ شکر رب العباد کیا فاطمہ نے کہ اسے حق شناس جوینے کہا تھا وہ سب کہہ دیا لگے پھر یہ کہتے وہ جان سول وہ پڑھتا تھا تسبیح رب غفور کیا پھر مرے نور نے اوسمین گھر پڑھا حسن سے نور جمال بہشت سوئے گلشن خلد رونق فزا ایا اور نبی نے تنا دل کیا ملا صلب احمد میں دسکو مکان کیا بیٹے دنیا میں آخر ظہور گذشتہ سے آئندہ سو باخبر ہوئی خوش نہایت امام نکو کہ وہ نور سے نور کا ساتھ تھا یہ معنی ہیں نور اعلیٰ نور کے</p>	<p>علیؑ نے کہا اسے جناب سول نبی نے کہا نور خیر النساء یہ منکر علیؑ ہو گئے شاد شاد پھر آنے وہاں سے جو زہرا کو پاں گئے تم حضور رسول خدا علیؑ نے کہا راستہ اسے بتول کہ یا لوالحسن جب بنا میرا نور شجر ایک تھا غلدین بارور یہ روشن ہوا وہ نہال بہشت ہوئی لیل اسری میں بیت تیرا دس شجر کا حکم خدا مر نور تھا جو امانت وہاں پھر آیا جو رحم غنیبہ میں نور شروع ولادت سے ہو قن بلور سنی فاطمہ سے جو یہ گفتگو حقیقت میں ج و نون کا کیا ساتھ ہویدا ہے نزدیک جمہور کے</p>
---	--

روایت یہ جاہری کی ہے رقم
ستم دیدہ خب النساء فاطمہ
اوٹھا کر ہزاروں غم بیکران
زمانے میں محشر بپا ہو گیا
دلوان پر بھولی کثرت بیچ دیا
چوتھی خادمہ امین بنام
نیانی نہ کھانے سے تھا اوٹھو گا
کبھی رد اوٹھی گاہ فریاد کی
دیتے ہیں ہستے کی اب میں نہیں
کردن لہجہ بیان سکونت قبول
کیا اوٹھنے کے کو آخر سفر
ہوئی ایک مٹر لڑی ویسی پیش
فلت ہر سے سب جہان گرم تھا
ہوئے تشدد لب اسقدر دلگداز
ہوئے جبکہ مایوس وہ درد مند
وہا کی خدا سے کہ رب عزیز
نہیں لب کیا ہر نہ ہر اسیر
وہ نہ ہر اسے جسے داغ قلق
بھردن فاطمہ کی کنیزی کا دم

کہ جب نصیحت احمد مستر م
گرفتار دام بلا فاطمہ
گنہگار فانی سے سوئے جہان
جہان سارا ماتم سہرا ہو گیا
ہوا خانہ ویران بدبخت اداس
نظر آتی تھی صبح بھی اوٹھو شام
بس انسو بہانے سے تھا اوٹھو گا
قسم اوٹھنے اسیات پر یاد کی
مکان خاک ہوا ٹھ گیا جبین
کہ خالی ہر جائے جناب بتول
پریشان کئے بال خستہ حشر
کہ دل شکنی سے ہوا ریش ریش
زمین گرم تھی آسمان گرم تھا
کہ ہو ٹھونپہ دم آگیا ایک بار
کو ہاتھ گردون کے جانب بلند
مگر میں نہیں فاطمہ کی کنیز
مگر ساتھ پیسے نہیں آسپا
وہ نہ ہر اچھی جان محبوبتی
نکلنے سے دم پیاس سے ہے ستم

یہ فاطمہ پیاس کا موعلاج
کہ اعجاز زہرا ہوا آشکار
پھر آب کو تر سے اک دلو آب
فلکی ادسکو پھر سات دتک نے بیان
کیتری اد سے عین معراج تھی
دم گری مہر نصف النہار
اد سے پیاس معلوم ہوتی نہ تھی

خدایا نہ رکھ مجھ کو محروم آج
دعا کر رہے تھے ابھی دلفگار
سے خاک اور افلاک سے شتاب
ہوئے سیر اس درجہ وہ حق نشان
نہ کھانے نہ پانکے محتاج تھے
کوئی بھیجتا تھا اگر بسہ کار
مشقت وہ مفہوم ہوتی نہ تھی

معجزہ

بچشم بصیرت کرد اسکو گوش
میسر نہ آیا بنی کو طعام
وہ اک گردہ نان کو محتاج تھے
کہین بھی نیا یا نشان غذا
ترے گھر میں ہی کچھ ترہ یا طعام
کروں ادس غذا سہ کچھ کا علاج
خدا آپکی بھوک پر میری جان
گرستہ بہشتیں جہنمیں
چلے بھوک سے تھے نہایت ملول
کہ تھی صاحب فہم و ہوش و تیز
کہ خالی نہیں ہے ملاقات کچھ

روایت ہے جابر سے اہل ہوش
کہ گذری کئی روز جو صبح و شام
جو خود مالک وحی و معراج تھے
گئے نہ محل میں رسول خدا
کیا فاطمہ سے یہ اگر کلام
کہ ہے مجھ پر غالب بہت بھوک
کہ فاطمہ نے ترہ ہے نہ نان
بیان فاطمہ سے ای رسول نہ من
غرض گھر سے زہرا کی بھی وہ رسول
کہ اسپین کوئی فاطمہ کی کسبیر
چنے فاطمہ لائے سوغات کچھ

وہ تحفہ تھا اتنا سنا اب بیان
وہ تحفہ غفر تھا یا برگ سبتر
کیا فاطمہ نے وہ ہدیہ قبول
وہ ہدیہ تہ کا سہ پہمان کیا
کہا گو کہ بھوکے ہوں میں بھی کمال
نہیں ہے غم اسکا خدا ہو گواہ
حسین و حسن کو بلا کر کہا
یو لا لا و محبوب اللہ کو
یو لا لا ہے جسدم حسین و حسن
کیا فاطمہ نے بیان اوسو حال
اودھر تم سدھارے رسول نام
اوٹھالائی زہرہ تو دیکھا یہ حال
کہا ہو خدا کی طرف سو یہ بات
علی کو کیا مصطفیٰ نے طلب
جناب قبول حسین و حسن
ہوے سیر سب یہ ذوی الاحرام
جو ہمسائی تھے پھر یو لایا انھیں
نہایت غنی تھے خدا کی جناب

بس اک پرچہ گوشت دو قرص نان
کہ تحفہ ہے درویش کا برگ سبتر
نہان کر کے رکھا براے رسول
بہت شکر خلاق نیردان کیا
حسین و حسن کا ہے تغیر حال
مقدم میں سب سحر سالت پتاہ
کہ جاؤ حضور رسول خدا
بلا لا و دین کے شہنشاہ کو
ہوئی اجلوہ فرما رسول میں
کہ ظاہر ہوئی قدرت ذوالجلال
اودھر چکھو کھچا جسدا سے طحام
بہت طرہ کیا تھا وہ رزق محال
کیا سجد و خصال کا لیتا
ہوئی انجمن نہ محل سب کے سب
اودھر خود جناب رسول میں
ہوا کم نہ لیکن ذرا وہ طحام
بچوئی وہ کھانا کھلایا انھیں
جسے چاہے وہ رزق و عیال

منجھڑ

کتاب مالی میں بیرون قسم
مفسر ہے اس نقل کا ابو سعید
علی حجت حق اسام خدا
نہ تھی ہو کہ ہے لیکہ حضرت کوتاہ
کہا فاطمہ نے کہ اسے محترم
نہیں آجکی صبح غلطی طعام
زمانے میں ورنہ کی تکلیف تھی
میسر ہو ہو تو کچھ کچھ غندا
چھپاتی تھی اطفال سہی بھی طعام
علی نے کہا کیوں نہ مجھ سے کہا
دیا فاطمہ نے یہ اد نکو جواب
بھلا تمکو تکلیف دینے میں کیا
چلا سر جھکا کر وہ شیر کریم
کہیں سے لیا ایک و پیار قرظ
سے اد نکو مقدار اٹھائے راہ
پیسے میں دو پے ہوئے ہو ہو
کہا اے برادر کہ ہر کا ہر قصہ
نہ کہیںج اتنی تکلیف جا گھر شباب
جو نکلا ہو اسوقت کیا کام ہے

لکھا شیخ طوسی نے اے محترم
کہ اگر روز شیر خدا سے مجید
گرسنہ گئی پیش خیر النسا
کہا کچھ ہو چکا ضرور لاؤ شباب
مجھے مسطفیٰ ووصی کی قسم
کہ حاضر گردن میں حضور امام
و گریہ فاسے میں تقریب ہے
میں لائی تھی خدمت میں یا فری
کہ سب مقدم ہو تم یا امام
کہ تدبیر کرتا میں خیر النسا
تہمین مقدرت تھی کہان پو تراب
کہ مانع ہوئی مجھ کو شرم و حیا
فقط تھا فوق خداے عظیم
کہ ہر شرع میں فکر اطفال ورض
حرارت کی شدت سے حالت تباہ
نہ تھی ضعف سے طاقت گفتگو
کہیں کا ارادہ کہ گھر کا ہے قصد
بہت قریب ہے شدت آفتاب
لکر کوئی بھگو بڑا کام ہے

وہ بولتا کہ کچھ پوچھیے میرا حال
 متعجب ہوئے وہ امام زمان
 خدا کی قسم گرسنتھیں عیال
 ہوا اشتہا سے جو آرام دور
 یہہ احوال سنکر یہ کہ امام
 سوئے دو تونچ اوقت دم سرد
 علیؑ نے کہا ہویہ میرا بھی حال
 ملا ہے مگر ایک دینار قرض
 اسے لیکے کر صرف قوت عیال
 نہ لینا تھا وہ پیر علیؑ نے دیا
 محب پر تو ایسی عنایت ہوئی
 کہ گھبریں نہ وہ شاہ والا گئے
 گئے ظہر کے وقت سردان علیؑ
 جو طاعت سے فارغ ہو مصطفیٰ
 معینہ اولین بن تھا وہ ناظر
 اور شہ نشی اور چلے ساتھ ساتھ
 دیا مصطفیٰ نے جواب سلام
 کہ ہویا علیؑ یاس تیرے غذا
 نہایت ہوا مرتضیٰ کو حجاب

نہ کیجیے مرے حال سو کچھ سوال
 کیا اوئے مفید اذکے یونیاں
 یہاں تک کہ باقی نہیں کوئی حال
 پڑا بچو گھر سے تھکتا ضرور
 کہ تیرہو گئی ریش اقدس تمام
 ملا خوب ہمہ درد ہمہ درد
 کہ طفل میرے گرسنتھ کمال
 سو تیری اعانت ہوا بچوئے فرما
 ہمارا بھی رزاق ہے ذوالجلال
 ہوا جیٹر حسہ وصی نے دیا
 مگر اونکو زہرا سے خجالت ہوئی
 سوئے خانہ حق نقاسہ گئے
 یہاں تک کہ مغرب ہی شہ زہرا
 تو ہوئی اے سوئے مر تھے
 اشارہ کیا پاؤں سے امکیار
 جو بیٹھے اوٹھائیں تسلیم ہاتھ
 علیؑ سے کیا پھر یہ شہ زہرا
 کہ ہمان ہوں میں آج کی شب
 نہ حضرت کو کچھ دے سکے وہ جواب

نبیؐ نے کہا کہیے لاؤ انھیں
 خدا نے یہ دی تھی نبیؐ کو خیر
 مگر تم ہو مہمان شیر خدا
 محمدؐ اور بھائی اور لیا اونکو ساتھ
 چلے خانہ فاطمہؑ کو رسولؐ
 جو بچے تو دیکھا عجب ماجرا
 طعام لہذا دہین بچہ خوشگوار
 سنی فاطمہؑ نے صد رسولؐ
 جواب سلام اونکو شہ نے دیا
 ہوا حکم کیونکر ہوئی تنکو شام
 نبیؐ نے کہا کچھ ہی حاضر غذا
 او بھئی فاطمہؑ شاد دل کر دیا
 علیؑ کو تعجب ہوا اسقدر
 کہا فاطمہؑ نے یہ شیر عرب
 علیؑ نے کہا میں تعجب میں ہوں
 کہا تھا میں نہیں کچھ طعام
 کہا ہے یہ کاسہ تمھیں اب بلا
 او بھایا سوے چرخ رہرائی سر
 خدا کی جو کھائی تھی میں نے قسم

وہ بولے کہ میں سخت محبوب ہوں
 کہ ہے فاقہ دودن سے نہ ہر کو کھر
 خدا پر ہے سامان شیر خدا
 عنایت سے کھا ہاتھ میں اونکا ہاتھ
 عبادت میں مشغول تھیں یہاں تہل
 کہ ہو پشت زہرا وہ کاسہ دھرا
 سیر کاسہ کرم پیدا بخار
 او بھائی تسلیم دست بتول
 عنایت سے دختر کو ممنون کیا
 وہ بولیں کہ ہی شکر رب کا مقام
 کہ غلبہ ہے اسدم بھی بھوک کا
 وہ کاسہ حضور نبیؐ دھرو پا
 سوے فاطمہؑ کی شدت نظر
 نہیں میں سزاوار غنیمت غضب
 ابھی تھے کھائی تھی ہمے قسم
 اگر گھر میں ہے تو خدا کا ہونا
 کہ لائیں حضور رسول خدا
 کہ آگاہ ہے خالق بحر و بر
 وہ حق تھی وہ حق ای امیر ائم

علی نے کہا یہ طحسان نکو
نزدیکیانہ بیتہ سنا آج تک
محمد نے اس وقت شفقت کرنا
کہا یا علی جانتے کیا فرمایا
غرض یہ کہ وہ اس ایک سار کا
نہایت پڑی ہو خدا کی جناب
یہ کہتے ہیں باقر علیہ السلام
اس سے سب سے اک ماہ کھایا ہم
کرین کس طرح شکر خالق بیان
غیاں ہونے قائم علیہ السلام

کہ حسین ہے اس طرح کی زندگی و لو
نہیں دیکھی ایسی غذا آج تک
دیکھی دو لون شاناو تیرہ حیدر ہاتھ
یہ تم پر ہے لطف خدا آمین
کیا تم نے مقدار کو جو عطا
کہ دیتا ہے وہ روزے عجیب
کہ بھیجا تھا رازق نے جو وہ طعام
وہ کاسہ نہوتا تھا زہار کم
وہ کاسہ ہوا اب تک ہمار بیان
تبادل کرینگے اسی میں طعام

منقولہ

روایت ہے بقرہ بن سو رقم
سوئے خانہ آئے تو دیکھا چال
حکایت ہوادشتہ یاس سے
انگی کہنے حیدر سے خیر النساء
اسے لیکے عج سے کر دیکھیے
کر دیکر چائے توقف نہیں
چلے لیکے حیدر روئے بتول
انہی اک یہودی کے گھر مرتضیٰ

گہ اکدن علی بادشاہ امم
کہ ہوئی میں سب کو دک خود سال
بن آئی نہ تدبیر افلاس سے
کہ حاضر می یا علی ہے روا
حصول آج تھوڑے جیسے جو کیجیے
کہ اطفال کا فاقہ ٹوٹے کہیں
کہ ہوا اس سر زق شبنہ حصول
نکدہان خیر البشر مرتضیٰ

رواکی کرو آپ نے جو لکے
یہودی جو حضرت سے خدمت ہوا
ہوئی روشنی روز کی جب تمام
عجب نور حجرے میں آیا نظر
ہوئے سخت حیران یہ وہ زمین کہا
انہی کہان سے یہ سامان ہوا
اگلی اپنے شوہر کو دی یہ تیر
ہوا کو کس بخت خاطر فروز
یہودی کو تیر وہ روا تھی نہ یاد
یہودی کو تیر عجب روشنی
یہودی کو تیر وہ روا تھی نہ یاد
یہودی کو تیر عجب روشنی
یہودی کو تیر وہ روا تھی نہ یاد
یہودی کو تیر عجب روشنی
یہودی کو تیر وہ روا تھی نہ یاد
یہودی کو تیر عجب روشنی
یہودی کو تیر وہ روا تھی نہ یاد

کئے کام جو سب خدا کر کے
کسی حجرے میں بھاگے رکھی
تو دان او سکی زوہد گئی قریب
کہ روشن تھا مانتہ ہرج
یہ کیا باجیا ہو یہ کیا ماج
کہ یوں بجم اقبال تابان ہوا
کہ نور خدا داد ہے جلوہ
شب تار حجرے میں شبنم
جو حجرے میں پڑ گیا براس
کہ تھی روز کی وقت شب
کہ حجرہ تھا خلوت کہ کوہ طہ
وہ جلوہ ہوا او سیکو شمع
کہ وہ مردم قوم استی تھے
تو ادائے بھی طالع ہو رہا
رہے قیصر بیت رسول الہ
نقد سے نہ رہا کہ ایان

معنی

روایت ہے یہاں سے اہل ہوش
بیان ہی یہ او سکا میں یکدن کہا
سنو صدق دل سو کرد گرم
سوئے خانہ و خستہ مشہ

اودھر آسیا پینستی تھی بتول
 کت دست زخمی لہو کھاروان
 بھالی وہ محنت کو فرما نیچے
 کہ سلمان بہنیں تھبو مکمل حال
 تو نیت بنی دیر سے دن تمام
 پیہر کے ارشاد پر ہے عمل
 کسی کام کا ہوں میں امیدوار
 کہ آرام ہو تم کو کچھ کچھ حصول
 تولی خدمت گردن اسبیا
 بہلتی ہیں اچھی طرح شیر خوار
 لیا کو دین آگیا اوسکو چین
 تو مسجد سے آئی صدا اذان
 پڑھی اکے مسجد میں سینے نماز
 ید اللہ سے احوال زیر تمام
 ہو میں چشمہ سان شہ کی انکسیر آب
 پھر آئے وہاں سے بہت شادمان
 گئی مثل شبنم پھرے مثل گل
 عیان تم پر تیر خفی د جلی
 پھرے وان کر ہنستے ہو کیا

حسین اس طرف ناہ کشتی ملول
 عجیب حال نیت رسول زمان
 لہا میں نے فضلہ کو بلو ایسے
 لہا فاطمہ نے جواب سوال
 اگر فضلہ ایک روز گرتی ہو کام
 مری آج فضلہ کی یاری تھی کل
 مائیں میں بھی ہوں خد متگذار
 بھلاؤں اس طفل کو اتری تول
 وہ یوں ہیں ہی ہر جو تیری رضا
 کہ مشہور عالم ہی مادر کا پیار
 گئی فاطمہ کو کھٹکے سو حسین
 میں چلی لگا پیسے جب وہاں
 ادھان میں پئے طاعت بے نیاز
 کیا میںے اظہار بعد سلام
 رہی شکے باقی نہ حیدر کو تاب
 پریشان ہو گھر کو حیدر روان
 وہ آرایش گلشن خرد و کل
 حیدر نے اوفسے کہا یا علی
 کہ گھر کو تم یا ہے بند عتب

کہا مرقی نے کہ خیر البشر
 کہ تھی خواب میں نبی خیر الورا
 بلند آسیا سے صدا خود بخود
 رسول خدا نے تبسم کیا
 خدا نے مقرر کئے میں ملک
 فجب ہوا اس میں کیا ضرور
 دیے کیسے کیسے ہمیں اختیار
 جو یہ ایک مومے بدن ہوزبان
 حقیقت میں مال جہان خاک ہے

عجب حال کھر جانے آیا لطر
 حسین اوسکے سینہ پہ رونق نزا
 کہ گردش میں تھی آسیا خود بخود
 علی سے پھر اوسدم تکلم کیا
 معین آل احمد کی محشر ننگ
 ملک کوئی خدمت ہو گا ضرور
 سیاسی خدا نے جہان ہندو
 تو شمشہ نہوشکر رب کا بیان
 خدا نے جہان آفرین پاک ہے

فصل چہارم در ذکر بعض معجزات امام ہدای
 قرة العین محمد مصطفیٰ پارہ جگر مرقی مام حسن
 بحسب علی الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والتنا

امام حسن سبط خیر الامام
 عیان او پنہ سخری و علی
 اامت کو دریا میں لیتا کھر
 حدیثوں میں ہم رتبہ ہو تراب
 ملی فیض اللہ سے متصل

علیہ التحیۃ علیہ السلام
 امام زمان ہونچہ لحد علی
 خلافت کے گلشن ہونچہ تازہ شہر
 پیغمبر کے مانند علم کتاب
 جو تفسیر سینہ تو قرآن ہے دل

ازل سے ابد تک جو گزریگاں
عیانِ رفعت شاہِ عالی جناب
وہ دریائے رحمت، بحرِ علوم
ضیاءِ بخشِ عینِ صوم و صلوات
عبادت کا حضرت کی قصہ دراز
سب احوال زہدِ شہِ بحر و بر
علیٰ کی طرح مین و صیٰ نبیؐ
محمدؐ سے جو مرتضیٰ کو ملا
کر امت سے حضرت سرِ فراز تھے
ہونے اور نکلے صد سوزِ اناںِ دُوب
وسیلہ ہوئے جب شہِ دینِ بیاہ
نئی زیب دی باغِ ایجا دو گو
گلِ باغِ اسلام رک امام
مسیحیٰ عالمِ وقت سخن
جلایا ہدایت کا ایسا چراغ
بیادِ دلاورِ امامِ مبین
اونھیں سے ہوا بادِ حکمت کا گھر
وہی مالکِ رتبہ مرتضیٰ
وہی داعیِ شرع پروردگار

وہ معلوم حضرت کو لے قیل و قال
اذانِ نوبتِ شاہِ عالی جناب
دو عالم مبین ہد و عبادت کی ہر دم
روان اوٹنے بحرِ جنِ حسن کو ات
قلم بن گیا لکھ کے رنگِ نماز
قلم آنے لکھا لوحِ محفوظ پر
علیؑ کے مین یہ جانشینِ وصی
علیؑ سے وہ سب محبتی کو ملا
علیؑ کی طرح اونہیں اعجاز تھے
چھپے اور نکلے خاطر سرِ سبِ عیوب
تو سچے کئی مجرموں کے گناہ
کیا بار درِ سنبل ارشاد کو
علمِ دین کا قبر شاہِ انام
حسن پر ہوا ختمِ خلقِ حسن
کہ دلِ مومنوں کے ہو باغِ باغ
قوی اونکے بازو سرِ شہِ دین
اونھیں سے ہو روشن شہِ نعت کا گھر
وہی جالسِ مسندِ مصطفیٰ
وہی حجتِ قاطع کردگار

یہ سب کچھ
میں نے اپنے
مذہب کے
مفسرین سے
سنا ہے

خدا نے اونھیں پاک و ظاہر کیا
وہ حق تھا جو ارشاد اودھنے ہوا
جیسے قیصر سلطان عادل ملا
اطاعت کا جس نے ارادہ کیا
محبت کلید ریاض نعیم
پیر اکفرین آونکے ڈر سے خلل +
کرم سے کئے دور آتا رکھ کر
عجب روبرو تھا خاص قہار کا
چلا زور کفار اودھنے نہ خاک
محب لائق سیر باغ ثواب
محبت سوا کی جسے کام ہے
متانت کے آگے ہو کر وہ گاہ
عطا وہ جہان بے زاید حساب
ہر نبی و غاموسی طور حسم
رہے خواں الطاف شاہ اتام
جوئے نام بیمار پائے شفا
وہ یاد اسطہ حق تھے سن لے دعا
تجارت سورتیاد ہر شیر نر
کیونکہ جابرین نے بہت اونچیر

تھان گنج قدرت تھا ظاہر کیا
خدا کا گھر آباد اودھنے ہوا
اودھنے گنج ایمان کامل ملا
ثواب اودھنے حق نے زیادہ کیا
عداوت نجارات ناز جہیم
گرے بتکد دن بن صنم شہر کھل
نیکھی بارش لطف سے ناز کفر
جگر آب ہوتا تھا اشہر ار کا
ہوئی ڈر کے فرعون طینت ملاک
عدو قابل کر زنا رعداب
نجیر عافیت اودھنے انجام ہے
سخاوت کے آگے ہو کر یا بھی چاہ
ضیادہ کہ ذرہ جہان آفتاب
عجیان جہیم پاک سے نور علم
رہے دعوت اسلام کی سچ شاہ
کرے یاد قیدی ہو غم سورتیاد
لیا نام زائل ہوئی ہر بلا
شجاعت پئے تیغ فاقہ سیر
نہ ناز اکبھی دم زبے ضیاد و صبر

<p>غضب آپکا قہر خالق کا جوش لیکن خانہ خستہ المانیا جو کی صلح اسمین بھی منفعت بجاتھا اگر جنگ کا تھا پیام مناسب ہوئی کام سب شاہ سہ نصین کی نہ اوسیر ہوئی کم جفا یہ وہی اوسے جعدہ کو تھیں زر ہوا زہر سے جان احمد ملک ستم سے اوشیں شتہ ستم کیا نہ بہتر مگر کینہ خواہی ہوئی کروں حال خلعت پہلا کیا بیان</p>	<p>ہمیشہ رہے صبر سے پر جوش دم تیر شمشیر شیر خدا کہ کار خدا کب ہو بے مصلحت جہان صلح کے صلح کا تھا مقام جو کی صلح تو حکم اللہ سے مدینے کامردان کو حاکم کیا کہ الماس بدعت ہوا کار گر جگر مرقی کا ہوا چاک چاک بظاہر ستم کرنے ماتم کیا کہ حاصل دیر دسیا ہی ہوئی سنو معجزات امام زمان</p>
--	---

معجزہ

<p>زہے قطبے او ندے معتمد وہ کرتا ہوا ب اسطر جسے سخن کوئی مرد مورت تھا جسکا نہ میر مگر صاحب عقل کامل نہ تھا ہوا قافلے کا کسی جاگ زر کنارے پر خرما کو تھو کچھ درخت بچھا فرش حضرت کا زیر سیر</p>	<p>بیان جسکا ہوا دیون میں سند میان سفر حق امام حسن وہ حضرت کے ہمراہ تھا گرم سیر حسن کی امامت کا قافل نہ تھا فروکش ہوا ساحل بحر ویر کہ بے برگ و پتھر وہ خشکی سخت ہوئے جلوہ فرما تہ سجہ ویر</p>
---	---

<p>اوسى جاسے ترویک و تراوہ مرد کہا اوسنے کہ سیر ہوتے تنجیر بیہ ستر کہ اشارہ والا نے تب کہا اوسنے یا انشاہ نے کی دعا اوکھی دست حضرت سورسے سمان زہے فیض اعجب از شاہ ہدا ہوا سیر پتہ ہویدا ہو سکے پتہ سبکے میوے سے ہر شاد کام شتریان بھی تھا اوس سفر جی ساتھ امام زمان کو بیہ طعہ دیا کہاشہ نے یہ سحر و جادو نہیں دعا آل محمد کی ہے مستجاب غرض ہاں چنے کے اتنے طب عجیب فیض آل نبی عام ہیں</p>	<p>فطرتی اوسکو جو وہ نخل زرد تو ملتی مجھے کیسے کیسے ثمر کہ رکھتا ہوں تو آرزو کے رطب بدرگاہ خلاق ارض و سما نہ سمجھا مگر وہ حسن کی زبان کہ اک نخل سر سبز فوراً ہوا رطب اوس سے شاداب پیدا ہوا بھر ادا میں حرص عالم تمام لئے جاے تشنیع کافر کے ہاتھ خدا کی قسم سحر تھے کیا حقیقت سے واقف ذرا تو نہیں کہ ہے سیدہ یروید خدا کی جناب ہوا سیر وہ قافلہ سب کا سب بیہ بیشک اُمہ کے سبک گام ہیں</p>
---	---

مختصر

<p>سنو بیہ روایت کہ ہے مختصر کہ مکے سے تھے پاپیادہ روان ہوئے منبر لہن یک قلم کر گئے کہ اسبکے یا شاہ دین ہو سوار</p>	<p>۲ رہا منہم ہو روح غیر البشر دیکھنے کی بجانب شہ انس و جان تو پاس سے مہار کہ ورم کہ گئے کہ اب پاؤں پر سبجہ ورم اٹھارے</p>
--	---

کیا شہ نے ارشاد حاجت نہیں
یقین ہو کہ یہ قلع ہوگی یہ راہ
چو لائیگا روغن وہ میرے حضور
ضرور اوس سے روغن لیا جائیے
کوئی شخص حضرت کے ہمراہ تھا
کہ دیران ہو یہ منزل سخت گوش
غرض راہ جب طے ہوئی چند میل
سیا ہی ہوئی دور سے جی بیان
کہ جاڑو کے روغن اگر دے تو لے
جو خادم گیا دوڑ کر اوس کے پاس
کہ کسے لیے ہے یہ روغن طلب
وہ بولا حسن خرد و نامور
کہا اوسے لیچل مجھے اوس کو پاس
یہ کہہ کر جو بہت قریب امام
کہا شہ سے نتیجہ ہوں میں آپکا
مگر تم سے ہو یہ مری احتیاج
خدا سے کہو دے مجھے اک پیر
امامان بن کی کرے پیروی
کہا شاہ نے دیکھ تو جائے گھر

ابھی بھکواتی اذیت نہیں
فطر آئیگا ایک مرد سیاہ
علیج اس درم کا وہ ہو گا ضرور
جو قیمت وہ مانگے دیا جاوے
بہت اوسنے سکر تجب کیا
کہاں اس جگہ کوئی روغن فروش
ہوئی اوسکے آنے کی پیدا دلیل
کیا ایک خادم سے شہ نے بیان
طلب جو وہ قیمت کرے اوسکو
تو کہتے لگا اوس سے وہ حق شناس
بیان کرتا اوسکا نام و نسب
نبی جسکا جد ہے علی ہے پیر
کرے ذرہ خورشید سے اقتباس
ادب سے کیا اوسنے شہ کو سلام
بہا بھکوروغن کے درکار کیا
کہ ہو دروزہ میری زوجہ کو آج
کہ ہو شیخہ آل خیر البشر
مگر اوسکی خلقت بھی ہو ستوی
دیا حق نے ایسا ہی بھکوروغن

کیا اپنے گھر کی طرف وہ شباب و عاتقہ کی دس کے کتے لگا بہت کر کے شکر و سپاس امام امام و د عالم نے روغن لینا	اوسے کچھ آیا حضور جناب بھینہ ہوا وہ جوار شاو تھا وہ روغن کیا تدر شاہ اماء لگا پورم پر تو اصلانہ تھا
--	--

معجزہ

روایت کے قابل تو آیت ہے یہ کہ کوئے میں اکدن جناب امیر سیر شکار رونق افروز تھے کہ اک مر آیا حضور جناب رغبت ہوں بن آئی یا امام کہا تھے نے ہی یہ سخن برخلاف نہ اس شہر کا رہنے والا ہو تو ولیکن جو گذرا ہو سن مجھے حال سائل کئے تھے جو مغز علوم یزید سیہ رو کا ہے جو پدیر مسائل کی کیا اوسکو معلوم کہ تجھ کو سکھا کر روانہ کیا وہی پوچھنے مجھ سے آیا ہے تو کیا اوسنے اقرار ہی ہے امام	حکایت کے قابل حکایت ہے یہ ہوا جیسے اسلام رونق پذیر زمین آسمان فتح اندر تھے کیا اوسنے شیر خدا سوشا کہ میرا اسی شہر میں ہو مقام بیان کرنے اتنا سر اسر خلا نہ کچھ من قبیل رعایا ہے تو کے جھوٹ مجھ سے کوئی کیا جا نہ تھا اوسنے آگاہ سلطان ام ہوئے اوسکے وصف کئی معجز پر العجب سوچھا یہ تازہ فریب نیا جیلہ گرنے یہاں کیا اوسے کا سکھایا پڑھایا ہو تو کہا راز پوشیدہ تھے تمام
--	--

نہ تھا کوئی آگاہ اس دربار سے
 کہا شاہ نے خیر کہ اب شباب
 حسن کی طرف وہ مخاطب ہوا
 بیان خود میں کرتا ہوں تشریف
 سوال اسچوان ہو یہ پہلا ترا
 سوال دوم یہ کہ یہ بعد چند
 سوال سوم یہ کہ کتنا ہر فرق
 چہارم یہ بیشک ہو تیرا سوال
 سوال ۵ جو ان ہے یہ پنجم ترا
 سوال ششم کا بھی ہو یہ بیان
 کہ دس چہرین ہیں اس جہان میں
 بیان کر چکے جب شہ خوشفصال
 امام حسن سبط خیر البشر
 ہوئے محل لبے یہ گوہر نشان
 کہ ان حال میں حق و باطل کا کیا
 جو دیکھ آگے تھے اپنی حق و سکو جان
 سمارض کا بعد معلوم ہے
 کروں دوسری بات سو بھی خبر
 جو ہر طالب دہری غرب و شرق

ہوا تمکو معلوم اعجاز سے
 حسین و حسن تجھکو دینگے جواب
 کہا شاہ نے کہ توقف ذرا
 کہ معلوم ہو مجھکو پوشیدہ حال
 کہ ہے حق و باطل میں کیا فاصلہ
 میان زمین و سما، بلند
 میان حد مغرب و حد شرق
 کہ قوس قرم کیا کہ لجاے حال
 تخت میں ظاہر علامت ہے کیا
 بتاتا ہوں او سکا میں تجھ کو نشان
 کہ بعض و نہیں ہو بعض سو سخت تر
 کہا آؤ سنئے سچ ہو ہی میں سوال
 وہ مثل علی عالم بحر و بر
 جواب ان سوالوں کا سن اسچوان
 کہ ہر چار انگشت کا فاصلہ
 بہت باطل و لغو سنتے ہیں کان
 بمقدار نفرین مظلوم ہے
 یہ دوری ہو مقدار مد نظر
 میں اظہار کرتا ہوں و سکا بھی

یہ مقدار روشن ہو سکے حسب
جو قوس قریح کا ہو منظور حال
قرح نام شیطان مردود ہے
نکہ اسکو قوس قریح ہو خطا
فراوانی ررق کا ہے نشان
نشان مخمشت کردین بیان
ظاہرہ کرین گراوسے فرد فرد
کرین اس جگہ انتظار بلوغ
رج جہیل اس علم سے زد و ہے
جو حالیض ہو اور لیستان بلبلند
جو اسپر بھی ممکن ہو نمچہ متینر
اگر بول ہو راستی سوردان
وگر اشتہر کی صورت ہو بول
وہ دس چیزیں بھی کچھ نہیں نایدید
کرد غور ہے سخت پتھر اگر
یہ ہی سخت جو چیز ہے آہستی
کین سخت آہن تو ہو مار گرم
سوا آگ سے آب ہے سخت کوئن
کیدن آب ہی سخت تر ہے سحاب

سمجھ سیر یکروزہ آفتاب
بین تیاہون وہ بھی بجا سوال
کتب میں سند اسکی موجود ہے
نہیں قوس شیطان یہ قوس
برائے جہان غرق سی و امان
ہوید اپون و تونکے حسین نشان
نجانین کہ یہ شخص نہ ہو کہ مرد
کہ داخل ہو جب زور کا بلوغ
اگر محکم ہو تو وہ مرد ہے
فصور کرین او سکوزن ہوشمند
علامت ہو ابلی و بھلی و غیر
تو سمجھو کہ یہ مرد ہے بیگان
تو دن ہے وہ زن ہے فیصل ہو قل
کہ میں بعض سی بعض سخت و شدید
تو آہن کہیں اوس سے ہے سخت تر
کہ آہن سے ممکن ہے خار اکنی
کہ آہن کو کرتی ہو کلخن میں نرم
کہ آتش کو کرتا ہی پانی خموش
کہ حکم او سکا جاری ہو بالآب

کہیں کہ اس سے سخت تر ہے ہوا ہر اسے بھی ہے سخت تر وہ ملک کہیں وہ ملک اس ملک سے سوا سوا قاضی روح سے ہے اجل اجل سے سوا سخت رب و دود	کہ دیتی ہو جنبش او سے جا بجا کہ یہ آؤ سکے فرمان میں آج تک جسے عمدہ ہو قبض ارجح کا کہ اس سے ہو اسکی بقا میں غل کہ ہو حکم حق سے اجل کا دود
--	--

منجھڑ

بن شہر آنویب سے ہے بیان وہ سفیان کہ اول ہو لفظ ابو کہ احمد سے پہری شفاعت کرد کیا تفسی نے نہ ہر گز قبول خدا مان تھی پروگے باہر حسن تقلاً چاروہ ماہ تھی وہ جناب کہا آؤ سنے پڑ کے اگر قرین خدا نے تھیں دی ہو قدر رفیع جناب حسن آئے اس کے قریب غضبناک تھا سبط شاہ حجاز لیا بینی و ریش کا نہ کو تھا م کھلی قدرت حق سے ادنی زمان مقرر ہو کے کر حلایا بیان قبول	مدینہ میں آیا جو ہر امان کیا حجت اللہ کے رو سرد امان پاؤں ایسی اعانت کرد ایس پر وہ تہین وہاں جتا قبول گستاخین جیسی نسیم چین مہ چاروہ کو تھا لیکن حجاب کہ اے دختر خاتم المرسلین حسن کو کرو میرے حق میں شفیع ہوا جلوہ گر باجراے عجیب غضب سے کیے ہاتھ دونوں دراز وہ عاجز ہوا پیش ابن امام فضاحت سے کرنے لگے یون یون کہ اللہ واحد ہے برحق قبول
--	--

تو البتہ تیری اعانت کروں یہ آل علی پر تھا فتنس آلہ علی نے جو دیکھا یہ سب ماجرا عجب لطف تو نے خدا یا کیا	حضور پر ہمیشہ شفاعت کروں لڑکپن میں گویا ہوئی طفل شاہ کہا اس طرح کر کے سجدہ ادا کہ آل پیغمبر کو بھیجے کیسا
--	--

روایت ہے پیش امام حسن
ہوئی جمع سب شیوہ مرتضیٰ
کیا شکوہ ظلم و جور تیرا
کہ ہم نے اوٹھائی ہی ایزد است
کیا اور سنے مسدود اپنے طہام
یہ تھوڑی ہی ظلم حیا کا رہے
یقین ہے کہ انذاکین مر جائیں گے
ہو سخت حضرت کو سکر ملال
اوٹھائے شہ دین نے سوست دعا
خدا یا یہ شیوہ میں مضطرب است
زیادہ انکو دیتا ہے ایزد امدام
یہ بیٹھا نشانی پتیر دعا
غضب طرفہ ٹوٹا یہ اسخیا مریر
گیا رفتہ رفتہ وہ گردن تلک

کہ حسن دو عالم ہے نام حسن
ہریشتی لقب شیوہ مرتضیٰ
بہی اور نکو باقی نہ تاب فساد
جفاؤں سے پائی ہے ایزد است
گھروں میں ہو ایسا ہے داہ حرام
وہ راست لینا بھی دشوار ہے
زمانے سے ہم سب گذر جائیں گے
نہر محمد کو آیا خیال
خدا سے یہ کرنے لگے التماس
اوٹھائے ہون ظلم ستمگر بہت
بس اے منتقم جلد لے انتقام
کہ ظاہر او سے دم اشم ہو گیا
وہ م آگیا او سے اہام پر
ادیت رہی وقت مردن تلک

کہا کہ آؤ سنے بہت سارے علاج ہر اک استخوان میں کے چونا ہوا خدا نے احد نے لیا انتقام جہنم میں داخل ہوا وہ شقی	مگر ضرب اللہ کا کیا علاج جو مرہم و صداد رو دونا ہوا ترپ کر ہوا وہ ستمگ تمام لعینوں میں داخل ہوا وہ شقی
--	---

معجزہ

روایت ہوا کہ وزیر اجاب شاہ ہوئے شہ سے آمادہ التماس نیرید حسین کا پدر مست ہے ہو چیتا ہے حضرت کو اوس ضرر نہ یوں صبر بہ خدا کیجئے کہا شاہ نے کہ تعلق ہے مجھے خدا سے دعا کا جو ہو اتفاق نمایاں مانے میں ہوا انقلاب ابھی ماہ ہو کہ ہم خورشید سرد مگر تھکوا لاندہم نسین یہ دعا کیا جب جس نے کہہ حق حق کلام لگا کہنے ہاں تم میں طاقت ہو یہ سنی جب یہ فقر یہ لطلان شعار کہا شہ نے ہوتا ہی کیا حرف زن	ہوئے جمع پیش شہ دین پناہ کہاے شاہ دین خسرو حق شناس نتراب تکبر سے سرمست ہے تخل مشقت پہ کیوں اس قدر سزا دیجئے کچھ سزا دیجئے کروں کیا یہی حکم حق ہے مجھے ابھی دم میں غارت ہوں دم و اتر مغرب ہوں عدا خانہ خراب ابھی مرد عورت ہو عورت ہو مرد کہ کافی ہے انکو عذاب خدا قریب انکے بیٹھا تھا کہ مرد شام حقیقت میں طرفہ کر ایت ہے یہ ہوئی ظفر آؤ سکی بہت ناگوار کہ مرد نہیں بیٹھا ہو تو کہے زن
---	--

کیا اوستے اپنی طرف جب خیال
ہوا حکم شد اوٹھ کر جاپنے گھر
زن و مرد کا ہو گا جب اجتماع
شکم سے ترے ہو گا پیدایسر
غرض تھا جو ارشاد شاہ ہدا
بشیمان ہوئے دونوں انجام کار
سوئے خدمت شاہ والا چلے
کہا اے خدمتین لون صاف صفا
بس اب رحم پر خدا کیجیے
امام حسنؑ نے جو پھر کی دعا
عجب انقلاب مقدر کیا

تو زن ہو گیا تھا شیطان حصال
ہوئی مرد و زوجہ تری لی خبر
مقرر کر لی وہ نتجہ سے جماع
ہویدایسر ہو گا غشتے مگر
اوسی حال میں ہوا مبتلا
رہ تو بہ آخر کو کی اختیار
مقدر نے جب وقت ڈالا چلے
خطایا امام و دعا لم معان
کرے رحم خالق و عا کیجیے
تو دونوں کا پھر حال اول ہوا
کیا جو لیر مان دا و رکیا

معجزہ

حکایت ہو یہ ابن عباس سے
کہ بیٹھا تھا وہ سبط خیر البشر
کہل شہ تے ہے حاملہ بے زبان
وہ رکھتا ہے معلوم ہو چکو بصید
سنی ابن عباس کے جب یہ بات
ردانہ ہوا ساتھ قصاب کے
ہوئی و سج وہ گاؤ جب اکیبار

روایت ہے یہ ابن عباس سے
کسی گاؤ مادہ کو لائے او دم
شکم میں جو آؤ سکے ہے سچ نہان
جبین و سردم یہ واع سفید
پے صدق قول شہ کائنات
دیا ہاتھ میں ہاتھ قصاب کے
شکم سے وہ سچ ہوا آشکار

<p>جو دیکھا تو خفا تھا ارشادِ تبار پھر ابن عباس حضرت کے پاس خدا نے کہا ہے یہ قرآن میں جو ہے رحم میں جانتا ہے خدا کہ شاہِ لائے صادق ہوں میں میں واقف ہو احوالِ عام سے جو پوشیدہ ہے سب ہی مد نظر</p>	<p>مسی بات تھی ہمیں بے اعتبار کہا کہ اے خسرو حق شناس یہ قرآن میں ہے یہ قرآن میں کہ تو تم یہ کیونکر یہ عقدہ کہلا کہ بے شبہ قرآن ناطق ہوں میں خداوند عالم کے احکام سے میں ہوں مخزنِ علم خیر البشر</p>
--	---

<p>نہیں صحت نقل میں کچھ کلام کہ کچھ لوگ بعدِ جناب امیر ہوئے جمع پیش امام حسن دکھا وہمیں اے معلا جناب کہ وہ حجرہ مر تھے کا علی کہا شہ کے ایمان لاؤ گے تم وہ بولا کہ ہاں پیشواے مرز پڑا تھا جو پردہ اوٹھا یا وہیں کہا شہ نے کچھ جانتے ہو نہیں کہا سب میں یہ جناب امیر ولی خدا ہو نہیں کچھ کلام</p>	<p>۸ کہ نقل میں باقر علیہ السلام وزیرِ حبیب خدا کے قدیر امام زمان سے لئے یہ سخن دکھائی تھی انجامِ جو بو تراب کہ تم میں بھی ہیں معجزات علی سر پر وہ شک اوٹھاؤ گے تم ہو سو مستعد تب امام حسن نظر آئے او میں حیدرِ مکین یہ میں کون پہچانتے ہو انھیں قیامت میں ہر ایک کے دستگیر پس مر تھی تم ہو بیشک امام</p>
--	---

دکھایا تھا رسول خدا ابو بکر کو آئے حبیب البشر نظر حیرہ حیدر آیا ہمیں سنا کیا نہیں تھنے قول خدا تھکاری نظر سے مکرنا پدید یقین ہو کو کامل ہوا یا امام	وہ ہی معجزہ جو علی سے ہوا قبائلی جو مسجد سے اوسمیں نظر وہ اعجاز تھنے دکھایا ہمیں لگے کہنے تب یوں امام ہوا کہ زندہ ہیں راہ خدا کے شہید کہا سب سے ہر راست شاہ امام
--	---

معجزہ

۴ سنو گوش دل سے بہ شیریں کلام بہت اونے کھینچا شرارت سے بظاہر یہ مصلحت آشتی مگر دل میں اس کے وہی بات تھی کہا اوشے افسے کہ ای شاہ دین کہ ختم الرسالت رسول خدا تو تخمینہ کرتے تھے اوس کے شر برابر تھکتے تھے وقت شمار وہ کرتے ہیں عوی سب اس بات بلا شبہ وہ علم شیریں ہے بنائیں کہتے شجر دین شر تبیاتی تھی اگر درختوں کے پھول	۴ یہ کہتے ہیں صادق علیہ السلام کہ تھا جو نیرید عین کا پد حسن سے مگر آخر آخر ہوئے بظاہر تو رسم ملاقات تھی کسی باغ خراب میں تھے جو یکین ہو گوش زد وہی سخن بار بار اگر دیکھتے تھے شجر بار بار بتاتے تھے ختم وہ عالی وقار تھکاری سے جو شہید ہیں اور مجتبی کہ ہی اس زمین اسماعیلین جو شہ اگر تم کو ہر علم حبیب البشر کہا شہ نے سچ ہے ولیکن رسول
---	---

یہ خریا کا جو سامنے ہے شجر
 کہ چار الف ہیں اور دانے چار
 دیا حکم اوسنے تو اوسکے شجر
 لعینوں کو کیا کیا یہاں بکولے
 کہا اوس لعینوں کے کی ہو ایک کم
 نہیں چھوٹ کا اس سخن میں اثر
 تفحص تو کر حال ہو کا عیان
 ہوئی سب کو اس بات کی تلاش
 کہ سچ تھا کلام شجر حق شناس
 کہا اوس سے تب شاہ زیب جانے
 کہ اے بد گمان شجر کو ایمان نہیں
 تیرا قول ہو جب تھا عہد رسول
 جو مد نظر ہو تو کمدون صریح
 زیاد شقی کو مجھے ہے یقین
 ترے ہاتھ سے ہو گا ظلم شدید
 شریعیان کھو کر بن کھالیں گے
 غرض جو حسن نے کہی سر گذشت

بتا ناہون تجھ کو میں اوسکے شجر
 اگر شک ہو اوس میں تو کر لے تھار
 فراہم کئے سب نے زیر شجر
 کہ چار الف اور تین دانے ہوئے
 ہوا تب یہ ارشاد شاہ امم
 خدا کی طرف سے ملی ہے خبر
 کسی نے کیا ایک دانہ نہان
 کھلی صاف چوری ہوا راز فاش
 کہ اک دانہ تھا ابن عامر کے پاس
 حسن نے امام حق آگاہ نے
 کبھی اہل بطلان مسلمان نہیں
 میں کج دک تھا کیا علم تجھ کو حصول
 کہ تجھ سے یہ افعال ہو گئے قبیح
 کر کے ملحق اپنے پدر سے لعین
 کہ ابن عدی کو کیرنگا ستید
 وہ کٹ کر تیرے شہر میں آئیں گے
 ہوئی بعد مدت وہی سر گذشت

معجزہ

روایت ہو صادق ہو امین
 اگر و صدق دے اسے تم یقین

کہ وہ مرد آئے حضور حسن
کہ شب اپنے گھر میں پہنچے کہ
کہا شد سے ہوئی ہے تمکو خیر
امام زمان نے کیا یہ بیان
گورتا ہے احوال جو روز و شب
خدا سے نبی کو جو تسلیم ہے
وہ تشریف تاویل قرآن تمام
علی نے وہ باتیں بتائیں مبین

کیا ایک سے اپنے یہ سخن
ہست سنے وہ شخص حیران رہا
جو کچھ کوئی کرتا ہو خیر اور شر
کہ ہاں ہکو ہو علم حال ہاں
پہنچتی ہے اوسکی خیر ہکو سب
نبی سے علی کو وہ تسلیم ہے
جو تاحشر ہوگا حلال و حرام
ہدایت کی راہ میں کھائیں مبین

معنی

جناب رسول خدا ایک روز
علی تھے حضور شہ حق شناس
فرما ہم ہمارے تھے انصار بھی
کہنا کہ ہوئے جلوہ فرما حسن
بڑی جیب رسول خدا کی نظر
کہ حامی ہیں جبریل میکائیل
میری جان ہو میرا فرزند ہے
یہ کہہ کر اٹھے شاہد الاحباب
محمد نے بشر کی تعلیم کی
بٹھا کر دیکھیں یوں نبی نے کہا

مقام حریم تھے رونق فردز
ابو بکر و عثمان بھی تھے وہاں
سعاد بھی یا دروفا دار بھی
عجب قدرت حق تعالیٰ حسن
ہو اسب سے ارشاد و خیر البش
یہی مقرر ہے حکم عالم ہے کرم
میری فاطمہ کا یہ دل بند ہے
یہاں بڑھ کے لینے حسن کو شہ
فرما ہم جو بھی سب سے تسلیم کی
کہ تو سب تر ہے مرے باغ

میرا دل ہی تو اور میرا جعیب
خدا تھا رسول من کی طرف
گنلی پیر زبان رسالت پناہ
خدا کا ہے ہدیہ نبی کے لیے
مرے بعد یہ دیگا سب کو خبر
مرا دل کرے کیون نہ اوسکو قبول
اسی رخ کے جانب ہو لیل ہزار
خدا سے جہان اوسپہ رحمت کر
رہے فہم سمجھے جوشیر کی قدر
کرے کوئی کیے جوشیر کے ساتھ
کسی نے جوشیر کی قظیم کی
ابھی کہہ رہے تھے ہر شاہ ہلا
گفت کین میں نیزہ اوٹھائے ہو
کہا شہ نے ہے یہ ہیت بے او
قریب کے کہنے لگا بے سلام
کہا سب نے او بے ادب بیٹھ جا
کہا مصطفیٰ نے توقف کرو
وہ مرد عرب آ کے بولا قرین
تھیں کھینکرا اور آیا ہے خشم

مری جان ہو جائے بھی قریب
نبی کی نظر تھی حسن کی طرف
یہ ہی ہا دے خلق بے اشتہار
نبی کے لیے اور علی کے لیے
ہدایت کر یگا یہ نور نظر
کہ زندہ کر یگا یہ دین رسول
نگاہ عنایات پروردگار
جو دم اسکے مرود لا کا بھر لے
کہ ہے قدر شیر پیغمبر کی قدر
وہ نیکی ہو بیشک پیغمبر کے ساتھ
تو بیشک پیغمبر کی قظیم کی
کہ مرد عرب ایک پیدا ہوا
غصبتاک صورت بنائے ہو
کر یگا سخن سخت مرد عرب
کہ تم میں سے کسکا محمد ہی تلم
محمد سے و بیش ہے کام کیا
روان اس طرف بے تکلف کرو
کہ میں یا نبی تم سے رکھتا ہوں کہیں
اندھیرا ہے چھایا ہوا بیش خشم

ہوئی یہ ہم اصحاب غیر الورا
 یہ چاہا کہ دین اوس لعین کو شہ
 تقسیم کیا مصطفیٰ نے کہا
 قریب آکے بولا وہ مرد و لیس
 تمھیں کج ہے دعوائے پیغمبری
 یہ دعویٰ مگر مشکو شایان نہیں
 کرو ایسے تامل نہ دعویٰ دروغ
 کہا شہ نے کیونکر ہوا یہ یقین
 وہ بولا کہ حجت ہو کیا لائے
 نبی نے کہا دیکھ حجت ذرا
 وہ ہے میرے اعضا سے ایک عضو حق
 حسن سے کیا پھر نبی نے کلام
 وہ کہنے لگا ہو گا لڑکے سے کیا
 کہ گجا جو کچھ پیش تو تیس قال
 غرض پہلے شہ نے کی ابتدا
 بین لم ہوں مجھ سے نہ کر گفتگو
 کہا اپنے فضل و جلالت کا حال
 اداعی ادا کیے آپ نے
 کیے اذنین ایسے مضامین سارے

یہ ہی تاب باقی نہ اوٹکو ذرا
 زبان حسام و سنانسی جواب
 کہ ہٹو نہیں ہو یہ غصے کی جا
 کہ تم یا محمد خدا کے ہوشیار
 تمھیں سند آئے پیغمبری
 کہ حجت نہیں کوئی پر ہاں نہیں
 نہیں جھوٹ کہتے کو ہرگز فروغ
 کہ کوئی مرے پاس حجت نہیں
 کوئی ہو جو پر ہاں تو فرمائے
 کشادہ تو کر حشیم عبرت ذرا
 مری جان میرا کلیجہ حسن
 کہ اوٹکو کروا سیہ حجت تمام
 کہا شہ نے ہے اوٹکو علم خدا
 بخوبی یہ دیکھا جواب سوال
 کہا اوس سے جاہل ہو کتلم کیا
 میں انا ہوں مجھ سے نہ رو بہ را
 فصاحت کا قصہ بلاغت کا حال
 کئی شعر انشا کیے آپ نے
 کہ جاہل تھا تو اوٹکو لے زبان

قدم حدس کو یوں تو لے باہر رکھا
 کبھی اس جگہ سے نچالے گا تو
 ہنسنا وہ کہتا ہے نہایت عجیب
 حسن نے کہا سن سبب آشکار
 کہ توار رتری تو م جتنی ہو سب
 کیا جیل سے سب احمد کو یاد
 یہ آخر کو ٹھہرا ہسم مشورہ
 محمد کو بھی ہے عرب سخلاف
 اگر قتل ہو وہ ٹلے یہ بلا
 یہ کہہ کر تامل نہ اصرار کیا
 روان تو ہوا بہر قتل رسول
 ترے دل میں اس بات کا خطر
 رہ حق سے تھا تو مکر تا بلد
 یہ گم رہی میں ہے تو گرم سیر
 تجھے اب میں بتا ہوں وہی خبر
 کہ جب تو چلا تھی شب ماہتاب
 ہوا تھ تھی اور باران تند
 ہوئی راہ گم ہو گیا اضطراب
 کہاروشنی منہم کا طغیان شدید

ترے فہم نے تجھ کو دھوکھا دیا
 نہ جب تک کہ اسلام لایا گیا تو
 کہو میرے اسلام کا کچھ سبب
 جو ہو عقل اسلام کو اختیار
 ہوئی جمع یک جا بیان عرب
 بدی سے جناب محمد کو یاد
 کہ ہے سب عرب دشمن مصطفیٰ
 دم جنگ کرتا ہو میدان صاف
 بھلا کون ہے طالب خون بہا
 مقرر تھے بے محابا کیا
 لیا نیزہ کے طعن جیسا قبول
 نہ مطلع کوئی اسل از پر
 کہ قادر ہے ہر شے پر رب احد
 تبتا ہے خالق تھے راہ بغیر
 جو گذرا ہے تجھ پر میان سفر
 گہرا راہ میں ایک تیرہ سحاب
 کہ دندان جرات کو تیرے کند
 نہ آنے کا یا راہ پھرنے کی تاب
 صد قدم تک بھی تھی نا پدید

<p>نمایان نہ ثابت نہ سیار تھا قیامت کھٹک خار کے زیر یا ہوئے پاؤں بخیر و خوارستم ترپ کر جو بجلی چمکنے لگی ملی جب بلا سے ربانی تھے وہ مرد عرب سنکے یہ گفتگو کہا کیوں نہ ایمان ہو رونق پذیر کہان سے ہو ایسے آگاہ غم کہو اب کہ اسلام کیا چیز ہے حسن نے کہا کلمہ لا اِلهَ بِی تے بلند اوسکے پائے لئے کیا ہو سکے رخصت وہ پھر قوم کو بیت سے یوان اہل ایمان ہو حسن کی مولیٰ سارے عالم میں علی و نبی کے عجب راز ہیں کبھی لوٹ ان تک نہ آنے دیا</p>	<p>زمین تیرہ تھی آسمان مار تھا اوڑاتی تھی ہر گام تجھ کو ہوا گراٹھو کرین کھا کھو تو ہر قدم تری چستم حیران جھیلنے لگی بیان تک بھی نقد سر لائی تھے ہو ادلی میں قائل اوڑا رنگ نہ کہ لڑکے ہیں دانائے مافی الضمیر سفر میں شتی میرے ہمراہ تم مسلمان ہوا بھگو متیرے مسلمان ہوا وہ علی و سکو جاہ کہ تعلیم خود پسند آہ کئے ہو اسوئے ایمان مہر قوم کو حضور عجیب مسلمان ہوئے کہ یہ ہے در فیض و کنج علوم کہ اطفال میں ایسے اعجاز ہیں عجب رتبہ انکو خدا نے دیا</p>
--	--

معجزہ

<p>عجب مرد دون تھا عمر ابن عباس بڑی راہی اوس سید رو کو تھی</p>	<p>۱۲ اوسا ہل طلبان سچا اختصا پدر سے نرید سید کار کے</p>
--	--

کیا جا کے خلوت میں یکدن قیام
 نہیں مرد گویا امام حسن
 جو منیر یہ جاتے ہیں بامین عفت
 دیکھا تھے نہیں طبع کا جوش و
 سر منیر اوشکا اگر ہو مقام
 ہوئی یزید ایک روز پیراستہ
 امام حسن سے یہ اوسنے کہا
 کرو کچھ نصائح طبیعت پذیر
 ہوئے شاہ منیر یہ رونق فزا
 ہیں حمد و لغت رسول کبیر
 شرافت جو اپنی تھی اظہار کی
 کہا میں ہوں فرزند خست رسول
 میں ہوں جسم و جان رسول خدا
 میں ہوں نور چشم سراج منیر
 میں ہوں پوئے خیر افسوس جان
 میں ہوں رخت خاص ہی وردگار
 میں ہوں بہترین مین و زمین
 زمانے پہ ظاہر فضایل میرے
 میں ہوں نائب خواجہ بعثت و نشر

کیا اس لعین نے یہاں سے کلام
 کہ باتوں میں ظاہر ہو غمخیز سخن
 نظر لوگ کرتے ہیں اونکی طرف
 خیالات سے بہتے ہیں خاموش وہ
 ابھی صاف کھل جائیں جو ہر تمام
 سر نیرم منبر ہفت آراستہ
 کرو جا کے منبر پہ کچھ موعظا
 کہ ہوں سار حضار ہجرت پذیر
 عجب باب علم الہی کھلا
 بیان نسب پر بھی آئے امیر
 جلالت امامت میں گفتار کے
 وہی فاطمہ نام جسکا بتوں
 زبان بیان رسول خدا
 میں ہوں زور دست بشیر و نذیر
 کشائندہ دفتر انس و جان
 میں ہوں عمدہ صنعت کردگار
 مگر بعد پیغمبر و بوالحسن
 عیان معجزات و دلائل میرے
 میں ہوں شافع مذہبین و زخشر

میں شیر الہی کا قسرد نہ ہوں
جو دوہیں جو انان باغ بہشت
میں دسکا ہوں بیٹا کہ تھا سیمثال
میوہ ہوں علم دین کا ہر حصے نصیب
کرین غیر حاصل خراج نشئی
سنی اوس کعبین نے جو یہ گفتگو
کہ ایسا نہو مجھ سے پھر جا ملین سب
کہا امیر حسن بس کرو اہتمام
نہ طول اس سخن کو دیا جاتے
او تر آئے منبر سے شاہ زمین
خلیفہ ہوں میں ہی یہ تمکو کہان
کہا شاہ نے پھر خلیفہ ہے کون
و خلیفہ ہو جبکا کتاب خدا
خلیفہ ہے وہ بیشک نسکیان
رہی سوے مردم نگاہ جفا
کرے جمع دنیا کا مال و منال
جہان میں تمنائے لذت کرے
امیہ سے تھا ایک اوس جاوان
بحق حسن ملک شیر خدا

میں دست خدا کا چکر بند ہوں
او نصیب سے ہوں میں ایک نیکو شہر
ملک ساتھ جسکے شریک قتال
میں وہ ہوں کہ حق ہو گیا غضب
مجھے چاہیے تخت تاج شہی
ہو عاشق اوسکو ڈرا رشخ
کچی سے رہو آئین سب
یہ کافی ہو تھے کیا جو کلام
بس اب ختم قصہ کیا چاہئے
جو پیچھے تو اوسنے کئے یہ سخن
بھلا تم میں اہلیت اسکی کہان
یہ سب سے ظاہر خلیفہ ہے کون
جو سنت پیغمبر کے لائے بجا
نہیں تجھ سا ظالم شقی الامان
موجل کرے سنت مسطفی
دکھاتا پھرے شان جاہ و جلال
فراہم عذاب و عقوبت کرے
وہ حضرت سے ہوئے لگا بد زبال
سخن اوس لہجے کے کہے نامز

حسن کو ہوئی آؤں سے کم نیک کمال
 تقیم کو اب اس کے تقیر کر
 عیدل العین کا بدن ہو گیا
 کہا شاہ نے دور ہو دور ہو
 یہ کہ کر اٹھے شاہ والا جانا
 لگا افسے کہنے عمر ابن عاص
 کئی مسئلوں کا ہے مجھے سوال
 وہ بولا کہ نہ خوت مروت کرم
 کہا شاہ نے ہو کرم اور سکا نام
 پریشیاں دیکھیے جو مومن کا حال
 یہ نجات کو معنی ہیں یہ کھ سکویا
 کسی روز پیش آئے مگر وہ اگر
 مروت کے معنی میں ہے اشتباہ
 جوام سے پاکیزگی سے ضرور
 حقوق خدا ہوں ادا چاہیو
 ملیں اور سکورستے میں جی خاص عالم
 یہ کہ کر ہوئے دان راہی حسن
 کیا آؤں نصیب نے عمر سے کلام
 فصائل حسن کے سنے جو تمام

و عالی یہ حضرت نے امیر ذوالجلال
 شباب اس نصیب کو زن پر کر
 چھڑے ریش کے بال زن ہو گیا
 جو زن ہو وہ لازم ہے مستور ہو
 ہوئے شملین دنانے راہی شہ
 کہ ٹھوڑا بچو ہے عرض خاص
 کہا شاہ نے پوچھا امیر خصال
 بیان سکوفراؤ امیر محترم
 کہ قصد عوض ہونہ آؤ سکا نام
 عطا وہ عطا ہو کہ پیش از سوال
 محارم سے اعدا کا دفع فساد
 کرے غیر مطلق نہ منشر
 رکھے آدمی دین اپنا نگاہ
 گریزاں معاصی سے ہو دور دور
 بہت پاس خلق خدا چاہیے
 گری آپ ہی ابتداء سلام
 ہوئی وقتاً بے چراغ انجمن
 ملامت کو قابل کیا تو نے کام
 تو فاسد ہوئی نیت اہل شام

<p>شہزادہ بیان ہوا اعر عظیمہ کردہ نہیں دین و ایمان کی بجائے طلب حسن کا ہلا کون سنتا ہو قال ہوا حال و سکا چہان پر عیان لگی رونے الحاح کر کے وہ زن ہوا مرد بارہ کردہ جوان مروت کے سنے یہی ہر گاہ واد کہ دشمن کا بھی دل نہ توڑا کبھی</p>	<p>عمر نے کہا ایسی باتیں نکر تیرے دوست میں ہر دنیا میں ترے پاس ہے ملک و تمشیر و مال ہوا تھا جو زنجیر شست خود و جان کئی زوجہ از سلی حضور حسن ہوئی پھر دعائے امام زمان زہے فیض عالی زہے لطف شاہ مروت کا رشتہ نہ چھوڑا کبھی</p>
--	---

فصل پنجم در ذکر برتے از معجزات جناب
حضرت سید الشہداء و خامس آل عبا حجۃ اللہ
علیہم السلام ابی حمزہ القاسم علیہ السلام

والسلام

<p>دل و جان زہرا و حیدر حسین اسیر بلا خامس بیچ تن کہ کوثر مجنون کو وے رے طلب وہ را کب کہ مرکب ہو دوش بنی وہ تیغ خدا حسین کا جو ہر ہو صبر</p>	<p>امام حسین خسر و مشرقین شہید و غنا شاہ کلکون کفن عجب شاہ کشہ و ہنر شک لب سر و دل و چشم و گوش نبی اوٹھایا کئی عین طاقت میں جبر</p>
--	---

وہ سرورِ دان بلخِ تکریم کے
 ضمیرِ جہان باعث نہ فلک
 لڑکپن سے امتد ایسا کفیل
 جوانی میں پایا بیہ فیض قدیر
 اُدھائے رہ حق میں کیا کیا ستم
 دیا سر نہ لیکن کھے چین چین
 زمین ٹل گئی آسمان ٹل گیا
 جو وعدہ تھا پورا مقرر کیا
 رہے جانشینِ رسالت پناہ
 پڑھی زیبِ دین نامور ہو گئے
 شریعت نے حضرت کو پایا قرار
 نکالی دلون سے دم دار و گیر
 زمانے کا صدمہ گوارا کیا
 رہے صادق القولِ عالی صفات
 جہان جانتا ہوا نہیں کہ سبب
 شہادت کے ایمان کو کال کیا
 نکلی پیاس میں آرزو جام کی
 شہیدوں کا سردار ابنِ رسول
 جہانِ روبرو ہے وہ غربت ملی

کہ پھیل سیکر لون حسینِ تسلیم کے
 خداوند انسانِ حق و ملک
 کہ گوارہ جنبان رہے جبرئیل
 ہوئی مسندِ شرع رونق پذیر
 قمر کا قدم پر قمر کا قدم
 بھلا ایسے ثابت قدم ہیں کہین
 ہوا سرِ جداتق سے گھر چل گیا
 جو نکلا تھا منہ سے کیا پر کیا
 کیا تمام دین رسالت پناہ
 محمد کے سینہ سپر ہو گئے
 خدائی کی رونق ہوئی آشکار
 رگ کفر مانند موے ضمیر
 حقیقت میں حق آشکارا کیا
 کہ رکھ لے جہان میں پیغمبر کی بات
 پیغمبرِ جمہر کو اور رب کو رب
 جدا اپنے حق و باطل کیا
 پڑھی آبر و دین و اسلام کی
 خدائی کا مختار ابنِ رسول
 علانیہ اُنکو شہادت ملی

شفیع جہان مثل خیر البشر
 حبیب نبی خاص غفار بہن
 جسے چاہیں بھیجیں وہ سب عظیم
 زہرہ روضہ شاہ عالی جناب
 پناہ جہان شہ کا قرب حواریہ
 بیان قدر زائر کوئی کیا کرے
 خداراہ بہر زایرون کا کفیل
 اگر ماہ روضہ کی قندیل ہے
 چمن بھڑان روضہ پاک ہے
 نہوتا اگر قتل وہ خوش صفات
 اوٹھاتے نہ ایذا اگر شاہ دین
 شہاد دے کیونکر نہودن و نیم
 غرسونکے سلطان شہید و نکہ صد
 لہوا و نکا خون محمد ہے ٹھیک
 اگر چاہتے وہ محسلا جناب
 وہ رکھتے تھے قدرت نام مسجد
 کسے تاب مہیجی تھی شیر سے
 دکھائی یہ اپنی نہ قدرت بلند
 خداوے نہ کیوں و نکورفت عظیم

سزاوار تاج شفاعت کا سر
 وہ جنت کے دوزخ کو مختار ہیں
 جسے چاہیں دین بچستان نعیم
 زیارت میں سوچ کا حاصل اب
 نہیں کر ملا میں عذاب فشار
 کہ خود جسکی تعظیم نہ ہر اکری
 کہیں مر حیا مر حیا جبریل
 تو جبار و ب شہباز جبریل ہی
 حصار امان روضہ پاک ہو
 محمد کی است نیاتی نجات
 نہ تھا عاصیوں کا ٹھکانا لہین
 خدا نے کہا حسب کو ذبح عظیم
 سماعیل کو کب یہ حاصل ہو
 کہ خون نبی خون میں ہر شہید
 زمانے میں ہوتا عیار ان کا اب
 اشاروں میں غارت تھی فوج بڑی
 دعا اوٹکی تھی بڑھ کے تشریف
 کہ تھے روز اول سو غریب پسند
 اوٹھائی ہر شہ نے مصیبت عظیم

بہاؤن تاقی تو جیون بہا
 بدو نیک اک روز گل جائیگا
 وہ کیا لوگ تھے فی الحقیقت سعید
 نہ تھا ایسی آفت میں ہرگز گلہ
 جہنم میں اعدا کا اونکے مقام
 کسی کا ہو ایسا کہان نام نیک
 یہ تھا حق کو پاس امام سعید
 ہٹا جب بتی سے وہ شاہ نین
 دیا مرتبہ یہ خدا نے عظیم
 بہشت سواری کا آیا کسے
 کہان ایسا دی جاہ کوئی صبی
 فضیلت میں بکتا وہ قرآن کی طرح
 ہمیشہ شری نقش اخلاص کا
 نہوتا اگر عکس تیغ جناب
 جو کچھ حکم شاہ فلک گیر ہے
 جہان تابع امر شاہ عرب
 خدا نے اونھیں برگزیدہ کیا
 عجب حجتہ اللہ شملہ ہدا
 کہان خدیج شہ مشرقین

کسی نے نہ اوسکا لیا خون بہا
 قیامت میں احوال کھل جائیگا
 ہوئی ساتھ اوسکے جو زمین تہمید
 اسے کہتے ہیں دل اسے جو صلہ
 مجنون کے حقے ہیں کو ترکے جام
 کہ آغاز نیک اور انجام نیک
 کہ کو شک پہنچی اونھیں دُرُغید
 تو کو سون سے بچے کو لایا ہرن
 بہا اونکی خاطر سے گوہر دہنم
 پھر ہرنے کا ندھے چڑھایا کسے
 بنی کسی خاطر سے اشتر بنی
 زمانے کے حاکم سلیمان کی طرح
 فلک حلقہ انگشت خاص کا
 مسخر نہ کرتا جہان آفتاب
 وہ تقدیر ہے بس وہ تقدیر ہے
 قضا و قدر نام تحریک لب
 جو تھے منتخب اونھیں حیدہ کیا
 امیر ائم سید اوصیا
 سنو اب ذرا معجزات حسین

صفحہ

وہی قلبے اوندے مستند	وہی قلب راوندے مستند
روایت یہ کرتا ہوں وہ مردان	روایت یہ کرتا ہوں وہ مردان
کہ تھا میں حضور جناب حسینؑ	کہ تھا میں حضور جناب حسینؑ
جوان ایک آیا جو روتا ہوا	جوان ایک آیا جو روتا ہوا
کہا شاہ نے کہ سبب آشکار	کہا شاہ نے کہ سبب آشکار
کہا اوستے یوں آکے حضرت پاس	کہا اوستے یوں آکے حضرت پاس
مری والدہ کر گئی ہے قضا	مری والدہ کر گئی ہے قضا
بڑے صاحبے خوش اقبال تھے	بڑے صاحبے خوش اقبال تھے
وصیت کی نوبت نہ آئی تھا	وصیت کی نوبت نہ آئی تھا
کیا تھا مگر زبیت میں یہ کلام	کیا تھا مگر زبیت میں یہ کلام
توقت نہ تو اے پسر کیجیو	توقت نہ تو اے پسر کیجیو
وہ راہی ہوئے سوئے دارالسلام	وہ راہی ہوئے سوئے دارالسلام
یہ سنکر اڑ گئے باوشاہ زین	یہ سنکر اڑ گئے باوشاہ زین
جو پہنچے درخانہ تک شاہ دین	جو پہنچے درخانہ تک شاہ دین
دعا کی پذیرا دعا ہو گئی	دعا کی پذیرا دعا ہو گئی
ہلے شاہ کے نعل نوشین ادھر	ہلے شاہ کے نعل نوشین ادھر
ہوا باب مطلب کو حاصل فتوح	ہوا باب مطلب کو حاصل فتوح
بلایا امام زمان کو تشریب	بلایا امام زمان کو تشریب

وہی قلب راوندے مستند
 ابو خالد کا بی سے بیان
 امام دو عالم شہ مشرقین
 گرا آئسوونکے پیر و تانا ہوا
 الم کیا ہوتا ہوں کیوں ازار
 کہ ہے یار تزلزل براندہ ویاس
 فنا سے گئے سوئے دارلقا
 بہت صاحب دولت و مال تھے
 مرے ہاتھ دولت نہ آئی تھا
 کہ ہو جس گھڑی کام میرا تمام
 امام زمان کو خبر کیجیو
 میں کہنے کو آیا ہوں تم سے امام
 کہا بیگمان صالح تھی یہ زن
 اوسے جا ہوئی سبط احمد یکن
 کہ زندہ زن یار سا ہو گئی
 ہوئی زندہ وہ اوٹھ کر بیٹھی ادھر
 ہوئی شہ پر قربان مسیحی کی روح
 کہا آپ آئے کہ جا گئے نصیب

<p>کہ مالک نہیں ہے تمہارے سوا تھیں ناب خاص خیر الٰہ نام کرے تم پر رحم و عنایت خدا خدا لے کیا ہو مجھے مالدار گڑا تھا جہان زربتا یا نشان کیا میں نے نذر آ پکو ثلث مال جو شیوہ ہوں او نلو غطا کیجیے اد سے دیجیے ہے جو میرا پسر وگرنہ تمہیں آدھین ہے اختیار منافق کا زہ ہے موافق کا حق کہ اے سبط احمد شہ حق شاہ تھیں فن کرنا مجھے یا امام فنا جیسی تھی پھر فنا ہو گئی وصیت بخوبی ادا کی تمام</p>	<p>جو ارشاد ہوا دیکھو لاؤں بجا تھیں میرے یاد میں تھیں ہو امام کہا شاہ نے کرو وصیت ادا وہ بولے کہ اے شاہ ذی اقتدار جو مقدار دولت کی تھی کی بیان کہا پھر کہ اے خسر و خوش خصال جیسے چاہیے آپ او سے دیجیے جو دو ثلث باقی رہا مال و زر بیشتر ہے کہ ہو آپ کا دوستدار نہیں مال ہوں منافق کا حق یہ کہہ کر ہو پیر و التماس نماز جنازہ جو کرنا تمام وصیت جو بالکل ادا ہو گئی ہوئے مستعد آپ شاہ انام</p>
--	---

معجزہ

<p>یہ ارشاد صادق علیہ السلام دو عالم کے سردار عیسیٰ حسینؑ ضرورت تھی شاہ خوش انجام کو کہ اس روز ہو کو نچا و سدا مقام</p>	<p>سنو گوشت دل سے ذرا خاص عام کئی تھے غلام شہ مشرقین آؤ تھیں شہ نے بھی کسی کام کو بتائی او تھیں نیکیے بد دن تمام</p>
---	--

اگر روز بدین کرد کے سفر
عمل آون غلاموں نے اول کیا
لے راستی میں اونھیں انہن
اونھیں جب تریغ بدعت کیا
جو پہنچی خبر یہ کہا شہ نے صاف
یہ کہہ کر اوسٹے خسرو حق شناس
کہا اوسے بیشک خبر ہو یہ عام
یہ ثابت ہو کیونکر ہو خالق علیم
کہا شاہ نے کیا ہو مشکل یہ کام
وہ بولا کہ تم جانتے ہو اونھیں
کہا شہ نے اونکو یوں یوں جانتا
اشارہ کیا ایک کو شاہ نے
کہ استادہ تھا پیش حاکم وہ مرد
وہ گہرا کہے کرنے لگا یوں کلام
کہا شہ نے گرسج کرونگا سخن
وہ بولا کہو یا امسام اہم
کہا شاہ نے جب ہوا تو روان
کہ یہ یہ ہیں نام اونکے یہ یہ سب
درینے کے باشندہ ہیں وکین جاہ

لو پہنچے کار سے میں مملو
ادسی دن چلے خمس جو روز
ہوئے قتل ناحق غریب الملو
جو اسباب اونکا قتل غارت
ہوا شاید اوسے عمل بر خلاف
گئے خود مدینے کا حاکم کراس
ہوئے قتل غارت تھا کار غلام
خدا آئیو دے تو اب عطا
بتا دوں گا غارت گردنے میں نام
کہو را سبت پہچانتے ہو اونھیں
تجھے حبطر حسے ہوں پہچانتا
شہ دین نے ابن بد اللہ نے
اونھیں غلاموں میں تھا ظالم
مجھے کس طرح متنے جانا مار
تجھے ہوگی تصدیق اور نام
کرونگا میں تصدیق حق کی نام
ترے ساتھ نکلے فلان در نام
وہ غدار و مکار میں سب سے
سوا اونکے ہیں ساکنان جاہ

یہ سنکر وہ عالم ہوا خشکیں
قسم حکو میر کی اور وسیا
اگر سچ نہ تھیسے کریگا سخن
وہ بولا کہ سچ ہے کلام حسین
کہا جو خلاف اوسمین صورت بین
جو کہتے ہیں یہ یہ سیکم وکاست
خبر پائی حاکم نے جب پر ملا
بلا میں ہوئے مبتلا وہ شریر
بہلا کیا کرے کوئی باتیں دروغ
شرعت کا جاری ہوا حکم خاں

کہا اوسنے اوس مرد سے اوسین
فرانچ میر کی اسے بد سیاہ
کرونگا میں توں سے زخمی بدن
اوسی جاتھے گویا شہ مشرقین
خلاف اک ذرا توں حضرت حسین
خدا کی قسم راست ہو راست ہے
یکر لاؤ سیکو یہ فرمان دیا
جو قاتل تھے بالکل ہو وہ اسیر
کہ تھا طبع اقدس یہ اونکا فروغ
لیا بیگنا ہو نکا اونسے قصاص

روایت تھی اور آئی ہے یاد
مدینہ میں آیا اوٹھ کر لقب
سناتھا جو اوسنے بیان حسین
جو آئے لگا خدمت شاہ میں
جوا یا تو حضرت نے اوس سے کہا
مرے پاس آیا کہ تھا قصد حب
وہ بولا کہ میری برائے مراد
پہرا اور غسل جنابت کیا

سین سب کے راوی میں بن العباد
رہ دور سے ایک مرد عرب
تو منظور تھا امتحان حسین
ہوا اپنے ہاتھوں جنب راہ میں
کہ اے مرد لازم ہے شرم و حیا
سوا سپر جنب اور ایسا جنب
کہ اعجاز دکھیا ہوا اعتقاد
بدن غرق بحر طہارت کیا

نہایت فرحناک ہو کر گیا
کئے شاہ نے حل علیہ السلام

حضورِ معصومین حاضر ہوا
 کہ ترویجِ مین ہے مقررِ فلاح
 مجھے اوس سے منظورِ نیا ہے عقد
 بہت مال دنیا کا ہے میرے پاس
 ہوا اوس سے لیکن عمل پر غلام
 زرو مال سارا پریشان ہوا
 کہ بے شبہ مجھ سے ہوا یہ قصور
 مناسب یہ ہو گو کہ تجھ پر نشان
 کہ حسینؑ کے حال کی ہو فلاح
 ہوا چند عمر میں صاحبِ دل
 ہوا دستیابِ اوس کو مالِ مثال
 جہا نین ہوا بابِ دختِ دلیر
 ورمقصدِ دل سے دامنِ بھر

کہ ایک دن حسین بن علیؑ کا نام
عجیبت تھی منظور ہمارے

<p>کتب سے یہ ہوتا تم بیمار یا د غرض آمد شاہ ذیشان ہوئی وہ بیمار کرنے لگا شکر شاہ عجب مرتبہ تم کو حق نے دیا کہا شہ نے جو چیز پیدا ہوئی اماموں کی سعیت سے یا نہیں صد ایک پیدا ہوئی ناگہان انتہا کوئی ظاہر صد اٹھی مگر کہا شہ نے اویں نہ آنا دھر عدو کو ہمارے گرفتار کر کہ کفارہ جرم عاصی ہے تو یہ مومن تھا کیوں غم دکھایا</p>	<p>وقادار عبداللہ خوش نہاد تن خستہ سے تپ گریران ہوئی کہ تم ہو مسیحا خدا ہے گواہ کہ تپ ہو گئی تن سے میرے جدا زمین و زمان میں ہویدا ہوئی ہماری اطاعت سے یا نہیں کہ لبیک یا شاہ معجز نشان کسی کو نہ آتا تھا کوئی نظر تجھے حکم خالق سے بس اس قدر گذر سوئے مرد گنگار کر پیام زوال معاصی ہے تو یہ بے حرم تھا کیوں سنایا</p>
---	---

<p>یہ کی شیخ طوسی صادق سے نقل کہ کہیہ کا کرتی تھی اک ن طوط جو عورت نے ہاتھ اپنا ہر کیا ہوئی ہاتھ چسپیدہ ناگہ باہم چھڑایا بہت پر نہ چھوٹی وہ ہاتھ ہوا سبکہ ظاہر یہ امر خلاف</p>	<p>معجزہ کہ روشن جیسے سلی ہو چشم عقل عقبہ دسلی ایک مرد پر خلا تو اسنے اوسی مس برابر کیا گئے دونو صلی کے مانند جم یقین تھا کہ ہو جائیں چھوٹی وہ ہاتھ کیا اور لوگوں نے ترک طواف</p>
--	---

ہوئی تو ان کے حاکم کو اسکی خبر
 وہ بولے فقیمان ایمان پرست
 مگر سب سے حاکم نے اوسدم کہا
 کہا سننے داخل ہوئے حسین
 بلا کر یہ حاکم نے اوفتے کہا
 سنی سبط احمد نے جب گفتگو
 و عاکو اوٹھے دست شاہ ہدا
 گئے پاس اوتکے شہ دین تیاہ
 جو دونوں کی حاجت روا کی ہوئی
 غجب تے بہن شاہ ذیجاہ کے
 کہا شہ سے حاکم نے اوشاہ دین

وہ آیا کرے آکھ سے تا نظر
 کہ اس جرم پر جا ہیے قطع دست
 کہ سے کوئی ایمان دلبر مصطفیٰ
 نبی کے جگر حسد و شتر قسین
 کہ دیکھو یہ اپر ہے نازل یلا
 کیا جانب کعبہ حضرت کے مد
 رہی دیر تک آپ عرف دعا
 جدا کر دئے ہاتھ دونوں کے راہ
 کہا سبے مشکلا کشالی ہوئی
 کہ فرزند بہن یہ بیدار ہند کے
 دین یقین دون شاہ بونہن

روایت ہر صادق سوا اہل دین
 کہ تھا عہد پاک جناب حسین
 ہوئے ہمدگر مرد و مدعی
 یہی ایک تھا سخن ہر مقام
 زیادہ جو دونوں میں شتر ہو گیا
 کہا آپ سے سب نے یہ ماجرا
 وہ پہلا جو دونوں میں تھا مدعی

سند گوشہ ل سو کر و تم یقین
 سر خریخ خاک جناب حسین
 کہ یہ طفل میرا ہی بہن مرے
 یہی دو سر شخص کا بھی کلام
 امام زمان کا گذر ہو گیا
 کرو فیصلہ یا امام ہدا
 یہ بات ادس سے شاہ امم کے

<p>کہ تو اس حکیم بیہ جا اک مقام جو سچ ہو وہ کر استی سے بیان غلط ماجرا تو کہے گی اگر وہ بولے کہ یہ ہے جو بیٹھا ہوا بنین دوسرے مرد سے میں خبر کیا شاہ نے طفل سے تب بیان کہ اے طفل گویا ہوا ب تو شب یہ مان تیری اظہار کرتی ہو ہوا طفل گویا حکیم خدا کہ بیشک میں جھوٹے یہ دونوں اگر راست تم پوچھتے ہو شہا زن فاحشہ ہو گئی شرمسار ہوا چپے کودک کہ تھا بے زبان نہ ہے قوت و اقتدار امام</p>	<p>کئے پھر یہ غور سے شہ نے کلام کہ عالم پر سب کا خدا ہے جہاں ترا جھوٹ ہو گا ترا پر وہ در یہ ہے طفل اسکا یہ ستو ہر مرا یہ جھوٹا ہوا اے ابن خیر البشر کہ گویا نہ تھی ادسکی تب تکے بان حکیم خدا کہ وہ آفتاب بیان کر کہ جھوٹی ہو یا راست گو امام زمان سے یہ ظاہر کیا نہ یہ ہو پیر اور نہ وہ ہو پیر مر ایاپ ہی اک شان مرو گا ہوئی حکم حضرت سے وہ سلسلہ دوبارہ کیا کچھ نہ اوستے بیان کہ فصل تقضایا ہے کار امام</p>
---	---

معجزہ

<p>وہ اصبح بنایہ کا تھا جو پسر میں کرتا ہوں ج آپسے وہ ہوا تھیں علم اسکا بس اے شاہ کہا شہ نے ہے تجھ کو یہ آرزو</p>	<p>کہا اوستے اے شاہ جن دبیر کہ ہو از سر بستہ ذوالجلال سوا آپکے کون آگاہ ہے کہ دیکھے وہ اسرار آنکھوں سے تو</p>
--	--

کہا میں نے ہاں اور نہ نیک ذات
 ابو بکر تھا دشمن مر قعی
 وہ مسجد کہ مشہور ہے جو قبا
 نظر آئی شکل رسالت مآب
 کہ وہ یک اے لئی کیا یہ کرتا ہو تو
 علی کا یہ حق ہے اسے تو نہ لے
 سو یہ ماجرا سب جو گندہ افتخار
 کہا شہ سے ابن بنی نہ تبت
 کہا شہ نے کر نذر آنکھیں شباب
 یہ کہتا ہوا صبح کہ شاہ ہدا
 تھے اس وقت کو فی بین شاہ امام
 جو کی بند آنکھیں تو خوش دل ہوا
 وہیں میرے ہمراہ تھے امام
 کہا مجھے اے اصبح ناچار
 ہوا وہاں مسخر تھی باغزو جاہ
 ہمیں تہ اور فتنے زیادہ ملا
 کہ میں نے سچ کہتے ہو یا امام
 کہا شاہ دین نے کہ سن اور بھی
 کہیں کیا جو رتبہ ملا ہے ہمیں

لے کہنے مجھے وہ عالی صفات
 علی سے خلافت میں قصبہ کیا
 وہاں لیگئے اسکو شیر خدا
 کہے اس لئی سے بنی نے خطاب
 کہ غصی خلافت پہ مرا ہے تو
 ادیت رسول خدا کو نہ دے
 میں کرتا ہوں اس وقت تجھ پر بیان
 یہی چاہتا ہوں میں اور خاص یہ
 کہ اس مسجد رب میں ہو یا رب
 بہت پیش آئی بہ لطف و عطا
 وہیں میں بھی حاضر تھا پیش امام
 کہ فی الفور مسجد میں داخل ہوا
 تبسم کیا واہ رے خلق عام
 سلیمان کا یہ معجزہ آشکار
 کہ تاجا شت جاتی تھے کیا یہاں
 کہ جاتے ہیں ہر جا پیش از ہوا
 ہوا تم یہ اعجاز کا اختتام
 مگر اس جگہ چاہتے غور بھی
 کہ علم کتاب خدا ہے ہمیں

<p>کسی کو تعین خلق میں وہ حصول زمین راز ہائے خدا کے محل نبی کے ہیں وارث خدا کی قسم کیا میں تو دیکھا عجیب ماجرا رد اہشت زانو یہ باندھی جناب گریبان بوبکر میں اونکا ہاتھ زیر لب ادنگلی دیا کئے ہوئے کہ یہ کیا کیا تو نے خانہ خراب سر انجام جاہل جنسہ بود کیا غضب ناحق حق الہیت میں میرا ہون اور میرا خدایا سنا تھا جو راز آشکارا ہوا</p>	<p>دیا ہم کو حق نے جو حسن قبول ہیں محزون گنج ستر ازل کہیں سچ تو ہیں آل اللہ ہم کہا مجھ سے پھر شہ نے مسجد میں جا کہ بیٹھے ہوئے تھے رسالت باب علی بھی اوسی جا بیعیر کے ساتھ اذیت نبی اوس سیات ہوئے ابو بکر سے کر رہے تھے خطاب عتبت لی خلافت کیا کار بد نہ سمجھا تو مطلق حق الہیت قیامت تلک تجھ پہ ای لیے حیا خبر دار اصبع دو بارہ ہوا</p>
---	--

منجھ

<p>قوی اور ریشیت اما مست ہوئی منور یہ ہفت آسمان ہو گئے کہ جاو سوئے خاک ای جبریل روان ہویدا اللہ کے ورتلک مرا سم کرو تہنیت کے ادا جہان سے سوئے خاتم المرسلین</p>	<p>لکھا ہے جوشہ کی ولادت ہوئی تر و تازہ نخل جہان ہو گئے ہوا تب یہ حکم خداے جلیل اوسنی وقت ہمراہ لو سب تلک ہماری طرف سے سو مصطفیٰ روانہ ہوئے جبریل امین</p>
--	---

ہوا اکب جزیرے میں اونکا گذر
 کیا تھا خدا کا جواد سے گناہ
 ہوئے تھے اسے سات سو سال
 اسیر بلائے پر وبال بھتا
 کہا اسے حبیریل کو دیکھ کر
 وہ بولے میں جاتا ہوں پیش رسول
 نواسا ہوا ہے محمد کے گھر
 ہوا ہے یہ اب مجھ کو حکم خدا
 وہ بولا کہ مجھ کو بھی ہمراہ لو
 مشرت وہاں میں خطا کار ہوں
 پسند آئی حبیریل کو التجا
 میں تننیت پیش خیر البشر
 ہوا اس طرح حکم شاہ عرب
 وسیلہ پئے ہر گنہگار ہے
 ملی حمد سے فطرس اینیادین
 سنی جب یہ فطرس احمد سہیات
 گیا حکم محبوب اللہ سے
 زہے فیض بے انتہاے حسین
 دعا حمد میں کی جواد سے لئے

کہ فطرس فرستہ تھا بے بال پر
 ہوا تھا وہ رد کردہ بارگاہ
 کہ آئی تھی گلشن پیراوسکی خزان
 نہایت پیرا گندہ احوال تھا
 کہ ہو قصد اسدم تھا کہ دم
 کلید در راز و حسن قبول
 نہایت میں خرسند خیر البشر
 کروں تننیت پیش احمد اوا
 خبر اس گھڑی میری اللہ
 شفاعت کا اسے طلبگار ہوں
 لیا اپنے شہیرہ اسکو اوٹھا
 کہا اسکا احوال بھی سہرہ
 کہ یہ طفل پیدا ہوا ہے جواب
 خدا سے شفاعت کا محتاج ہے
 کہ ہو سچ عفو بخدا موع جزان
 ہوا خوش نظر آئی شکل نجات
 ملا جسم گوارہ شاہ سے
 یہ طفلی میں بھی تھے سخی حسین
 پر وبال اسکو خدا نے دیا

ہوئی اور سپہ ایسی خدا کی عطا کیا ہمارے حبیر میل ابرین نہ تھا پہلے قابل وہ پرواز کے	بدستور پرواز کرنے لگا وہ اوڑھ کر سوے آسمان پرین ملے بال و پر آخر اعجاز کے
--	---

منجھ

لکھا ہے حکمتی تھی ایسی حسین منور تھا ایسا رخ رشک باغ کسی روز زہرا کے گھر حبیر نور دیکھا کہ ہے فاطمہ خواب میں حسین علی ہمدین بیقرار قتلی کی اور دم نکالی سبیل ہلاتے تھے جھولایہ کرتے تھوڑا خدا نے بنائی ہے نہر لبین اوکھی فاطمہ جب ہی سکر صدا ہلاتا تھا جھولہ کوئی بار بار گئے خدمت مصطفیٰ میں شباب بنی نے کیا شکر پروردگار ہوا تجھ یہ لطف خدا کے جلیل کر و مومنو چشم انصاف و ا ستمکار کا فرستائیں دے	۱۰ کہ جس طرح خورشید چرخ برین نہ تھی شب کو کچھ احتیاج چراغ جو آئے بحکم خداے جلیل جلد خواب کی چشم پر آب بین کہ بے شیر حید کا تھا گلخوار ہلانے لگے ہمد کو حبیر میل ہوا اوسکی خدمت سرین ہر روز خان میں برآئی حسین حسن نظر آیا اوسکو عجب ماجرا نشان اوسکا ظاہر نہ تھا نہ نیاز کہا حال پیش سالت ماب کہا فاطمہ سے کہ کرا فقار وہ میں ہمد عنبان اخی حبیر میل کہ حبیب کو یہ غر و شرف دے خدا کہ زمین سے زمین پر کر ایں اسے
--	--

معجزہ

بیان کرتے ہیں شیخ و امام فہید
 زمین خون ناحق سے کلکوں ہوئی
 سرخاک تھا جسم مجروح شاہ
 سیرتہ کیا اشقیانے قلم
 ہوئی آل زہرا وحید را سیر
 سنان بر سر پاک سبط رسول
 خصوصاً یہ زینب کا تھا حال
 عجب حال تھا ام کلثوم کا
 سکینہ یتیم جناب امام
 کہیں سید ساجدین درو مند
 سر شاہ آگے تھا زینب سنان
 عمر ابن سعد لعین نا بکار
 سیہ روز ماتم دکھایا اوجھن
 ہوا شاد بے رحم ابن زیاد
 دیا حکم ظالم نے روز دگر
 پھرے جا بجا فرق شاہ سفید
 یہ کرتا ہوا ب زید ارقم بیان
 سر شاہ گذرا جو میرے قریب

ہوا جب وہ سلطان عالم شہید
 قیامت عیان ہو کر دہن ہوئی
 بیابان میں حلقی تھی آندھی سیاہ
 کیا او سکو تو کس شان پر علم
 ہوئی دستگیر حبان دستگیر
 سوار اونٹ پر دختران طول
 کہ تھے اشک آنکھوں میں سینہ فلان
 کہ چہرے پہ تھے بال جاے روا
 عجب حال میں کان نہ تھی تمام
 کہ طوق و سلاسل میں تھی پائے بند
 بیتہ بھیجے تھی پینے ہو کے پریان
 ترخم نہ کرتا تھا کچھ زہینار
 اس طرح کوفے میں لایا او بن
 کہ تھی ہتک سادات اوسلی مراد
 کہ کو چون میں کر جا کر تشہیر سر
 کہ مشہور عالم ہو فتح یزید
 کہ میں ایک عمان میں تھا نا گمان
 میں دیا ہوا درد دل کو نصیب

یہ پڑھتے ہیں آپ وہ عالی نسب عجب تر ہے کچھ حال اصحاب کین کھڑے ہو گئے بال تن پر تمام کہ اے نو چشم رسالت مآب ترا سانحہ اولیٰ ہے غریب	یہ دیکھا کہ ہاتھ میں حضرت کے لب کہ روشن ہے احوال اصحاب کین سنی ہیں جب یہ صدائے امام سرشت سے ہیں کیا یہ خطاب ہے آنکھوں کا احوال مشک عجب
---	--

مختصرہ

<p>۱۱</p> <p>کہ دل جیکے سننے سے مغموم ہے کہ تھا طوف کعبہ کا خاطر فروز کہ بھرتا تھا ہر وقت وہ آہ سرد مجھے بخش دے اے خدائے جہان مگر جانتا ہوں نہ بخشے گا تو کہا لے ادب کرنے ایسا کلام نہ کر قطع امید اے پیغمبر کہ ہے مغفرت سے تجھے یا سزا کہ حاصل نہیں ہے بجز درد و سر کہ ہو علم حکو بھی اے خستہ جان بیان حال کرنے لگانا مہجور محمدؐ کا نائب خدا کا ولی کیا کوفے میں پیش ابن زیاد</p>	<p>سلیمان اعمش سے مرقوم ہے وہ کہتا ہے تھی مومنین کے روز وہ خانہ حق پہ تھا ایک مرد یہ کرتا تھا حسرت سے ہر دم نہیں عفو مشکل تر ہے رو برو ستائیں نے جسدِ ہیدوس کا کلام یہ ہنگام حج ہے یہ خالق کا گھر ہوا کو فسا تجھ سے ایسا گناہ وہ بولا کہ تجھ سے کہوں کیا خبر کیا میں نے اصرار کر تو بیان مجھے لیگیا تب وہ کعبہ سے دو کہ خیر دم ہوا قتل بن علی سنان پر سیر شاہ عالی نژاد</p>
---	---

پڑھا شعر جب یہیں ہوئے در وند
 یہیں حیران ہوئے پھر وہ دست سید
 لگے پھر جو کھانے وہ بدعت شمار
 لگی بیت ثالث بھی دیوار پر
 نہیں سہل قتل امام ہدا
 کیا کام برعکس حکم کتاب
 ہوا تیسرا شعر بھی جب رقم
 اوٹھا دروغم جان غمناک سے
 ہوئی راہب دیر کو یہ غیب
 چڑھا بام پراور دیکھا یہ حال
 سر نیزہ خورشید انکار ہے
 شریب آگے کیا یہ سوال
 وہ بولی ہوئی آج فتح یزید
 ہوا قتل جو حسین دسکانام
 لئے جاتے ہیں جانب شام سر
 کیا اونے راہب نے رو کر کام
 کہو سچ ذرا وہ دیکھا ہے حسین
 دل وہ بدو جان خیر اللہ
 جفا کار کہنے لگے ہاں وہی

عمر کو دیکھ فسر ق شاہ شہید
 کہ تھا نام کو دل میں اوسے نہ
 نہ دہشت نہ خوف خدا جہان
 شتر بر روان کاروان جہ
 کھلے بال سر کے گریبان ہلال
 ہوئی اہل لشکر کو فسر مقام
 وہاں آگے اوتری وہ سار
 ہوئے لوگ صرف اکل لالہ
 ہوا ہاتھ دیوار سے آشکار
 کہ مضمون اوسکا یہ تھا سر
 کہ مارا ہے شہر کو تشنہ کام
 کہ شافع ہوں اونکے رسول
 کہ جمع کا جمع پریشان ہوا
 کیا قصد اونے پکڑے وہ ہاتھ
 پھر آگے بیٹھا وہین منفعل
 ہوئے کمان کھانے میں مشغول
 لکھی بیت ثانی ہر دے خدار
 نہیں اونکے شافع رسول ام
 قیامت میں اونکے لیے ہو غلاب

روانہ کیا اوسے پیش یزید
 لئے اوسکے ہمراہ چاکیس رو
 اونھیں میں تھا وہ شخص بھی جوان
 شان پر سر شاہ عالی بہم
 اوڑائی ہوئی ہنسیان سر پہ خاک
 رہ شام میں ہو گئی جبکہ شام
 نظر آیا اک دیر مابین راہ
 رہے فاقے سے ایلیت امام
 وہ کمانا جو کرنے لگے زہر مار
 لکھی اوسے ایک بیت دیوار پر
 کہ جن اشقیات ہوا ہے یہ کام
 کہنا اونکو امید روز جزا
 پڑھی جسے یہ بیت حیران ہوا
 اوٹھا ایک دین سو ٹھیکے ساتھ
 ہوا ہاتھ غائب ہوا وہ خجل
 ہوئی صرف غفلت وہ خند دل پھر
 ہوا ہاتھ پھر ناگمان آشکار
 یہ طلب تھا اوسکا خدا کی قسم
 بہت خشکین میں سالت تاب

کیا یا تم پھر اشتیاق سے یلہ
 یہ سہو را دل ہوا تا یہ یہ
 ہوا تیسرے روز پھر آشکار
 کہ جس کا یہ مضمون ہے مختصر
 عیان صاف ہے قاتلون کی حیا
 گوارا کیا اپنے یا حقون عذاب
 نہایت ڈرنے پڑے کے اہل ستم
 اوڑھارنگ ہر روزے تلپاک سے
 کہ لائے ہیں سب کاٹ کر ایک سر
 کہ تیز سے پہچے ایک سر خوشی لال
 قیامت کا سامان نمودار ہے
 مفصل کہو تو یہ کیسا ہے حیا
 ہوا ایک سید مسافر شہید
 گرفتار او کے حرم ہیں تمام
 کہ حاکم کو دین ہم فوید ظہر
 مرے کان تک بھی یہ پہنچا ہوا نام
 جو ہے سبط پیغمبر مشرقین
 علی کا پسر نا طبع کا پسر
 سرور دل یہ ہے دیکھو دیکھو

کہا رو کے راہ بیگم یہ کیا کیا
 مسلمان ہو کر یہ کیا ستم
 کہاں تم کہاں یہ شہ حق نشان
 اگر کوئی جیسی کا ہوتا پس
 سواب ایک تم سے ہے التماس
 کہ دے تجھ کو یہ رشک خورشید سر
 نہیں مانگتا مفت میں دل فگار
 عمر سے ہی ستمے جا کر یہ بات
 نہایت ہوئی بھیجا کو طمع
 کیا حیرنی کو لعین نے طلب
 دیا او سکوشاہ دو عالم کا سر
 بہت دیدہ تر سے دھویا او سے
 کیا مشک و عنبر سے خوشبو او سے
 ہوا نوحہ خوان یوں بجان خرین
 جگہ تیری بالائے دوش سول
 ستم ہے یہ احوال کسے کیا
 سر خاک دوش نبی سے گرا
 سنان پر علم تو ستم دیدہ ہے
 جبرائی سے راحب کی صورت کہا

بڑا حشر تم کے ہو ید کیا
 کہ سبط نبی کا کیا سر قلم
 کیا کچھ نہ اپنے پیغمبر کا پاس
 ہم انگلیوں پر رکھتے اور غم غم
 کہو اپنے سردار سے یہ ذرا
 حواسے گردنگاہین وقت ہم
 درم اسپد تیا ہونین سونہار
 کہ کتا ہویون راہب خوش صفا
 منگایا دم اوں سے نہ مجمع
 پر کہو اس کے رکھے درم کے سب
 وہ سرے کے راہب کیا اپنے گم
 حقیقت میں کو شری ہو یا او سے
 جگہ دی سر سخت زانو او سے
 فدا تجمہ یہ بین اے شہ نازنین
 تری خواب گئے کتنا نہ تنول
 کہو میں تجھے لال کسے کیا
 وہ تھی ابتدا یہ ہوئی انتہا
 بدن گرم ریتے یہ غلطیہ ہے
 ادھر تو ہے گریان او دھڑکنا

سنان پر ہوا فضا پر دور و مند
 ہوا تن ترا بیخ اعدا سے چاک
 عجیب ظلم اعدا سے دینے کیا
 نہ دریا پہ پانی کا سا غر ملا
 یہ افسوس آتا ہے ہر دم مجھے
 فدا پائے عالی یہ کرتا جو سر
 تیری پیاس کے دل کیا ہو تکار
 کہہ کتنا تھا وہ راہب نوحہ کر
 ہوئی عازم کوچ ساری سپاہ
 کیا سرگور راہب کے جہدم طلب
 دیاسر کو لیکن کیا یہ خطاب
 مسلمان ہوا میں ہو تم گواہ
 ہوا میں محمد کافر مان پذیر
 مسلمان ہوا میں ہدایت ملی
 ہوئے اوس سرگراختی شہ دین سپاہ
 گیاراہب و سو قیدی شیش عمر
 کہ ہونا بے مصطفیٰ کا یہ سر
 اسی یوہن صندوق میں لیکے جا
 کیا اوسنے اقرار راہب کے جب

جگر تیری عرش برین سے بلند
 ملک تیری غم میں ابد لگاتے ہو خاک
 کہ مرتے ہو سب بھی نہ پانی دیا
 کلی سے دم آب فخر ملا
 خبر تھی نہ اسے شاہ عالم مجھے
 تو ہوئی رضا مند خیر الہیہ
 بھر آتے ہیں افسوس میرے بار بار
 کہ آخر ہوئی رات پید اسحہ
 اوٹھے اوس جگر سے چلی رو سیاہ
 جگر پر پڑی اوسکی تیغ نقب
 کہ اے نور چشم رسالت مآب
 چلا صدق دل سے میں اپنا گواہ
 قیامت میں ہونا مرے دستگیر
 یہ دولت تمھاری بدولت ملی
 صداسر سے آئی کہ ہم ہیں گواہ
 کہا عرض میری یہ مقبول کہ
 سرور دل مر کفنی کا یہ سر
 نگر نصیب نیر سے یہ بہر خندہ
 پھر راہب ادس جاسے کرتا تہب

کنارہ کیا دیر سے اختیار
عبادت میں مصروف دن اور رات
ہوا آؤں جبکہ سے جو راہی عمر
کیا فرق سلطان والا حشم
پہو ٹھکر یہ منزل پہ آیا خیال
سر کیسے کی عمر پہ نظر
جو دیکھا تو تھی آؤ تھی محنت تلوت
مشا تھا جو پہلا تھا فقتش ورم
سنو پہلے آئیر کا مضمون ذرا
دوم آیر کا تھایہ مطلب ورج
کہ لگا خدا جلد تر انقلاب
لعین او نکو پیر کہ ہو آس آس
غلاموں سے اپنے کیا یہ کلام
قریب و شوق آلی جب وہ پہا
نیزید لعین کو ہم پر پوینچی فسر
پہوئی آؤں لعین کو مسرت کمال
و یا حکم بدستور آراستہ
عقبہ پہ پہو کہ ہو صدیق احمد شہید
سختن و سختی پر کہ بانہ ازین

لیا کینج غزلت سر کو ہمار
آمد کی الفت میں گالی حیات
بدستور بدعت پہ بانڈھی کر
بدستور نیزے پر آؤں نے علم
کہ لاؤ دیا تھا خورا میں مال
وہن کیسے کاوا کیا دیکھ کر
ورم ہو گئے تھے سر اسیر شوق
یہ وہ آئیر و دون طرف شوق
کہ غافل بنیوں ظالموں سے خدا
کیا کام ان ظالموں نے فیض
کہ ہونے وہ سب پہا بدعت
کہا دین و دنیا میں دونوں خرا
کہ کھینک آؤ دریا میں یہ مقام
گرفتار آل رسالت بنیا
کہ آئے شان پر شہید و نکم
کہ تھا عاقبت کا نہ مطلق خیال
دکان سر راہ پر راستہ
وہ ظالم کہیں آؤ تھے نہ کی عید
جو پہنچے حرم ار کے درباہین

کیا قاتل شہ نے تازہ ستم
 کیا بیش کش جا کے بیش نیرید
 یہہ اردو میں مضمون ہوا نکار تم
 ترے واسطے قتل او سکوا کیا
 شہ جملہ آفاق غسابی نسب
 نیرید اس سخن سے ہوا خشمگین
 کہا جانتا تھا یہی تو اگر
 دھڑا طشت میں پھر سر پاک شاہ
 قصیدہ ستمگر نے موزون کیا
 لئے اپنے اجداد کے اوسمین م
 لڑے تھے پیر سے وہ بھیجا
 کہ ہوئے اگر وہ بقید حیات
 کیے قتل جن جن کے میں تے تمام
 ہو دایک سب دیکھتا تھا حال
 کہی اور سے حاکم سے اوسدم ہات
 کیا قتل کسکو یہ کسکا ہے سر
 وہ بولا کہ تھا خارجی ایک مرد
 منہ کو وہ ہینچا ہوا نہ پر تیغ
 کہا اور سننے کیا نام تھا کہ بیان

کہ لیکر سر شاہ عالی ہم
 کئی شکر ٹپٹے لگا وہ پلید
 کہ جو کچھ تھے آج دے ہو وہ کم
 نسب میں جو تھا سب عرب سوا
 ام و اب کی جانب سے فتح عرب
 حسین نے دیا حکم قتل امین
 تو کیوں اوسکا کاٹا شقاوت سوس
 بیان فخر کرنے لگا وہ سپاہ
 ادا اوسمین بدعت کا مضمون کیا
 ہوئے تھے جونی النار ملعون تمام
 ہوئے تھے تہ تیغ خبر لورا
 نہایت یہ اونی خوشی کی تھی بات
 لیا آل احمد سے کیا انتقام
 کہ تھا علم میں او سکوا حال کمال
 کہ تیلایہ گذری ہے کیا واردات
 یہ کس برج اقبال کا ہے قمر
 ہوئی اوس سے دپیش مجھ کو نبرد
 دم تیغ سے خون گر لے دریغ
 وہ بولا حسین افسر انس و جان

نبی کا نواسا علی کا بیسہ
 فتنی اور سنے حاکم کی جب گفتگو
 کہا وادہ کیا خوب اسلام ہے
 رسول خدا پر کیا تو نے عذر
 بنی کی گوارا ہے ایذا تجھے
 کیا خون شاہ خوش انجام کا
 میں ہوں نسل داؤد سے اور شعی
 مرے پاس آتے ہیں جن مہرود
 یہ کہہ کر کیا شاہ کے سر سے خطاب
 ترا جبر ہے یہ شبہ شاہ ہدا
 میں اسلام لاتا ہوں ہنا گواہ
 شہادت کا کلمہ زبان سے کہا
 یہ یہ لہجہ نہ دیا حکم قتل
 فدا ہے میرا بن سید رہا
 کہا یہ لعین نے کی لیجاؤ سر
 سر شاہ تھا اور بڑا مکان
 اور زمین میں تھا وہ شہنشاہ بھی
 کئی نصرت و شہسوار جب گذر
 منادی نے دی یہ فلک سے ندا

جگر بند زہرا سخن مختصر
 گرا آنکھ سے اشک کے چالو
 ستمگر ہو تو زنت انجام ہے
 نہ سمجھا ہی کے نواسے کی قدر
 کرے روسیہ حق تعالیٰ تجھے
 تجھے اس یہ دعویٰ تھا اسلام
 مری قوم کرتی ہے حرمت
 تو کرتے ہیں مجھ کو ادب سے سجود
 کہ امی جانشین رسالت مآب
 پیغمبر خدا کا رسول خدا
 خدا سے مرے بخشو انا گناہ
 چلا نرم سے اوٹھ کے وہ باخدا
 ہوا سخت برہم کیا حکم قتل
 شہادت کا رتبہ میسر ہوا
 حفاظت سے رکھو کہیں اس عمر
 جولاٹے تھے پھر وہ ہو گیا سان
 مگر نیدا ئی نہ شب بھر دوا
 عجب حال آنکھوں کو آیا نظر
 کہ او تر و زمین پر صفی خدا

نظر آئے آدم علیہ السلام
 صدا پھر یہ پیدا ہوئی آہ آہ
 براہیم آہے بروے زمین
 اسی طرح موسیٰ بھی حاضر ہوئے
 صدا اور آئی نہایت بلند
 کہ جلد اے محمد ہو تم ہوشیار
 چڑھاتے تھے کاذھے چسکو کہ تم
 شلاتے تھے تم چسکو سینیہ آہ
 پیاہنت پر چسکو شنے سوار
 ہو چلوہ فرما جناب رسول
 بہت سے تھے قدسی قدم باقدس
 سر پاک تیرے پہ تھا جاگزمین
 اسے کہتے ہیں جنوب ہر دو لا
 سر الور سیدنا مدار
 نبی نے لگا یا وہ سینے سے سر
 گئے پاس دم کے روئے ہوئے
 کہا اونسے دیکھو ذرا اسی پر
 کل تا زمین ہے یہ میرا حسین
 نہیں سکے غم میں مرد لکوتا ب

ملائک کا ہمراہ تھا از دحام
 کہ تم بھی چلو اے خلیل آلہ
 گروہ ملائک تھا اونسکے قرین
 جناب سٹجا بھی حاضر ہوئے
 ہوئی تحسکے شنے سے دل دروند
 کرو سروا سے کا زیب کنار
 ہوا کر بلا میں وہ پامال سم
 طیان خاک و خون ہیں وہ رشک
 سروا سکا ستان پر ہے خورشید دار
 الم تاک گریان پر نشان بلول
 گریان کیے چاک تصویر غم
 اوسی جا پہ آئے رسول مبین
 خمیدہ وہ نیزہ یکا یکا ہوا
 گرا عبد کے آغوش میں یکبار
 ملا موئے سے منہ چشم سے چشم تر
 عیا السنود نے لکھوئے ہوئے
 کیا قتل امت نے میرا پسر
 مری فاطمہ کا یہ ہے نور عین
 جگر ہو گیا سوز غم سے کباب

یہ شکر اور کھجیر سیل میں
 میں ہوں عاصی نہ کر نہ بیگمان
 بلاؤں زمین اسے رسول امم
 ابھی بے نشان ہوں یہ کاہن شام
 کیا منج پیچیدہ پاک لے
 دو بارہ یہ کہنے لگے حبیریل
 یہ چالیس تن جو نگہبان ہو اب
 انہیں گو ہو کوئی نہ کوئی سزا
 ہو سے اسپہ راضی رسول جلیل
 کیا پیچیدہ ہو کہ کہے جسکی طرف
 جو آؤں شخص کی او نہیں نوبت ہو
 کیا مصطفیٰ نے کہ کھڑو ذرا
 یہ کہہ کر اوٹھے وان سے خیر البشر
 روانہ سر شاہ عادل ہوا
 یہ کہتا ہوا غمش کہ اسے پیچیدہ
 کہا میں نے اس سے کہ امرو سیاہ
 نہ کھجیر سیاہی مردود و مقهور ہو
 وہ مکہ سے باہر گیا پھر شتاب

کہا مصطفیٰ سے کہ امرو شاہ دل
 اگر حکم ہو نہ لرزہ ہو غیبان
 اولٹ جائے یہ شہراہل ستر
 یہ مردود کا فہم ہوں غارت نامہ
 حبیب خدا شاہ لولا کہنے
 کہ امرو خاص درگاہ رب جلیل
 کیا کار بد اسپہ معرور سب
 یہی لوگ آفت میں ہوں مستل
 ہوئی اونکے جانب وان حیریل
 جلاوہ ہوئی جان او کی تلف
 اوڑا رنگ رخ غیر حالت ہو
 یہ ملعون ہے او سکونہ تجھے خدا
 کیا ساتھ جد کے نواسے کا سر
 وہ قطرہ تھا دریا سے وصل ہو
 بیان حال اپنا کیا سب کتب
 سزاوار قہر جناب اک
 سرک جلد جاوے ہو دور
 خدا جانے کیا او سپہ آغا

ابو جعفر طوسی نامور
 گری جب شہ مجروح خاک پر
 قیامت کے آثار ظاہر ہوئے
 ہوا ایک مرغ سپید آشکار
 گیا طائرِ دین میں یہ کی گفتگو
 تھیں وہ وہ آب کی ہر تلاش
 سنی طائرِ دین نے جو اس کی صدا
 نظر آئے جب تن گشتگان
 نہایت ہوئی نالہ کش غم کیا
 او بھین سے کوئی مرغ سینہ کیا
 مزارِ چہر پہ بخت نوحہ گر
 ہوئے جتمع گرد او کے طیور
 نہ پانی سے او سکونہ دے کام
 کہ یا رب یہ طائرین کیون جھگر
 ہوئی بعد مدت خبر جب یہ عام
 ہوا حالِ دین طائر و نکا دید
 غرض وہ ان سجدہ طائرِ نوحہ گر
 کسی باغین آ کے مسکن کیا
 نہ تہا زبانِ گرم آہ و فغان

حکایت ہے اویسے سنو یہ خبر
 بہا خون خیر البشر خاک پر
 روانِ آشتیا نوٹنے طا ئرِ موے
 طیانِ خون شہ میں ہوا بیقرار
 گرا آہ سبطِ بنی کا لہو
 تن پاک حضرت ہوا پاش پاش
 چلی اوڑھ کے سب چائپ کر لیا
 ہوئے خونین دیکھ وہ طائرِ طیان
 بہت باندھ کر حلقہ ماتم کیا
 گیا سمتِ قبر رسالت مآب
 لہو سے تھے آلودہ سب بالِ پیر
 بیا او کے نالوں سے شورِ شور
 تجرین اہل مدینہ تمام
 یہ کسکے لہو سے پرانے میں تر
 کہ مارے گئے کر بلا پیرِ مام
 کہ تھے مخبرِ خون شاہ شہید
 ہوا گرم پر دازہ سمیت دگر
 سرِ شلخِ آو سے تشیمین کیا
 کہ ہر بالِ آو کا تھا شکلِ انان

اوی باغییر یک دخت یہود
 مرض من گرفتار حینے سے تنگ
 کیا تھا اسے سب نے گھر سے بدر
 اسے بھی چو اوسن ہوا کوئی کام
 پریشان وہ دھڑلہ رہی رات بھر
 سحر کے تلے وہ پریشان گئے
 وہ طائر اود معر شاخ پر فوج کر
 گرا بال طائر سے اک قطرہ خون
 مرض تھا جو اوسکو وہ زائل ہوا
 پیر اوسکا آیا تو دیکھا یہ حال
 کیا قصہ مرغ اسے بیان
 وہ بولا کہ اے مرغ فرخندہ فال
 خدا کی وہ قدرت سے گویا ہوا
 مرے بال و پر میں اوسکا لہو
 حسین علیہ السلام وحبس ویر
 بھری خون سے ادنیٰ خیل کی خاک
 بیان جب کیا اوس کے طائر حال
 جو ہوتے نہ احمد شہ کا اثبات
 کہ کلمہ ہر مسئلہ اس کا

کہ تھا زلف حور اوسکے اہونکا درد
 کہ تھی وہ نسل و ابرص و کور و لنگ
 پیر اوسکا لیتا تھا اسکی خبر
 نہ آیا وہ دخت تلک تباہ شام
 سنا نالہ مرغ وقت سحر
 قریب اوسکے اقتان و خزان
 اودھ نالہ کش یہ بزم شجر
 ہوا نور آنکھوں میں اوسکے زلف
 کہن سے عیان ماہ کا بل ہوا
 ہوئی اوسکو حیرت تعجب کمال
 کہ اس سے ہوئی یہ کرامت عیال
 عیان حال کر کچھ پئے ذوالجلال
 کہ اے شخص سب کو غیب کیا ہوا
 جو ہر کشتہ تیغ ظلم عدو
 علی کا پس سبط خیر البشر
 سنان یہ سر خاک پر خیمہ
 یہودی کے دل میں یہاں یا خیال
 نوا سے کہ تو نہیں نہوئی یہ بات
 قصہ اوسکا دخت کا ایمان

جو کچھ پانچ سو اور اس کے غریب	مسلمان ہوئے سب یہ تھا تیسرے
حقیقت میں کہتے ہیں اس کو امام	کہ جس سے پس مرگ بھی ہو یہ کام
برایہ ہوا اس کی حیات و ممات	بتائی پس مرگ راہ نجات

قصہ ششم در ذکر بر خیزانہ معجزات
 جناب سید الساجدین حضرت امام زین العابدین
 علیہ الصلوٰۃ والتحبہ والسلام است

امام زمان سید الساجدین	سیر زہدین افسر عابدین
وہ کوئی گریبان صبح ازل	شناسائی چوگان علم و عمل
مطالب روا دہنے ہر ایک کے	محک امتحان بد و نیک کے
سحر خیر ہنگامہ آبرو	نک ریز ریش درون علو
تماشاے باغ سرو علیہ	ستون قیام زمین و زمین
نہوتی جو ذات امام زمان	ٹھرتی نہ یہ سقفت ہفت آسمان
عدم سے نکالی یہ ہستی کی راہ	اونھیں سے منور ہوئے ہر ماہ
بغیر اونکے گردون کے رفتار کج	کہ بے نقطہ ہے خط پر کار کج
نہیں حکم روشن نہوا افتاب	نہوا حضرت نہ سر سے سحاب
اونھیں کی اجازت سے لیل و نہا	فلک کو ہو گردش میں کو قرار
نہ کرتے ہوا یا وہ سحر علوم	نہ ثابت نہ سیارہ ہوتے نجوم

جو امواج دریا کو ردین شمار
بنائیں جو مقدار بار سحر
زہی حفظ شاہ فلک اقتدار
اوڑائے جو قلب مصفا کارنگ
اگر دل سے لے نام پاک حضور
شامیں اگر برگ ہوں تر زبان
جو ہو خلق سے بیرون نخل خشک
گل انبار زر او کی دولت سے ہن
بیابان بیابان صفت انکسار
جو کہیں فلک پر قدم وہ جناب
محبت سے دل شاد و رو پری
وہ بازوے اعجاز حضرت میں در
اگر ابر صحر ہو فیض عسیم
بدن نور دل نور رخسار نور
چراغ ہدایت سراج حسین
جو دریا میں پہنچی تو مرسلی ہوے
کلام اد کے حیدر کے اعجاز تو
عجب لہجہ راز الہی و ہن
چڑھو دھڑکتے ہو وہ ارجمند

نہ نکلیں زیادہ نہ کم زیبار
جو کئے تو اوتنی ہو نکلیں نہ
کہ ہو گاہ ترکان سو چشم نہرا
نہ دیکھے کبھی آئینہ رو سے رنگ
گرین لاکھ بھرنہ مینا ہو چور
کرے خشک گل کو نہ باد خزان
لکھیں گل تر دنا زہ دی کو خشک
شجر باد و رنیز حضرت سہن
گلستان گلستان گل اعتبار
تو نکھیں سجھائیں نہ واقفاب
سعادت قرین زہرہ و شتری
کہ فیض نظر سے سلیمان ہو مور
بے خار صحر اعصاب کلیم
سرا پاوہ خورشید انوار نور
ہوئی جس سے پر نور قندیل دین
کئی آسمان پر مسجیا ہوئے
سب ان کے پیغمبر کے اعجاز تھے
کہ آیات قرآن تھے ان کے سخن
ہوا اور منبر کا پایا بلند

ملائک نے کی زیر پاٹکھ فرش
 عبادت میں لکھتا خدا سے نیاز
 بیان کس سے ہو اوتلی تو قہر کا
 عبادت زمانے میں نایاب کی
 رہی سیر گلزار تنزیل میں
 سوا سے عبادت نتا کوئی کام
 شریعت کی بانی تیا یا کئے
 شجر وہیں کا سبز و خرم کیا
 سنا جو نبی سے بس اوتنا کہا
 دعائیں ہیں وہ اپنی کا ملہ
 توکل فقط ذات اللہ پر
 ارادہ جو شاہ ہدائے کیا
 بلائے اگر ہو سٹ وقت سخن
 خدا نے بزرگی جو قرآن کو دبی
 طاعت میں سارا جہان غرق شرق
 عصیت میں لکھتا وہاں شاہ کا
 زمانے کے حاکم وہ شاہ امم
 مام چارم خلافت پناہ
 رہے اور جو اٹھ باقی امام

ہوئے زیر منبر بہم اہل فرش
 و عنو سے بڑھی آبرو سے نماز
 ہوا لب سے آوازہ تکبیر کا
 بڑھی زیب سجدے محراب کی
 گئی عمر تسبیح و تہلیل میں -
 نازوں میں اوقات کا فی تمام
 ہدایت کی راہ میں دکھایا کیے
 کہ آنکھوں کی چشموں سیانی دیا
 خدا کے کہے کو دو بار کہا
 کہ چین اجابت کا ہو سلسلہ
 قناعت ہوئی ختم اس شاہ پر
 اوسے کے مطابق خدا نے کیا
 تو تسلیم و کوشش ہوئی موچران
 فضیلت وہی شاہ دیشان کو دیا
 وہ صامت یہ تعلق قطع ہر فرق
 اگر خوت او نلو تو اللہ کا
 بجز صبر مارا نہ ایذا میں دم
 رباعی کی مصراع چارم وہ شاہ
 او نہیں کے وہ نور نظر سچا م

<p>مستن عجیب رودۃ تازہ تر کرے کوئی تعریف یہ کیا مجال عجب شوکت و رفعت و جہاں ہے کردن اب بیان سب سے معجزات</p>	<p>کہ اکھون جان خیلے برگ و تم خدا کو ہے معلوم یہ خوب حال خدا خوب ان سب سے آگاہ ہے کہی فیض حضرت سے باب بجات</p>
---	---

<p>سنا آج اے اہل فرنگ و عقل کہ کوفے کی مسجد میں تھے مرتضیٰ گیا میں حضور امام زمان یہی ہو کے گستاخ کھولی زبان کہا شہ نے لاسگریرہ کوئی اٹھا لایا میں صحن مسجد سے سنگ عجیب نقشب میرا سپہ پیدا ہوا کیا شاہ مجھ سے پھر یہ کلام کرے اسے میرا پس کرنا یہ عرض لیا سنگ کو میں نے تپتے ہر اس گیا میں حضور امام حسن کہ صبا بہ والبتہ ہے تو کیا سنگ مجھ سے طلب بیدارک امام زمانہ ہوئے جب حسین</p>	<p>یہ صبا بہ والبتہ سے نقل ید اللہ بازو سے حیدر الورا نظر آیا نور عالم زمین دلیل امامت تو کیجئے بیان کہ تجھ پر بھی بار خفی ہو چلی شہ دین نے میرا سپہ کی بیدارک کہ کاغذ یہ گویا ہویدا ہوا کہ ظاہر کرے آیکو جو امام سمجھنا امام اوسکی طاعت ہو جو دنیا سے گذرے شہ حق شناس امام حسن نے کیے یہ سخن کہا میں نے ہاں اے امام کو اوسی وقت کی میرا لائے سنگ نبی کے جگر عمدہ رب حسین</p>
--	--

میں حاضر ہوا جاگے اوتھے بھی ہیں
میں سمجھا جو کچھ تجھ کو منظور ہے
لیا سنگ حضرت نے مجھے طلب
عیان ہو گئے حرف دیون سنگ پر
ہوا بعد ازاں عہد زین العباد
یہ کہتا ہے صبا بے لے لیر
بہت کم تاخیر امتیالی عمر
لیا ہر طرح میں حضور امام
قیام و قعود و رکوع و سجود
جو مصروف دیکھا پھر اتنا امید
ہو گیا یہ شہ تے اشارہ کیا
جوان ہو گیا دیکھ کر میں یہ حال
لیا سنگ حضرت نے بھی مہر کی
دلالت امامت کی ظاہر ہوئی
اسی طرح میں پیش پا کر گیا
بھی معجزہ اور سننے ظاہر ہوا
اسی طرح آیا میں مبادی پاس
اسی طرح کاظم نے دیکھا وہ سنگ
رہنا تک غرض انتہا ہو گئی

بھی محسوس ہوئے شہ حق شناس
دلالت امامت کی محطور ہے
عیان نقش تھا مہر کی اپنے جب
کہ کاغذ یہ ہوں حبس طرح جلوہ گر
ہوئی رونق عدل انصاف و داد
کہ اس وقت میں ہو چکا تھا میں
کہ تھا ایک سو تیرھواں سال عمر
عبادت میں مصروف شاہنام
زہے شوق طاعات رب و دود
سنی کا کجاور کجا تا اسد
میرے پاس صبا بے وہ سنگ لا
کیا پھر قریب شہ خوش فصال
نگین امامت نے بھی مہر کی
جلالت خلافت کی ظاہر ہوئی
لیے اس سند کو بظاہر گیا
کہ سارا جہان اس کا ناظر ہوا
ہوئی اس پند مہر شہ حق شناس
اسی طرح سے مہر کی بید رنگ
بدستور مہر رضا ہو گئی۔

جیسا تو جینے وہ صبا پہ بھر
سواے اُمّہ پر کس سے ہو کام

ابو اچشمہ زندگانی گذر
کہ فرمان سے ہو موم سنگسار

معجزہ

۲۱ یہ لکھتے ہیں صادق علیہ السلام
تفصیل راوی ہو اس نقل کے
ہو جبکہ وقت وفات امام
چلے دار فانی سے زیر العباد
کھا نشپ کو حید سے کہ جان بد
مین لایا تو کسی اس طرح گفتگو
ہوا دل کو میت کا پیدا سراغ
جو دیکھا تو ہے راست قول جیسا
بدل کر وہ پانی جو مین نے دیا
کہا اے میرا آج کی ہو وہ رات
خطیری مین ناقہ مرا باندھ دو
غرض بعد دفن امام عسدا
کیا قبر نشہ پر پڑا کر رسن
نہ معلوم تھا قبر کا بھی پتا
ہوا قبر پر نور پہ سینہ مال
ہوئی جبکہ باقر کو اُدسکی خبر

کہ میرے پیر یا قرینک نا
کہ ہو آج تک نقش دل پر
لکی کچھنے شمع حیات اب
رہناے خدا پر ہوئی دل نہ
وضو کے لیے آب لاؤ اور
نڈو آب میت پر اسے وضو
کیا لیکے پانی مین میش جیسا
کہ اک موش مردہ تھا بائیں
وضو آئینے اوٹھ کے اوس دم
کہ تر و یک پہونچی ہے میری وفات
علف او سکی خاطر مہیا کر
وہ ناقہ خطیری مین تھا جو بندہ
بیانا ہوا اشک خون نعرہ زن
فقط جنوب الغت ہوا بہنہا
زبان نقان بن گیا بال بال
قریب آسکے آسے شہ سجود

اللب تلک بجر الفت کا جوش
 بڑی کونا قہ روانہ ہوا
 حب یہ کہ کمر پیرے وہ جناب
 طیری سے اوٹھ کر وہ نا قہ گیا
 دسی طرح ہونے لگا بقیہ ار
 نوئی سنکے باقر یہ گرم مقال
 بازار و بیتاب وہ تین روزا
 آہا ہے کہ تھے سبکہ نین الحیا
 کئے شہ تے یائیس حج بار بار
 دیا وقت پر آپ چار او سے
 رو غور وہ لوگ تھے کیا لھین
 بیا وہ روان تھے امام سعید
 جھے خار تلو و بین خمی قدم
 اگر بیٹھ جاتے تھے تھک کر امام
 کف یا ک بین شتر دن کی زمام
 بیان کوئی کیا وہ مصیبت کرے

فغان کرنے امر جا نور ہو جوش
 کہ فرمان شہ تازہ یا نہ ہوا
 نہ آئی کسی طرح نا قے کو تاب
 پریشان مرتبہ آقا گیا
 بدستور تھا نالہ افسطرار
 کہ اب صبر ہوا و سکوا مر محال
 ہوا پھر سوئے خلد رونق فروز
 بہت صرف طاعت بہت خوش نہاد
 اوسی نا قے پر ہو کے اکثر سوار
 کبھی تازہ یا نہ مارا او سے
 کہ جب قید غم بین پہننے شاہدین
 سوار اپنے گھوڑوں پہ فوج نرید
 وہ طوق گران جس سے گردن تھی تیز
 لگاتے تھے دڑے اونچیل ہا شام
 کہ زخمی تھے دست مبارک تمام
 خدا اہل بدعت یہ لعنت کرے

معجزات

بن شہر آشوب نے کی ہے نقل
 کہ عبد الملک نے دیا حکم عام

۳۰ یہ نہ ہر س رکھتا تھا جو ضم و عقل
 خدا او سپہ لعنت کرے صبح و شام

پیرین پائے سجادین پیریان
 کیا ابن شیر خدا کو اسیر
 یہ نہ ہو کہ حق وقت پہونچی خیر
 بہت سعی کی تا بہ پیش امام
 مسلسل مطلق و تھین و کھینک
 کیا بیقرار می سے اوئے سکلام
 بہشتا میں نہ سجد مطلق کران
 کما شہ نے تیرا کدھر ہے خیال
 جو چاہوں ابھی دست دیا چھو جائز
 مارا دئے ہو اب یہ مطلب مرا
 یہ کہہ کر ملا یا بدن امیک بار
 کہا پھر ہنیکر یہ زنجیر و طوق
 مگر قطع ہوئی جو دو متر لین
 یہ کہہ کر روانہ ہوئے سوئے شام
 تو دیکھا یہ میں نے عجب ماجرا
 دیکھنے میں پھر کردہ آئے تمام
 کہا میں نے اوئے لکھا ہو یہاں
 ہو اس مرد کا بھی لہسا نہ عجیب
 رشتہ گرد سدا رہم رات بھر

کر و جانب شام او تلو رو
 نگہبان محافظ مقرر کشم
 چلا بیقرار انہ گھر سے اود
 گیا اور کیا امر سنئے شہ کو سلام
 کبھی سینہ بیٹھا کبھی اپنا سر
 کہ کاش آئی جا پہ ہو تا غلام
 تھین و کھینک سا لہ و شادمان
 نہیں بار آہن سے محکوم طال
 ابھی طوق و زنجیر سب ٹوٹ جائیں
 رہے یاد محکوم عذاب خدا
 ہوئے طوق و زنجیر سے برکبار
 کہ اس قید کا آپ ہے محکوم و زنجیر
 رہیں گی نہ پھر مجھ پہ یہ مشکلیں
 ہوئی چار دن کی جو مدت تا
 کہ وہ جو نگہبان تھے اہل جفا
 لگے کرنے کافر تلاش امام
 وہ ہوئے عجب کی جانی کمال
 کہ شب بھر حراست میں تھے ہم قریب
 ولیکن نمایان ہوئی جب سحر

نظر کی بجوبی سوئے جزہ و کل
 یہ کہتا ہوں ہری کہ میں بعد از ان
 لگا پوچھنے مجھ سے حضرت کا حال
 وہ بولا کہ جبرم نہ ہوئی تھی یہ
 قضیتا کہ ہو کر یہ مجھ سے کہا
 ہو مجھ سے غالب یہ خون و خطر
 کہا چاہیے کیجیے بیان مقام
 وہ بولے نہیں چاہتا میں یہ
 یہ کہہ کر گئے وہ امام حسین
 کہا میں نے تیرا ہے جیسا گمان
 عجیب حال ہو حق کے مقبول
 وہ بولا زہے نغم اقبال شاہ

نہ تھا وان کوئی غیر زنجیر و غل
 گیا پیش عبد الملک نا گمان
 کہا میں نے یہ حال مجھ میں
 مرے پاس اسے تھوڑے وقت میں
 کہ تھا کہ ہے مجھ سے سر و کار کیا
 کہ یہ نیا سکا میں نہ کوئی ضرر
 یہ گھر آپکا ہے امام اس نام
 تری کیا بساط اور کیا کالعت
 کہ پھر آج تک میں نے دیکھا نہیں
 نہیں ویسے ہر گز امام زمان
 عبادت میں نہ ات مشغول ہیں
 خوشا شغل و تکا خوشا حال شاہ

مذبحہ

مسبب کا فرزند ہے جو مسجد
 کہ مسلم بن عقبہ کو ناگمان
 جسکو مدینہ کہ غارت کرے
 وہ ملھون مدینہ میں داخل ہوا
 وہ مسجد جو تھی جائے خیر البشر
 فروکش ہوئے وہ لعین فضول

روایت ہوا اس سے یہ اہل اہل مد
 نیرید لعین نے کیا جب روان
 غیث خون اہل یارت کرے
 نہان حق عیان دور باطل ہوا
 ستونین اس کے بندھے چالو
 ادب جھوڑ کر گرد قبر رسول

<p>جو اسباب یا یالیانین نہ مجھے ساتھ لیکر دم یا مباد کھڑے ہو کے روتے تھے فرد مر ائم قاصر تھا اوس سے مگر خدا کے عجب راز تھا آپکا جفا کار سکار باطل فضول کبھی ہم نہ آتے تھے اونکو نظر بدن جامہ سبز سے سترہ زار درخانہ شاہ پر سید و سبت ہلانا تھا حریدہ مرد جوان فنا دم میں ہوتے تھے گر گردین مدینے کے غایت سے پالی مان امام زمان حضور راہ رشاد جو تھی خود روان اور لڑکوں بال وہ بولنا کہ ای خسرو دین مینا تھا یا محب روز محشر ملک ہر اک شخص محتاج ہونے لگا پے نفرت آل شاہ عرب سر و چشم سے ہر نصرت چلا</p>	<p>مدینے کو غارت کیا تین دن اونہیں روز و نینج ذرین العباد سر قمر پاک رسول حسا و جا پڑھتے تھے وہ شہ بگرد عجائب یہ اعجاز تھا آپ کا وہ ظالم جو تھے گرد قمر رسول اونہیں دیکھتے تھے ہم آنکھوں پر جو اندر اک اسپ اشپ سواد وہ کرتا تھا ہر روز حریدہ بدست کوئی لوٹنے کو جواتا تھا وہاں نہ لکھتا تھا حریدہ پہ وہ اہل کین جو کتر ہوئی بدعت و شمنان گئے کھر میں و سوقت زین العباد کئے جمع حضرت نے زبور لباس لگے دینے اوس مرد کو آگے شاہ نہیں آ دی نہ اد ہوں میں ملک مدینہ جو تاراج ہونے لگا خدا سے ہوا میں اجازت طلب خدا نے مجھے دی اجازت چلا</p>
---	--

<p>کہ رکھتا ہوں میری رحمت کی میں کہ روز قیامت شفاعت کریں</p>	<p>جزایا ہوتا ہوں یہ نصرت کی میں رسول خدا میری نصرت کریں</p>
<p>ذرا گوش دل سو سنو یہ خبر سعید ہے اوسنے کس کہ ملتا تھے عالم میں بن العباد کسی نے نہ جانی مگر اونکی قدر کہ کافی یہ حجت ہی ترے لیے خازہ پہ پڑھنی تھی تجھ کو نماز کہ سن معجزات امام مجید سجائے تھے جتیک شہ دین پنا تو میں بھی تھا ہمراہ شاہ امام کیا بعد از ان سجدہ بے بیانا کہ تسبیح پڑھنے لگے وہ امام ہوئے ساتھ حضرت کے تسبیح خوان اوس آواز سے میں بکایا کرا کہا کیا ترے دل میں یا خاطر کہ سن گوش دل سو اس کو قبول یہ تسبیح تعلیم کی اور نکو شب</p>	<p>۵ روایت کے اسناد میں معتبر کہ منکر علی ابن زید ایک تھا کہ تو اسکا قائل ہے امی خوش تہاد سعید اوس بولا کہ بیشک تھو صد سخن مرد منکر نے تب یہ کیے جو تھا اونکی خدمت میں ایسا نیاز جواب دے کو دینے لگا یوں سعید نہ جیتے تھے قاری بھی کے کی راہ جو سفیان کی منزل پہ پہنچے امام پڑھنی شہ نے اوس جاوہر کھنڈ نہ سجدہ ہوا تھا ابھی وہ تمام کلوخ و شجر سنگ جتنے تھے وہاں ہوئی ہر طرف سے یہ پیدا صدا اٹھایا جو سجدے سو حضرت نے سر کہا میں نے ہاں بولے ابن رسول کیا حق نے جبرئیل کو خلق جب</p>

کبھی تھی میں صاحب اقتدار
 کبھی انکو اتنی نہیں قدرت
 ہوا سخت سائل کو سنگر ملال
 کہ بچو نہیں اپنے غم سے فراغ
 امام زمان نے کہا صبر کر
 پیکاری یہیہ خادم کو شاہ حسین
 وہ دور رویشان جو کہ لایا جعفر
 عطا کر کے لویہ یہیہ شاہ بدلا
 چلا لیکے سائل تو آیا خیال
 نہ نکلیگا کچھ اسے مسئلہ ہوا
 ملاراہ میں ایک ماسی فروش
 بہت اسکی خاطر یہ اکثرہ تھی
 غم نہ ایک نان جوین اسکو دے
 کسی کو جو دی نان چہر دوسری
 کیا لیل ماسی جو گھر لاکے چاک
 نہایت ہوا دیکھ کر اونکو شاہ
 نہ گذری تھی کچھ دیر جو کہاں
 پیکاری کہ سے اپنی نان جوین
 ہوا ہم یہ ظاہر تر حال زار

کہ سائل کو بھی اسے مشکوٰۃ
 امام زمان سے کہا آگے حال
 کلام اونکے میں داغ بالکا دانا
 تری شام غم ہو گئے اب سر
 کہ لایا گھر کھانے کی نان جوین
 کہ تھیں سخت جسم خستہ و سوز
 کہ نہ چاہی تھی تری حاجت
 کہ یہ رویشان کچھ نہ نہ ہو
 مایوسی نہ آیا نہ کوئی صبر
 کہ تھا مناسبت تو یہ گندہ جو
 قسط پاس اک ماہ گندہ
 وہ چلی جو پاس اسکی تھی
 نکم کا ہوا اس کے وہ نشتر
 نظر آئے دو گویہ تانبہ
 ملے شکر گھر بیٹھے پائی سرا
 ہو صاحب بلخ و ماہ
 کہ ہیں سخت پھر سوک نہ
 کیا بلخ و ماہی سے

تو آبا و دهر قاصد شاه دین
چو مد نظر تجلو هست بهو چکا
که مین بخت کمانه که قابل نهین
سزا و لغت نهین مرد دین
هری حرف شکر خدا حق شناس

کہ اگر روزہ زینت عابدین
 کہ روز ازل سجدہ مقبول تھے
 نہایت تھا کہ عمر عالی نسب
 کہ تھا دم الیاس حسین غریق
 سوز ہوا اوسے جیسے نصیب
 یکایک ہوا زینب آغوش جاہ
 کہ دختر حسن کی ہفتی وہ خوش شفا
 ہوا خضر غم سے زخمی حشر
 اکہ ہنسی نہ آواز تک کا نہیں
 کہا آپ میں سحت دل کس قدر
 دیا تھا عجیب تہ اللہ نے
 ہوئے رونق افروز تر و یکا
 کیا شہ نے دست مبارک دراز

تکالافا جگر مذکور اس طرح
نہ ہو گیا تھا صدرہ او کو نہ بیمار
کیا آؤ سکی مان کر یہ شہ نے خطاب
نہ مان کر آئی سے ہرگز نہ باب
وہ بولی کہ حضرت کا بیچ ہو کلام
خدا سے کچھ آؤ شہ عجیب نہ تھے

کہیں سے ہو یا ہر فرج حسیطرح
مسرت سے خدا ان تھا وہ کلفدا
کہ اتنا بھی لازم نہ تھا اضطراب
خدا اپنے بند کا حافظ ہو آپ
مر اعذر مقبول ہو یا اسام
ہو افتال حضرت تھی انجائز تھے

منجھ ۵

کسی روز تھے زبیب محفل امام
ہوئی ناگہان ایک ہرئی عیان
صدرائے غم انگیز کی اس طرح
امام زبان نے یہ سب سے کہا
کہا سنئے اسے شاہ دنیا و دین
کہا شہ نے کہی ہو فریاد یہ
ہوا اسکا بچہ کسی جا یہ قید
گر سنہ جو ہو وہ نہیں اسکو تاب
یہ کہہ کر اٹھئے آپ بن العباد
قریشی کے گھر آئے شاہ امام
نکل آیا وہ مرد سنکر خبر
کہا جلد کہئے امام صدا

۹

شرف یاب اصحاب حضرت امام
وہ آئے قریب امام نہ مان
کوئی استغاثہ کر سے حسیطرح
کہ سمجھی بھی تم سب یہ کہتی ہو کیا
کسے علم ہے جزا امام مبین
کہ ہر سخت غم کہیں نہ ناشاد یہ
کیا ایک مرد قریشی نے صید
پلانے کو دو دھ آئی ہو یہ شہ
چلے ساتھ اصحاب خوش اعتقاد
خبر اسکو پہنچی کہ ہوئے امام
ادب سے دھڑا شہ کے قدموں پر
کہ تشریف لانے کا باعث ہو

کہا کہ جس نے مخلوق لوح و قلم
مرے پاس لا جلد ای خوش خصال
بلایا اس کو دودھ پانی مراد
مجھے بخش دے یہ میرے ہذا
یہ آہو ہو گیا جان تم پر تیار
کہ لیا یہ سچہ نہ گرا غلط اب
ہلانی دم آؤتے ہوئی شادمان
یہ اب ہم کو دیتی چلی ہو دعا
کہ حیوان کی تکلیف تھی ناگوار
جو دے رہے ادنیٰ تکلیف کے

کہا کہ شہ نے مخلوق خدا کی قسم
ترے گھر میں مجھوں ہی جو غزال
وہ لایا تو ہرنی ہوئی شاد شاد
قریشی سے لو لے امام ہذا
وہ لولا دیا ابے شہ نامدار
کیا شہ نے ہرنی سے آؤس دم خطاب
ہوئی کجی ہ سچہ کو لیکر روان
کہا شہ نے مقصد جو اسکو ملا
نہ ہے رحم سلطان عالی وقار
خدا اوں لعینوں کو تکلیف دے

جو ہیں فاضل و عالم و خوش خصال
یہ صاحب سے کہتا ہو یونہ فصیح
کہے ہیکو مرضی میں حسین
شہ اتقیا زنت عابدین
ہو اقبلہ دین کا کعبہ مقام
بلایا مجھے آدمی بھیج کر
ادا کر یہ پیغام ای خوش نهاد
عہدین پور بعد حسین و حسن

بہتے ہیں قطب سپہ کمال
ابو خالد اسکا ہوا دی صحیح
ہوے قتل جب کر لیا میں حسین
ہوے بعد اؤ کے امام تبیین
لکھا ہی جو کے میں آئے امام
دہین تھے محمد علی کے پسر
کہا ہو روان سوزین انصاری
کہ میں ہوں یہ اللہ کا بے سخن

امامت خلافت مجھ جیسا ہے
 اگر عذر رہو متکو اسے محترم
 کیا میں حضور انام صدا
 امام زمانے سنی جب یہ بیات
 کہ کہنا چاہیے یہ بعد سلام
 تھیں ان اذعانہ مناسبتین
 سو یا ز اسے کہ یہ ہے خطا
 حکم ہو اگر تلو سر نظر
 مرے ساتھ جلیک کرو تم سوال
 کیا میں یہ سنکر محمد کے پاکس
 وہ لوے کہ اسپرین ارضی ہوا
 محمد کو ہمراہ لبیکر امام
 کہا شے نے پہلے کرو تم سوال
 محمد نے طاعت میں کر کے قیام
 کہ جو حق ہو کر دے بیان اسے
 نہ کچھ سنگ اسود آئی صدا
 اوٹھو بعد اؤنکے شہ سرفراز
 کہا سہنے یہ دے پھر شاہ نے
 کہ کعبہ میں گر جو چاہی نہیں ہ

سر روایت مجھ جیسا ہے
 مقرر کرو تم کسی کو قلم
 یہ سچا م اوٹکا کیا سیاہ
 ہو گو ہر نشان شہ کاینات
 خدا تے کیا ہی بھی کو امام
 برا خدا یہ مناسبت نہیں
 ولایت نقلا ہی خدا کی عطا
 سنا دیگا یہ سنگ اسود خبر
 کہ معلوم ہو جائیگا تم کو حال
 سنایا کلام شہ حق شناس
 وہ حق ہی جو سنگ اسود صدا
 گئے ایک دن سو بیت الحرام
 کہ مجھ سے زیادہ ہو دیر نہ سال
 کہا سنگ اسود سے بعد سلام
 کہ باقی رہے پھر نہ کچھ باز خواست
 کہ کچھ نہ حال صواب و خطا
 ادا کی امام زمانے نے نا
 کہ تم کو دیا حکم اللہ نے
 رہے اسکے احوال کا تذکرہ

امامت سے میری اگر سو خبر
کہ میں ہوں امام نہ میں نہ مان
میرے علم کو میری عجیب سے دشواری غلط
صدائے اسود سو آئی بلند
ہیں خج ب یا ظل ہی دعویٰ ترا
امام دو عالم ہیں بنی العباد
زمانے کے ترے ہی ہیں امام
ہیہ کہ میرے کا کاتب ابدن
نہ سمجھا تھا میں تھی یہ میری خطا

بیرمان حق جلد اظہار کر
مرے حکم میں یہ ہر سارا جہان
سو میری وارث بنی کا غلط ہو
کہ کر اے محمد زبان اپنی سند
خطا ہی خطا ہی خطا سے خطا
انہیں کا تجھے پیاسیہ اعتقاد
عداوت ہے شہر انکی حرام
گرے پاؤں پر ادھر کے یہ سجن
تجھ میں ہو ولی و امین خدا

ابو حمزہ سے ہے روایت رقم ۱۱
ہو حاضر نرم ابن عمر
اصالت کی پیراہ لینے لگا
کہ ہو قول حضرت کا میں سنا
سبب یہ کہ حق نے کہا اشکار
نظر نہ آتا تھا ادھکودہ شیر
قطر اتنی خاطر حکمت دیر
کھا شہ نے بانجی ہر ابن عمر
نہ میں اس میں شبہ جو میں نے کہا

کہ تھے ایک صحبت میں شاہ احمد
سائق شہادت یہ بات بھی کہ
یہ الزام حضرت کو دینے لگا
کہ پوشش کانا نہ ہو لی ہو ملا
علی کی کرو دوستی اختیار نہ
ہو لی اویسہ ادعان فرمان میں
ہوئے یطین ہا ہی میں ابو بکر
ترے غم میں ہو میری ان نو محمد
کیا عقدہ راز سر سبتہ و ا

کہا آئے سچ ہو یہ دیکھو اگر
 کہا اوس کو اور مجھے حضرت بت
 جو کین ہوا کھین تو تشہ نے کہا
 جو کھین ہو کین دایہ آیا نظر
 طلاطم سے ہر موج اوس کی بلند
 کہا ڈر کے ابن عمر نے کہ شاہ
 کہے ہو گئے شاہ دین کو بھر
 ترب کر ہوئی ایک مجلس عیان
 کہا تشہ نے اظہار کر ماجرا
 وہ گویا ہوئی اور کے ہر کلام
 کہا تشہ نے کہ حال یو تین بیان
 یہ میسر تھے جتنے بہ زیر سہا
 کیا دعائے دل سے قبول
 کیا جسے سکر توقف فرما
 لگا پائے آدم میں عصیان کا سنگ
 ہوئی زیبائش خلیل خدا
 عیان حال ایوب اود ہے
 جو پونس کی فورت ہوئی یا اما
 کہ کراختیار اودی خدا

ہفت کو اسلی لرو جلوہ کر
 کہ آنکھوں کو اپنی کرو بند اب
 کہ اب کھول کہ چشم دیکھو ذرا
 کہ اک ساحل بحر پر تھا گذر
 بی ظائر جان عالم کست
 خلی جان تن سے میر دو پناہ
 اشارہ کیا اپنے سر سے بھر
 گرا آگے ساحل پہ کوہ گران
 کہ تو کوں ہو نام تیرا ہو کیا
 کہ مجلس ہوں میں ہو تیرا ہو کیا
 وہ ہوئی کہ اے خوش و افش جان
 ہوئی غرض سب پر تھکا رہا
 ہوئی دولت امن و سکھو حصول
 ہوا صاف باشد دام بلا
 ہوا نوح کا حال طوفانے میں
 گریے چاہ میں بے سست مہ لقا
 کتب میں سند اسکی موجود ہے
 ہا حکم خالق ڈی الاحرام
 المہ کی الفت علی کی ولا

کہا اوسے بیجا سا میں ہمیں
 یہ کہہ کر جو یا ہر گیا شہر کے
 کہ لے لپٹن میں تو اسویں ملکر
 کیا میں نے حکم خدا پر عمل
 رہو لپٹن میں میری نفسی ن
 ظلمت عفو کر تو کہ عفو ہے
 محبت علی کی جو کی اختیار
 بیان کر چکے حال محبتی حبیب

والا لیا لرون جاتا میں ہمیں
 ہوا حکم خلاق عالم مجھے
 کہ اعضا کو کوئی نہ پہنچے ضرر
 لیا لپٹن میں اونکو میرے غل
 یہ کہہ تو تھا او خالق آفس جن
 مجھے ظلم پر اپنے اقرار ہے
 بلا سودہ چھوٹے سوئے سنگار
 کہا شہ نے جا اپن مسکن میں اب

سچہ

ہوئے عازم مکہ جے ہ امام
 ہوا ایک جا خیمہ شاہ دن
 کیا خل و یون سو رہے فی کلام
 سوئی گریہ تجو نہ بہتر نہ میں
 کہ شہر ہمارے ہونے سے کتب
 نہیں ہم کو ہرگز تیرے مد نظر
 کہا خادموں نے کہ شاہ ہدا
 ہوئے مستعد خادمان امام
 کسی سمت سے تب یہ آئی صدا
 نہ اوٹھو اے اس جگہ سے خیام

تو عفان کی منزل نظر مقام
 کہ تھی چاک و مصفا میں
 کہ استاد اس جا کہ کیون قائم
 جگہ قوم جن کی ہو یہ سرزمین
 ہماری محبت میں ہونے و زوین
 ہمارے سبب اوٹھو میرے ضرر
 ہمیں تھا یہ احوال معلوم کیا
 کہ یہ یا کرین دوسری جا خیام
 کہ اویسیم لجان رسول خدا
 نہیں تنگ ہو یہ کشادہ مقام

<p>قد سرایکای غنیمت بین تناول کرد ہو سعادت حصول تو دیکھا طلق بین میں چیدہ شہر کہ بین زگی سے وہ سب لوزی شہرے چیدہ کی تازہ بہار جو دیکھی تو ہو ایک سر حص گھلائے او بھین سید نار و طب زہے رتبہ شاہ جن و لبشر</p>	<p>نہیں شاہ دین چیر اذیت بین سہہ تحفے بہار ہوں کچھ کچھ قبول جو کی جانب حمیہ سب نے نظر بہت ڈالیاں سیب دانگور کی کسی جا طلق بین میں امر و دنار بہت اور ہے میوہ نو بنو کیا ساتھ والوں کو شہ نے طلب تناول کواپ بھی کچھ شہر</p>
---	--

فصل ہفتم در بر خیز از معجزات امام ہمام حضرت ابی جعفر
محمد بن علی باقر علوم اولین و آخرین صلوات اللہ علیہ
و علی آباء الطاہرین و اولادہ المعصومین

<p>وہ باقر کہ حبیب محمد ہے نام شرف و محمد کے ہمتا میں و لیکن خود سے چیدہ وہ نہیں خطا پر نہیں ہاں سوائے صواب مگر نہ لوں سہو و غسیان نہیں میرا شفا ہے ذات جناب</p>	<p>شہ جملہ آفاق پنجسم امام وہی قبیلہ اہل اسلام میں امام حق میں خدا وہ نہیں نہی تو نہیں میں وہ عالی جناب کہے کوئی کہ نہ لکھ کہ انسان نہیں بیان ہے باہر صفات جناب</p>
--	---

وہ بو گل باغ جاوید ہیں
جو نید اسکو وہ شہ ذری وقار
نمودار نور خدا ہو گیا
دہی ہو خدا سو کہین جو وہ عرض
بیان پیغمبر ہے ادھکا بیان
نہی کی زبان نوریزدان کی ہیں
امین خدا آفتاب خدا
سریراد نکوشاہ نجف سے ملا
سجا ہو اگر نور قدرت کہوں
عجب شہ کا گلزار تسلیم ہے
عجب زہد تقوی کا بازار ہے
عجب دلی طاغت کا سجادہ ہو
اور پھین پخصاحت بلاغت ختم
سخاوت سو دریا کو گوہر دیئے
کیا دقت بخشش یہ تقسیم نہ
سخاوت یہ جرات آئے بقیاب
عجبا رہنیاں کف و نشان
شیاعت کی تیغ ایسی علم
جو غافل حقو وہ چونک اٹھو خواب

وہ صبح سعادت کے نور شید ہیں
خزانچہ دیدہ گلشن ہیں لی بہار
جہان کہن بھریا ہو گیا
اطاعت ہو ساری زمانہ یہ فرض
کلید دراز عرفان زبان
برابر برابر وہ تہران کی ہیں
وہ عانتیاب جناب خدا
یہ رتبہ خدا کی طرف سے ملا
مجاز انہیں فی الحقیقت کہوں
جہان ایک گلچین یہ اسیم سے
کہ یوسف بھی اوس جا خرید ہو
کہ سیدھا وہ فردوس کا جادہ ہو
انھیں یہ سخاوت شجاعت ہو ختم
ہر اک کوہ کو لعل احمد دیئے
کہ خورشید کے ذرے سے بھر دیئے
بھرا سیم سے دامن بابتاب
صدف جسم عالم تو گوہر جہان
کو فرق اریاب بطلان ظلم
نلی آگ تلوار کی آب سے

متفق یہ ہو کیوں نہ یہ بیات شاذ
 سخاوت سحر ذرہ ہو آفتاب
 عبادت وہ مقبول باد ہی ہو
 نہ پر سے اگر ایر احسان شاہ
 در شاہ عالی وہ محراب ہے
 عجب دقتہ پاک ہو بوستان
 در شاہ عالی یہ کرمور آئے
 بہم ہو جہہ سادہ پہ ماہ مبین
 مغرب جبین چادر پاک کا
 سو پردہ دیدہ اہل عرش
 لکھون بیج عالی جبین سبز ہو
 زبے مزرع قدر شاہ ایم
 جو ہو جا مضمون وقت رقم
 وہ سینہ کہ آئینہ بے مثال
 عجب مصرع قامت لا جواب
 نہوتا اگر سکہ نام شاہ
 دلا با سبق راے عالی نے ماہ
 کر کوئی نظر چشم دشمن عنک
 محبت عالی ہو کسکا کہ دل

کہ یا مال ایمان ہے فرق تقاضا
 شجاعت سوز مرہ دلیر و کائنات
 نبی نہ حنیت مبین جاہ ہی ہو
 نہو شکر مین تر زبان گیارہ
 کہ سجدہ جہان امن کا باب ہے
 جہان طائر قدس کا اشیا
 سیماں نہ آنکھو مبین اسکی ہوا
 کہ مرہا ہو شکل ایر و جبین
 زمین کو دیان پایہ افلاک
 نہریر قدم وقت رفتار فرش
 گردن و صفت حضرت سخن سبز ہو
 جہان سنبیلہ ہی ہو خوشی سحر کم
 بیے ہاتھ مین شاخ طوئی قلم
 خدا کا بیان جس سے نور خیال
 کہ دیوان قدرت مین ہوا
 نہ چلتے ہمہ دنیا ہو رشید ماہ
 تو اطفال آسمان مین روشن ہو
 تجل کی ہو سحر خطا پاک
 قیامت مین دیکھ گا وہ منتقل

بنا الفت شاہ ہر دل وہ باغ ہوا حوال سہر تبہ یوحسین جناب غیب اسمہ عالی غیب نام پاک وہ ہر خط بخشش گنگار کو کرے وصفت کس کا یہ مقدور ہے ستو معجزات امام زمان	کہ جس سے ہوا جل خورشید داغ اگر مرغ بیٹھے مین ہوا جواب کہ کشتی ہو حور او سکور وحی فداک وہ تو یز صحت ہے بیمار کو کہ دن کم ہر منزل بہت دور ہی کہ روشن ہوا دل نسل ہر جهان
--	--

منجہ

روایت سنو مومنو دلیر بین باقر کی خدمت میں آکر کیا شرف باب جعفر حضور امام کہا میں نے یون مرعیامر حبا کہا شہ نے ہاں پھر یہ میں نے کہا جو تھے معجزات انبیاء و کرام جو موسیٰ کو عیسیٰ کو معلوم تھا جو تھانوح کو اور آدم کو علم سنو تم بھی ہو وارث مصطفیٰ یہ طاقت ہی تم میں شہنشاہ دین یہ ممکن ہی تم سے شہر و بر کہا شہ نے ہاں اس میں کیا اشتیاد	کہ تقریر کرتا ہے یون یو بصیر وہ باقر جو تھی نائت مصطفیٰ کہ تھا نور پر نور نور امام کہ دونوں ہو تم وارث مصطفیٰ محمد تو ہے وارث انبیاء محمد کو معلوم تھے وہ تمام وہ سب شاہ والا کو معلوم تھا وہی بادشاہ معظم کو علم وہی علم تکوینی ہو گا شہ کہ مر وہ ہو زندہ ہو گئے زمین کہ پائین شفا میں اور کور و کر یہ طاقت ہی ہو کہو حکم افند
--	--

<p>یلا یا مجھے آپ سے بھرتا رہیں نظر آئے آئینہ پیش نظر ہر آنکھوں میں نور بصر آگیا کما مجھ سے بھر چاہتا ہے اگر تو اور دن کی صورت عقاب تو کرے گرسوئے اذہلین باز گشت نہیں اس قدر پریش خویش گشت کہا میں نے محکوم ہی چاہیے ملا ہاتھ نہ مری آنکھ پر</p>	<p>رخ و چشم میرا بقیہ بھیرا دین زمین و زمان اقبال و ثمر جو کچھ گھر تھا وہ سب نظر آگیا ہمیشہ رہے یوہن نور نظر مجھے ہو گا حاصل ہر روز حساب تو اوسکی بھی سن مجھ کو تو سرگشت ترے واسطے ہو گا واجب گشت خدا کی تمہارے خوشی چاہیے ہوئی ویسی جیسی تھی میری تلام</p>
--	---

<p>روایت ہے جعفر سے اے مومنین کہ میں آہ مکہ میں تھا ہم سفر وہ وادی کہ جس کا ہی صمنان نام ہوا ایک شخص اوس جگہ اشکار صداد سے حضرت کو دی و حیا ہوا دوسرا شخص پیدا دین کہا شاہ ہے دونہ پانی اسے کیا شاہ نے تب یہ مجھے خطاب</p>	<p>۲ سنوا اس کو دل سے کرو تم فقیر روان اونٹ پر ہم کاب پد عجب حال آیا نظر اوس تھا کہ زنجیر گردن میں تھی استوا خدا کی لئے وہ مجھے چاہم اب کہ زنجیر کہینے ہوا خشم کین رہی تو نہیں نشہ دہانی اسے بہرے زادہ صحر اسیر غدا</p>
---	--

محمد جو راوی ہر مسلم کا پور
 وہ کہتا ہر حقہ دل فروز
 جو دو طائر آئے وہاں بے طلب
 بہت اونٹین کو طول تقریر ہے
 لگے دینے اپنی زبان میں صدا
 گئے اڈر کے پھر دو لون کواریہ
 کیا میں نے تپ شاہ سوین سجال
 کہا شہ نے اے مسلم ذی شعور
 چہ مرغ ہوا چہ حیوان آب
 وہ سارے ہماری اطاعت میں
 یہ دو طائر آگے تھے جو مریاس
 کہ ایک انھیں مادہ تھی ایک تین تر
 ہوا جبکہ دو لون میں جھگڑا بہم
 کہا میں نے مادہ ہی یہ سبکناہ
 ہوئے شادمان دونوں راہی

۳

روایت ہر اوست سے یاد ذی شعور
 میں باقر کی خدمت میں تھا ایک روز
 کہ در شان اوٹھیں کہتے ہیں سب عرب
 کہ تو بھی در شان کی نصیر ہے
 جواب آپ آدھ کو شافی ملا
 وہاں بھی گئے کچھ سخن ہمہ گمر
 کہ معلوم نہ ہو کبھی ہوا نکاحا
 خدا نے کئے خلق جتنے ظہور
 لکھیں جنکو ذی روح اہل کتاب
 رغبت میں جہد عایت میں ہیں
 ضرورت تھی اوٹھو کہ تھے بے حواس
 گمان بدی تر کو تھا مادہ پیر
 بدام کی دونوں نے مجھ کو حکم
 گمان بدی دور رکھ لا آگ
 موظف تشکرا تھی ہوئے

منجھ

محمد جو مسلم کا شہر زندہ ہے
 رہ کرتا ہر تقریرے اشتباہ
 سفر میں میں باقر کے ہمراہ تھا

۴

دل اوستی روایت سے خبر بندہ ہی
 کہ بکے دینے کی پیش آئی راہ
 شہر پر وہ شاہ حق آگاہ تھا

<p>میری زیر پران کھاپرندہ آلاش نمایان ہوا کہ وہ سے ایک گرگ کیا پاتھ کو زین اشتہر پہ بند چکا اوس طرف فرق شاہ زمیں کہا شاہ نے میں دعا کر چکا ہوا اگرگ خرسند ہو کر روان کہ تجھ پر بھی سے یہ دور از و ا میں بولا خدا و رسول خدا او تھیں خوب معلوم میں اس روز کیا مجھ سے اس گرگ نے یہ سخن دعا کیجیے یا امام ا نام مگر اور بھی ایک ادا ہو خلاف او غضنفر تمھارے ہو کہا میں نے کیا ہمنے کی یہ دعا</p>	<p>معیت میں حضرت کا دل باغ باغ کہ تھا قوم میں اپنی وہ سرور سو سے شاہ کی اپنے گرد بند کیے گرگ سے کان میں کچھ سخن ترا دامن امید سے پھر چکا کیا تجھ سے حضرت نے پھر لہان کہ اب میں اس گرگ سے کیا کہا پیچیدگی جو آل ہے با صفا لگے تجھ سے کہنے شہ سرفراز کہ ہو دروازہ سو خیز میں میری زن کہ آسان ہو مجھ پہ یہ مشکل تمام مری نسل میں حقینی اولاد ہو مسلط محب پر تمھارے ہو ہوئی مستجاب جناب خدا</p>
--	--

معجزہ

<p>روایت یہ جا رہے منقول ہو کیا میں نے یا قر سے اکدن سوال کلام خدا میں یہ مرقوم ہے براہیم نے کی جو خالق سے عرض</p>	<p>جو منقول ہے اسکو منقول ہو کہ امی عمدہ در کہ ذوالجلال مجھ بھی سمجھیں بھی یہ معلوم ہے دکھائے خدا نے سموات و ارض</p>
---	---

و یا تھا خدا نے جو اونکو مقام
 یہ کہتا تھا جب شاہ سواتماس
 دوزخا تو تھا سر کو جھکائے ہوئے
 اوٹھایا دید پاک سے میرا سر
 اوٹھایا جو سر میں نے دیکھا یہ تھا
 نہ ہو کوئی پردہ نہ کوئی نقاب
 جو یہ حال دیکھا میں حیران ہوا
 براہیم نے ملک ارض و سما
 نظر تیری جس پر کہ قائم رہے
 کہا مجھ سے پھر اپنے سر کو جھکا
 کیا ہاتھ میں شاہ نے میرا ہاتھ
 وہاں آکے و شاہ تبدیل کی
 کہا مجھ سے انگلیوں کو اب بند کر
 کہا جانتا ہوں کہ کس جا ہے تو
 وہ پردہ و ظلمات ہوشتر
 کہا میں نے شاہ تم پر ندا
 حکیم بازار تلمیس پھر مان شاہ
 نہ زناں اتنا بھی پایا نشان
 ہوئی طلح تھوڑی سی جبا و براہ

تجھیں بھی وہ مقدور ہو یا امام
 عجیب مجھ پر تھا عالم فکر و اس
 ادب مجھ پر سکے بٹھائے ہوئے
 اشارہ کیا کہ تو بالالطہ
 کہ ہر سقف خانہ میں بالکل شکان
 عجیب نور ہو اور ٹھکے ہیں حجاب
 امام زمین کا ہیستریان ہوا
 جو اکرم میں دیکھا حکم خدا
 یہی ہے یہی ہے یہی ہے یہی
 اوٹھایا جو سر سقف پائی بجا
 کسی گھر میں پھر لیگی اپنے ساتھ
 نقد ہوئی روح جبریل کی
 گیا ایک دم کا جو عرصہ گذر
 بڑی دور اسوقت پہنچا ہے تو
 ہوا تھا سکندر کا جس جا گذر
 جو دو حکم آنکھیں کروں اپنی دا
 تو دیکھا عجیب ایک غالیہ
 قدم ہو کمان میں کہاں کہ کہاں
 تو مجھ سے بولے نہ دین پناہ

کہ اب تھکو ثابت ہوا نیکی نام
 کہا میں نے معلوم کیا مجھ کو حال
 کہا اپنے چشمہ زندگی
 لگے اور عالم میں شاہ زبان
 مگر کچھ مجھے لوگ آئے نظر
 ہوا وہ بھی ملے اور عالم ملا
 کئی عالموں میں وہ حضرت لگے
 یہ او سوت کہنے لگے شاہ دین
 براہیم نے یہ نہ دیکھی تھی سب
 حقیقت میں بارہ میں ملک میں
 اماموں سے اونگھتا ہر جو جو امام
 جو آباد پہلا ہر عالم بیان
 کہا مجھ سے پھر آنکھ کو بند کر
 روان جس مکان سے ہو تھے امام
 کیا شہ نے تبدیل اپنا لباس
 کہا میں نے اے شاہ خالق کو شیر
 ہر حکم سلطان جن و بشر
 کیا خلق حق نے جسے محض خبر
 ہزاروں جہان تابع حکم ہیں

گزارا ہوا ہر ترا کس مقام
تخصیص کچھ کو یا نہ خوش خصل
ملی خضر کو جس سے پانیندی
نہ وان یہ زمین تھی نہ ہم
نبی تھے اسبطرح کے اونے کم
کہ اوس میں تھا ایسا ہی کچھ باور
گئے پر زور امامت گئے
کہ نام اسکا جاویر ہے ملک میں
پئے ملک گردون تھا فرمان
بحکم خداے حیان آفرین
اخین ایک میں بس ہوا اسکا مقام
وہی صاحب الامر کا ہر مکان
پلک ہو گئی جب حجاب نظر
اوسی گھر میں فی الفور دیکھا مقام
کیا زیب تن تھا جو ہلا لباس
دن آیا ہو کتنا ہوئی کتنی دیر
کہ بس تین ساعت کا تھا یہ سفر
دیکھائی نہ کیونکر زمانے کی سیر
زمینی سماں تابع حکم ہیں

سنو گوشت دل سوزد ایہ خبر
کہ تھے مدعی زید ابن حسن
پدر سے مرگتی اور خفین گفتگو
میں پور حسن تم ہو پور حسین
ہے علم کو قاضی کے گھر لگئے
خفوت جو یا ہم ہوئی بیشتر
کہ سالت ہو سالت ہو پور کنیر
مرے علم کو یہ ناگوار ہوا
ہو نگا میں جتیک لقیہ حیات
کیا باپ سے میرے اگر گلا
مجھے اور برادر خدا کی قسم
سو اب میں نے تم پر کیا اعتماد
اگر تم تعرض کرو گے نہ اب
ہوئی زید کو بھی خیر یہ شباب
ہوے شاد تھا دل میں اسکا سرو
ہے باپ کے پاس آئی عرض
روانہ ہوئے دونوں قاضی کے گھر
یہ کہنے لگے زید کو دعا و سپند

۴
کہ صادق ہیں خود راوے معتبر
یہ اشیاے وقت رسول من
کیا آگے اظہار یہ رو برو
میں اولی ہوں کیسا نہ جانیں
کہ ہوتے تھے سب وہاں فیصلے
مرے علم سے بولے وہ یوں دیکھ کر
کہاں سے تم مجھے اتنی آئی تمیز
کہا نام مادر سے کیا کام تھا
کہ رنگا نہ تھے کبھی کوئی بات
کہ ہے کچھ عجیب زید کا ماجرا
نہ بولونگا اوسے میں جتیک عودا
کہو جا کے تم اب یہ دفع سدا
تو ہو گا مرا حق تلف ہے سبب
کہ میرے پدر او نکو دینگے جواب
کہو نگا میں بے قدر سب حضور
وہ باز جو ہر تھے عالم غرض
ہوے باپ میرے جو بیرون در
کہ ناراست دعوی نہیں ہو و سند

نہیں سوئے یا طلالِ مانِ خدا
اگر تم کو منظور ہو نصیبِ خدا
نمایان ہو ہر ایک کے دلِ کمال
چھری یہ جو لائے ہو مجھ سے نہان
ہوئی ہاتھ سے کارِ داؤد کے جدا
لگے کہنے یوں باز بانِ نصیب
ستمِ کار ہو تا تمھیں کیا ضرور
جو اس آگ پر تم نہ ڈالو گے خاک
نظر آگیا زید کو جب یہ حال
اٹھایا اور تمھیں تب مرے بابے
کہ یہ سنگِ چھپر یمن بہم تم کھڑے
کے تلوخ حکمِ خدا سے یہ سنگ
گمراہِ سستی سے کرو گے قبول
کہا نہ دینے مان تو اسدم وہ
اویسمت کو بھر وہ پتھر ہلا
کھڑے تھو جدھر بادشاہِ انام
صدائی پتھر سے یوں ناکمان
حقِ باقر شاہِ ذی جاد ہے
یہ دعویٰ کرو گے نہ موقوف اگر

نہو دشمن دوستانِ حسنہ
تو ظاہر ہو اسدم کوئی معجزہ
عیان ہو ابھی حق و باطل کا حال
کرے قدرت حق سے سارا بیان
کرے خاک پر دی ہوا دسے خدا
کہ اے زید دعویٰ نہیں یہ صحیح
یہ باقر کا حق ہو نہ ڈالو فتور
اسی دم کرونگی تمھیں یمنِ ملک
کرے خاک ہو کے مضطر کمال
وہ سنبھلے تو پھر یوں کہا اپنے
اگر دقتِ جان اسیمین پڑے
گو اسی مرے حق کی دے بیدار
یقین دل کو ہو گا تمھارے حصول
ترزل سے بننے لگا بیدار
جد ہر زید ابنِ حسن کی تھی جا
بدستور پتھر کو کھا وہاں مقام
کہ اے زید تیری طرف عزیان
خدا نے علیم اس کو آگاہ ہے
کرونگا تمھیں قتل میں بے خدا

<p>امام زمانے سنبھالا اور یحییٰ یہ پھر اوتھے بولے شہ بحر و بر جو میرے تمہارے ہو پیش نظر نہ لایو گے پھر تو سخن در میان کلام سحر بر ہو دعویٰ مستام چلا دفعۃً کاٹا راہ سخت یڑی دیر تک سر ہلایا کب ستھر ہے اسے نہ ید تو لا کلام محمد محمد کا حق دار ہے مرے ہاتھ ہوگی ہلاکت تری گرے خاک پر تو کے بیہوش پھر گیا نخل جس چاٹھا اس کا مقام قلم خورہ دعوائے باطل ہوا نہ باقر سے ہونگا محض صم بھی منظر پھرے شاہ گھر کی طرف</p>	<p>غش آیا بدستور بالا اوجھین ہوئے ہوش سے پھر جو اونکو خبر مرے حق پہ شاہد ہو کر یہ شجر تو باور کرو گے کہ وسیع بیان وہ پہلے رہیگا نہ پھر کچھ کلام لگا کرنے ناگاہ جنبش درخت قریب آ کے شاخوں کا سایہ کیا کیا اس طرح ہو کے گویا کلام طرف حق کے باقر سرافراز ہو اگر اب بھی بدلے نہ نیت تری ہوئے زید یہ سنکے خاموش پھر ایسا ہاتھ پھراونکا باقر نے تمام تعرض نہ ہو کو ہوش کامل ہوا قسم حق کی اس بات پر یاد کی جولی نہ ید نے راہ گھر کی طرف</p>
---	--

<p>یہ کہتے ہیں مطلب یہ کرتے ہیں نقل دل و کاسۂ آئینہ کی الفت و سرور کہ لذت نصاحت پاتا تھا وہ</p>	<p>۷۔ یہ بابو یہ اب یہ کرتے ہیں نقل کہ تھا کشور شام میں ایک مرد مگر نرم باقر میں آتا تھا وہ</p>
---	---

یہ کہتا تھا آیا ہوں جو میں بہان
 مگر جس گفتار ہے دلپذیر
 نہوتے تھے ہر ہم شہ دین پناہ
 غرض میں مقدر کی راہیں جدا
 و در اکی نہ کچھ فائدہ پیر ہوا
 جو صورت دکھائی اُسوار دی
 کہ خاموش ہو جب چراغ حیات
 یہ کہنا کہ خاطر تھا وہ لا کلام
 گئی نصف شب جب گیارہ گزر
 سوئے باقر آیا بجان حسنین
 سنی اوسکے مرنے کی جس دم خبر
 ہوئی ناموافق ہو اے حجاز
 سوئے خانہ تو ہو بدان امیرین
 گیارہ تو شہ نے ادا کی نماز
 جو خورشید نکلا تو شاہ زمان
 جو ہیوئے گھر اوسکے وہ عالی حجاب
 زہے ہجرات لب جان نرا
 بجالایا آداب کو وہ طریق
 یہی اوسکی زوجہ سے شہ نکلا

محبت کا دلیلیں نہیں کچھ نشان
 بس اس دام میں مرغ دل ہوا
 دعا خیر کی اسکو دیتے تھے شاہ
 مرض میں وہ شامی ہوا مبتلا
 یہ لاغر ہوا تا رستہ ہوا
 وصیت یہ وارث کو اسوقت کی
 تو جانا سوئے باقر خوش صفات
 نماز جنازہ پڑھو یا امام
 جو وارث تھا اسکا وہ وقت سحر
 لکھا یہ کہ مسجد میں تھو شاہ دین
 کہا شہ نے زندہ ہی جلدی نگر
 کہ دامن حرارت کا ہریان دراز
 کہ آتا ہوں میں بھی توقف نہیں
 دعا کی خدا سے بے عجز و نیاز
 ہوئے اوسکے گھر کی طرف کوٹ
 بکارا اوسے نام لیکر شباب
 کہ لبیک کہلے وہ مردہ اوسکا
 پلایا اوسے شہ نے جام سونق
 کہ دی سرد اسکو وہ او خدا

جو مرنے سے شامی نے پائی نجات
ہوئی چلنے پھرنے کی جیسا سکو تاج
کہا شہ سے اسے شاہ عالی مقام
ہو چکا کہ تنہا شہ حق شناس
کہ یہ شبیہ تم ہو امام ہدا
محب آپکا ہے ہدایت نصیب
کہا شاہ نے کہ مفصل ذرا
وہ بولا جو نکالے ہر تن سے روح
میسر ہوئی عالم جان کی سیر
صد اک منادی نے دئی کہاں
مخمل نے ہم سے یہ جا ہی ہے بات
یہ سن کر کہا شاہ نے اسے عزیز
تجربے کہہ ایزد پاک ہے
غرض بعد از ان شامی خوش تھا و

پہرے اپنے گھر کو شہ نیک ذات
تو آیا سوئے شاہ گرد و ن کاب
کہ رنگا میں خلوت میں تھے کلام
تو شامی یہ کہنے لگا التماس
تھارے سوا کون ہے نہ ہما
اعد و آپکا ہی ضلالت نصیب
کہ دیکھا ہی آنکھوں سے کیا ماجرا
لگی ہاتھ میرے کلید فتوح
جو نہماں ہی کی اوس گستاخی سیر
کہ لیجاؤ سو بدن اسکی جان
کہ یہ مریائے دوبارہ حیات
ہوئی روشن اب تری چشم تیز
کہ قاصر حیاں پیک دراک ہی
ہوا شیعہ پاک و صاف عقائد

مخبر

روایت یہ کرتا ہو جا بر بیان
کہا شکوہ گردش روزگار
کہا شہ نے خاموش ہو محرم
نہ گذرا تھا غرصہ کہ پیش خباب

کیا میں حضور امام زمان
ہوا اگر میں تاشہ نما مدار
نہیں پاس میرے بھی کوئی درم
کمیت ایک شاعر ہوا پارہ یاب

قصیدہ پڑھا کر دیکھو امام
 کہ جاسوئے حجرہ جو کچھ ہو وہ لا
 صلہ دے کے اوسکو غنی کر دیا
 کہلا طبع شاعر پہ عشرت کا یاب
 کیا شہ نے پھر بدرہ زر عطا
 غرض وہ شاخوان ہوا تین بار
 جو زریا کے شاعر ہوا بے نیاز
 کہ شاہ سیمین نہ لونگا یہ زر
 نہیں بل دنیا کا مین خواستگار
 وہ خادم حکم شہ محسوس
 وہ شاعر جو رخصت ہوا ایک بار
 کہا مینجے اسے بادشاہ ابم
 ہوئی حال شاعر یہ ایسی نظر
 کہا شہ نے تم کو ہوا اسکا خیال
 جو کی مینجے حجرہ تین جا کر تیز
 جو حجرہ لکھلا مین حیران کار
 نہ حیران ہو یہ جا حیرت نہیں
 ہمیں فصل حق سے ہر مقدم
 ہو کہ اصل حجرہ پھر وہ امام

کیا اپنے خادم سے شہ نے کار
 صلہ کہ قصیدہ کا اسکو عطا
 کہ خادم نے اک بدرہ زر
 قصیدہ پڑھا اور پیش جناب
 قصیدہ پڑھا اوسے پھر پیش
 دئے شہ نے اوسکو درم ہی
 طبیعت سیاہ کی ہوئی وہاں
 صلہ زر محشر ہے مد نظر
 شفاعت کا ہوں تھے امثال
 گیا حجرہ مین کھ کر آیا وہ زر
 مرے دل میں ناگاہ آیا غبار
 مر کو اسطے تہا نہ کوئی درم
 عنایت ہوا زر او سے اسقدر
 سو حجرہ جاتا نمایاں ہو حال
 نہ تھی بدرہ زر نہ تھی کوئی حجرہ
 کہا شہ نے امی جابر ہو شاعر
 ہمیں کو نسی شہ یہ قدرت نہیں
 جو ادراک سے عقل سیاہ
 گیا مین بھی ہمراہ شاہ انام

سرمالنگا ما جوشہ لے دیان
وہ شوشہ قلا کا سطر و قراز
چکلتا تھا مانتہ ہر سہا
کہ کہ خوب طاقت ہماری نظر
جو ہم چاہیں ہرگز تعجب نہیں

زمین سے ہوا شوشہ زرخیاں
کہ جیسے ہر شستر کی گردن قراز
مخاطب ہوئے شاہ مجھ سے کہا
لیکن کسی سے نہ اظہار کر
زمین آسمان آسمان ہو زمین

منجھ

خرابچہ میں ہوا سطر سے رقم ۹
کہ مجلس میں یوحیہ خوش ہناد
ہوا ایک شامی کا ناگہ گداز
محب میں تمھارا ہون سوچا نہی
عدو تھا آئمہ کامیرا پدیر
وہ عامل جو آں امیہ کا تھا
مقام اوسکار علی میں تھا شاہ دین
کیا مرگ تے اوسکو آخر ہلاک
خلات اوسکے میر جو تھا درمیان
پریشان ہون مقدور و صلیہ میں
لکھا شام نے ایک خط اس گھڑی
اوسے دیکے بولے امام رفیع
وہ خط لیکے شہ سے روانہ ہوا

ابو عتبہ ہے رادے محتسب
لیکن بختی دل ارباب مجلس شاہ
کہا اوسے ای شاہ ذی اقتدار
خدا نے دیا ہرہ ایمان سے
خدا سے نہ تھی اوسکو مطلق خبر
بہت مجتمع مال اوسے کیا
نیا یا تھا ایک بوستان بھی ہیں
تہریدت راہی ہوا نہ یرخاک
وہ رکھتا تھا امول مجھ سے نہان
نشان مال کا مجھ کو ملتا نہیں
مترین نوشتہ کیا مر کے
کہ جا وقت شب تو میان بقیع
میں تیر عجب کا نشا نہ ہوا

ہوئی دو سکردن جو پیدا سحر
 وہی شخص پھر آ کے حاضر ہوا
 کہا اے یون پیش شاہ رنج
 وہاں ایک مرد آشکارا ہوا
 کہا مجھ سے کروا سی جا قیام
 کیا یون نہ پہونچی ہوا گرد کو
 کہا مجھ سے لئے ہے یہ تیرا پدر
 کہا میں نے میرا پدر یہ نہیں
 وہ بولا کہ اسمین نکر اشتباہ
 آئیمہ سو پھر کر یہ پایا ہے پھل
 کہا میں نے شب تو ہی میرا پدر
 ہوئی عمر غفلت میں میری تمام
 رہا دوست آل امیہ کا آہ
 عذاب خدا میں گرفتار ہوں
 تجھے جانتا تھا محبت امام
 نہان تجھ سے میں نے کیا اپنا حال
 بنایا ہی میں نے جو وہ بوستان
 اوسے کے تلے میں نے گاڑا مال
 مگر تجھ سے کہتا ہوں ای تنگ نام

میں پہنچا حضور شب بھر وہ
 میں جو آل کا اوسکے قاتل
 گیا تھا میں شب کو میان
 لیا خط پڑھا اوسے سر تا سر
 کہ آتا ہی تیرا پدر اس مقام
 وہ ہمراہ لایا پھر اک مرد
 جو منظور ہو لو چھوڑ دینا حسب
 کہ تیرہ ہی یہ یاؤں سو تا صبر
 وہوئیں سو جہنم کے ہی ہر سیاہ
 کہ صورت میں آیا ہو اس کو قتل
 وہ بولا نہ بانی کہ ہاں ہی لہر
 رہا دشمن آل خیر الاما نام
 اسی وجہ سے مخم ہو سارا سیاہ
 عقاب و غضب کا سزا دار ہوں
 مجھے رنج رہتا تھا ہر صبح و شام
 پشیمان ہوا اب کہ دیکھا مال
 دخت ایک بتوں کا ہی وہاں
 درم لاکھ میں کہو داؤ نکو نکال
 کہ ہر نصف ذرا اسمین نذر امام

<p>ترا حصہ ہوئے اوسے صرف کہ نگا ہوئے میری بہان ہو گیا نگالوں میں سودیتہ تمام جو ہر تذر حضرت وہ آئے یہاں کیا پھر میں پیش شدہ الش جن کیا وعدہ تذر اوسے وفا دیا میں نے قرصہ کہ تھا قرصہ دار تو خیر میں مول ایک فرع لیا</p>	<p>بہ نصفت پائی جو وہ مال تذر نسا کر مجھے یہہ روان ہو گیا یواس وقت چاتا ہوں میں امام لے نصفت مجھ کو میں ہوں شادمان یہہ کہتا ہے راوی کہتا جیہ دن جو چوچھا تو حضرت نے مجھ سے کہا وہم دے گیا مجھ کو نیچہ ہزار جو تقسیم کچھ اتر یا کو گیا</p>
---	---

منجھہ

<p>سیادت ہر اہل بیت میں ہیں جو علم ہوئی جس گھڑی گوش آسمان ہوا آل بخش امیہ کا دور غریبوں پہ تیغ آزمائے لگے حق مرتضیٰ میں سخنمائے زشت مہمان حیدر پہ چلتی تھی تیغ تو حاضر ہوئے پیش زین العباد کہ ہوتے ہیں ہم قتل و قتل یہہ جو منقہ ہیں کہتے ہیں فتویٰ رقم جو کچھ منھ میں آتا ہے کہو ہیں</p>	<p>یہہ ہر مرتضیٰ سے حکایت رقم کہ کرتا ہے جاہر روایت بیان جہان کا ہوا اور سونگ اور بہت مومنوں کو ستانے لگے بیان تک کہ کہتے تھے اہل کنشت گراتے تھے شیعوں کو خون ہدینج بہا مومنوں نے جو دیکھا فساد کہا یا علی اپنے نوبت یہہ ہے محبوب پہ چلتی ہے تیغ ستم حق مرتضیٰ میں بھی یہہ بے ادب</p>
--	---

امام زمان نے سنی یہہ خبیر
خدا سے کہا کچھ بجز و نیاز
دیا ایک رشتہ کہا اویس
ہلانا یہہ رشتہ مگر کم بہت
یہہ کہتا ہوں راوی ہوںی بنگاہ
گیا میں بھی ہمراہ اونکے دنان
ہوئی بدیشیر آب طاعت گزار
سر ہاتھ میں ایک میرے دیا
ہلایا شہ دین نے آستہ تار
کہا مجھ سے باہر نہ راجا کے دیکھ
جو باہر میں نکلا تو دیکھا یہ حال
ہزاروں سوز لے سہی تمام
بیان کس زبان سی ہوا و کاشمار
پھر آیا تو دیکھا ہوں مسجد میں شور
کہا میں نے حضرت عجب جاں ہے
کہا شاہ نے رحم کی جانیں
زبان پر نہ لاف یہہ مطلقاً
گئے پھر منار یہ شاہ اعم
ہوئی منہ میں گویا زبان جناب

تو حسرت سہی آسمان پر نظر
کیا ہاتھ پھر سوئے یا قردراز
کہ مسجد میں جانا بوقت سحر
بتام ہوئے یاے نہ عالم بہت
تو یاقر نے لی خانہ حق کی راہ
کہ کیفیت اسکی ہو مجھ پر عیان
نکلا وہ پھر رشتہ مشکہ بار
دیا پاس اونکے سر او دوسرا
کہ خدیش نہ ثابت ہوئی زمین ہا
ہوا حال خلقت کا کیا جا کے دیکھ
کہ گھر سیکڑوں ہو گئے پائمال
سراسیمہ گشتہ انوہ عام
کہ ضایع ہوئے آدمی سی ہزار
کہ لیلین اونکی انگہ میں جو تھی زور کار
کہ میرا بھی دل غم سی پامال ہے
منراوار رحمت یہہ اعدائین
کہ ان پر ترجمہ ہی ہم پر حفا
ہلایا وہ رشتہ مکر اور کم
پڑھی اپنے آہ ہائے غدا

جو جمیع تھا وہ ان کو رہا ہر قسم
قیامت کو سامان عیان ہو گئے
ہر غور قون کو بھی باقی نہ رہا
چمک کر عجیب برق آفت گرئی
قیامت بیاہر طرث شور و نشر
ہوئے راجح او سوقت شاہ سپر
ہو ادھتہ زلزلہ دورہ تہ
منارے سواد تیرے شہ دین شاہ
ہوئے رونق افروز بازار امام
وہاں ایک حیرت کی تھی دکھان
کوئی کر رہا تھا یہ کہیر کے بات
کوئی کہہ رہا تھا کہ ایسی بلا
کسی نے کہا تھی صد آصیب
کسی نے کہا کوئی کہتا تھا کچھ
نظر شب نے جب یہ تلاطم کیا
کہا میں نے اویخسہ خوش خصل
یہ بولے امام فلک اقتدار
ہمیشہ بالائے چرخ برین
ہمارے جدا مجید نا مدار

فقط بچکوائے تھی حضرت و نظر
کہ وہ ہم زمین زمان ہو گئے
جلین چھڑے بازار کوئے نقاب
کھینچ کر شیشا کہیں چیت گری
نہ تھی کچھ کسی کو کسی کی خبر
کہ رشتہ گور کھاتا آستین
ہوئے نظر خست و شہرب
نہ آیا کسی کو نظر و سہ شاہ
میں ہمراہ سلطان عالی مقام
کہ اس جابر اسم تھا سارا جان
کہ نزدیک تھا غرق ہو کائنات
نہ دیکھی نہ سنی مطلقاً
کہ پیدا تھی اوس سکلا ہی نہیں
مگر نمینہ مطلب نہ پیدا تھا کچھ
مرے سمت دیکھا نشیم کیا
بیان کیجئے مجھ سے رشتہ کا کمال
کہ ہو رشتہ انبیا سے یہ تار
امین اس کے تھو خیر تیل امین
ہو اسل مانت ہو صاحب مقام

ہماری زمین تجھ کو معلوم قدر
جہان کی امان ہم پر موقوف ہے
جو ہم سے پھر اوہ خدا سے پھر
ہمارے یہ حکم میں جان خلق
یہ یا تنہا تنہا جو حکم اس شہر کا
یہ جلال کے کرتا تھا سب کے کلام
اما مولو کہتے تھے تم جو ہر
چلو غدر کو پیش ابن رسول
نے اوسکو یا قر جو اشکے راہ
کہان ہیں کہان زمین علیہ
کرین وہ دعا بہ بلاد و رہو
کہا شہ نے سچ ہے جو چاہو امان
غرض ہاتھ باقر کے وہ سب گرد
جوانے سوئے سید الساجدین
کی شہ نے باقر سے آہستہ بات
یہ کہتا ہی جا بر کہ میں نے کہا
جو سے نرم اسد رہد تحریک تلہ
کہا شہ نے ہوئی جو تحمیر عیان
روایت میں گو طول تقریر ہے

کرین حکم چرخ و خورشید و بدر
امان جہان ہم پر موقوف ہے
جو پر زمین ہو تھ کے بھلے لکرا
ہماری محبت ہو ایمان خلق
لئے ساتھ اپنے حرم اقربا
کہ تو یہ کرد جلد اسے خاص عام
خدا نے یہ دی اوسکی تمکو سرا
کہ شامد مختاری ہو تو یہ قبول
تو دوڑا سوئے شاہ عالم پناہ
کہ ہم سب جلیں آج اوکے قرین
کہیں کشتی ہستی نہ بوزور ہو
صفات ذمہ سے ہو پر کران
سرسمیہ حیران پر لشیان سنوہ
بیان صرف طاعت تھی وہ شاہد
کہ چاہا تھا تھنے مٹے کائنات
کہ اے بادشاہ زمین و سما
کہ مجھ پر نہ جنبش ہوئی آشکار
تو قائم نہ رہتے زمین زمان
یہیں تک مناسب یہ بھر ہے

روایت ہے کہ یہاں تک کہ اس سے
 یہ کہتے ہیں جعفر علیہ السلام
 سے باپ باقر شہ دو جہان
 ہوئی جس گھڑی کثرت خاص
 خدا نے بڑا فضل ہم پر کیا
 کسی میں کہاں صفت جو ہم میں ہے
 محبت ہم ہمارا سعادت فرین
 یہ سنتے ہی سب جا کر ان ہشام
 جلا دین کا فرنگ طرح دی
 کیا جانب شام وہ فتنہ گر
 بہاد میں باقی جواد کے غضب
 ہوئے ہم جو وار و میان مشتق
 فقا تھا جو وہ ظالم خانہ سوز
 جو روز ہمارم کیا بھی طلب
 نشانے نہ ظالم لگاتا تھا تیر
 جو نو کر تھے صفت نسبتہ اس کو وہاں
 پر سے مرے تیر یہ بولا شریہ
 کہا شاہ نے کیا میں بھی چوں کہاں

حکایت ہے کہ یہاں تک کہ اس سے
 کہ ایک سال گنبد کو آیا ہشام
 وہیں تھے میں ہمراہ شاہ زبان
 گئے یہاں میں نے سب کلام
 کہ سارے زمانے کا رہبر کیا
 خلیفہ خدا کے دو عالم میں ہے
 عرو ہے ہمارا اشتقاوت قرین
 کہے آوے جا کر ہمارے کلام
 سر دست تجویرا یزیدانہ کی
 پھر سے سگو تیرب شہ پھر و بر
 کیا بھگو میرے پھر کو طلب
 مشرت ہوئے ساکنان و مشق
 بلایا نہ اوسنے ہمیں میں و نہ
 تو تھا جالس تحت وہ تے ادب
 یہی شغل تھا اوسکو خاطر پذیر
 وہ سب مرت اشغال تیر و کہاں
 کہ تم بھی لگاؤ نشانے یہ تیر
 نہیں جیم میں میرے تاب و توانی

نہ مانا کی طرح او سے مگر۔
 کسی کو جو اسے اشارہ کیا
 ہوئے تب تو لاچار شاہ زمان
 کمان شہ نے کہیں لگا یا خدنگ
 ہوا جس گھڑی تیر ثانی پر یا
 زہے شست صاف شہ و تکر
 معرفت ہو ہر طرف خاص عام
 بظاہر تو ملوں شاہ خان ہوا
 رہا دیر تک سر جھکائے ہوئے
 ہوا شاہ کو بیچ گول قیام
 ہوئی آتش ختم یہ شعلہ خیز
 غضب دیکھ کر ڈر گیا تب ہشام
 بلوچ من بھی جالس قریب بدر
 لگا گئے حضرت سے پھر ہر سخن
 لگا ہوں کو حاصل ہوئی روشنی
 کہا شہ نے اہل مدینہ تمام
 سر ابھی تھا جس ورون عمر شباب
 گئی جب سے پیری میں تارے توان
 مصر تو ہوا مجھ سے جب اس قدر

لگا دینے سو گند خیر البشر
 وہ لایا کمان پیش شاہ ہدا
 لیا تیر قبضے میں کہیں کمان
 نشان پہ بیٹھا ہوئے لوگ دنگ
 ملی بطن میں تیر اول کی جاس
 ہوا قاب نہ خدنگ ایک تیر
 جلا دلیں اپنے نہایت ہشام
 مکرول میں اپنے نشیمان ہوا
 حسد و لہیں جاس چھپا کر ہوئے
 کھڑے ہو گئے بال تن پر نام
 فلک کو لگے دیکھنے تیر تیز
 جگہ تخت سردی لصد احترام
 اوٹھا ہر تعظیم وہ فتنہ گر
 کہ کیا خوب ہیں آپنا وک فلک
 کہ کس سے سیکھی یہ تیر افکنی
 ہیں اس فن میں کامل پروردگار
 لگاتا تھا ناوک بقصد قواب
 رہا شوق ناوک نہ ذوق کمان
 نمایان کیا اپنے اپنا ہمنام

وہ بولا کہ طاہر مختار ایسا حال
 کہا شد نے کہ تاہی کیا یہ خطاب
 کمالات سا کہ میں ہم پر تمام
 نصیب اور کو قدر عالی نہیں
 وہ بولا کہ سرچشم میں کیا ہوا
 کہا شاہ دین نے یہ سچ ہو مگر
 کیا حال افسانہ اجرام کا
 کہا غیر کا بویہ کام و دین
 جلا اور سکر یہ تفریبا
 کہا جب محمد پیغمبر ہوئے
 فیوض خدا تھی کہ ادھکا ظہور
 کہانے تھیں ملی گیا علم خاص
 ہوئی ختم احمد پیغمبری
 کہا شاہ دین نے سن تو پیغمبر
 خدا سے جو کچھ مصطفیٰ کو ملا
 علی کو تھا علم رسالت ماب
 روح مرقیٰ پر ہے اختیار
 اعلیٰ اور یہ ہر در سے پھر الف و
 علی سے نہیں علم پہنچا وہ سب

کہوا میں جعفر کو بھی ہے کہاں
 کہ چھوٹے بڑے ہم ہیں سب لاجوا
 کہ شاید ہے اس پر خدا کا کلام
 زمانہ کبھی ہے خالی نہیں
 کہ ہم تم میں اولاد و عیال نہ
 خدا نے دیا ہم کو فضل و مہر
 دیا علم اعجاز و انجام کا
 ہمیں یہ ہوا قطع یہ پیر میں
 ہوا لال تحفے سے وہ رو سیاہ
 عیان مثل خورشید انور ہوئے
 ملا دور و نزدیک کو ایک نور
 تھا رہے لیے کیوں ہوا اختصاص
 صافقت ہو اب یہ دیکھو سری
 خدا کے پیغمبر تھے خیر البشر
 نبی سے وہ سب مرتضیٰ کو ملا
 نبی علم کے شہر حیدر تھے باب
 در علم کھولے نبی نے نزار
 دل و نہکا تھا علم الہی کا گھر
 بیان غیر کب کھوں سکتا ہوا

کیا شاہ سے اوسنے پھر یہ سوال
 بنی کہ جو تھا دعویٰ علم غیب
 کہ سے غیب دانی خدا کے لیے
 ہو کر کہ ہر افشان امام سعید
 کیے مستبرج اوسمیں سے از غیب
 علی واقف خشک و تر یا یقین
 نبی نے کہے اوسے راز سنان
 وہ قرآن کے باطن سے آگاہ تھے
 نہیں یاد کیا قول حبیب الہی را
 نہ ہے علم پوش رسول امام
 ہشام نصیر نے سنی حبیب را
 کہا شہ سے غصہ نہ اب کیجیے
 وہ بولا میں آیا ہوں جب سے ادھر
 یہی سمجھ سے ہوا آج حاجت مری
 وہ بولا ابھی جا یہ یا امام
 یہ کہتی ہیں صادق شہ مجرور
 چلے جیے یا جسے تو دکھا یہ حال
 ہزاروں دیان جمع مخلوق خدا
 نصارا کو عالم کا ہی ان مقدر

کہ فرمائے مجھ سے اسکا تو حال
 کہاں تھا بجا دعویٰ علم غیب
 یہ دونوں جہان حسنے پیدا کیے
 کہ خالق نے بھیجا کلام مجید
 ہو کر اوسے جبرہ سرافراز غیب
 دلیل اس پر ہوئی امام مبین
 ہوا اوشہ راز دو عالم عیان
 کیا جمع جنس کے وہی شاہ تھے
 قضا یا میں علم میں شہ خدا
 کہ لولا علی تھا عمر کا کلام
 نخل ہو کے کچھ رہ گیا بد صفات
 جو حاجت ہو مجھ سے طلب کیے
 وطن میں بن اطفال سب نے خد
 کہ سو مدنیہ ہو رخصت مری
 چلے ہو گئے رخصت امام امام
 کہ انقصہ میں اور میرے پیر
 کہ ہی ایک میدان شاہ کمال
 کہا سب نے کیا ہی تو سب نے کہا
 کہ رہتا ہی غرلت نشین سال

نکلتا ہوا اک روز وہ بعد ازل
برآمد ہوا جابنتا ہوا وہ اب
بیٹھی شہ دین کے سرسوردا
وہ نکلا اوٹھے لوگ تعظیم کو
جو بیٹھا تہ حضرت سر اوٹنے کہا
کہا شہ (ا) اتباع احمدی ہوں
وہ بولا کہ چھوٹ میں اک مسئلہ
کہا شہ نے ہاں پوچھ مجھ سے شہ
وہ بولا یہ ہر بات تمہریاں
خدا اسی وہاں نعمتیں پائیں کے
در نعمت و ناز او پیر ہے باز
جو عالم ہو تو کر بیان مجھ سے حال
کہا شہ نے بچہ میان شکم
پہنچتی ہو ہر چند خون سے غذا
سنا جب میرے شہ سر اوڑھو اوڑھو
کیا پھر یہ حضرت سر اوٹو سوال
نہ روز اوڑھو گریستے ہیں اعتبار
کہا صاف حضرت نے کہو کی زبان
طلوع سحر او سکی ہے ابتدا

جو کچھ اوس سے پوچھتا ہوا حال
اوس کے لیے بین فراہم سبب
کہے اوس جماعت میں شاہ بدرا
جھکی اوسکی قوم اسکی تسلیم کو
کہ ہم میں تو ہو تو کہ ہم سے خدا
کہ آگاہ شرع محمد سے ہوں
جو عالم ہو کر قطع یہ مرحلہ
کہ ظاہر ہو ترا بھی رشت و صواب
کہ جائیں گے خبت میں اہل جہان
تبادل کریں گے اوتھیں کھائیں گے
نہیں حاجت دفع بول و براز
کہ ہوا اسی ہی اس جہاں میں مثال
جو کھاتا ہو خون حیض کا دم بہم
کہاں اوس سے ہوتا ہو فضلہ جدا
ہوئی اوسکی شمع تلکیر خموش
کہ وہ کون ساعت ہو او خوشحال
نہ ہی ساعت شب میں او سکا شمار
وہ ہو ظلمت و نور کے درمیان
ظہور رخ افتاب اشتہا

سحر عجیب فیض رب جلیل
سنا آؤ سنے جب یہ سخن ایک باب
کہا پھر سخن کرتا ہوں اپنے سوال
زیان لال ہوگی خدا کی قسم
وہ بولا مجھے دو اب اسکی خبر
گئی ایک ساعت وہ سو عدم
ہوئی ایک کی عمر چاہ سال
جیسا ڈیرہ سو سال تک دوسرا
امام زمان ہنس کے بولے کہ غیر
وہ دونوں صبی ایک وقت ایک روز
کئی عمر کی جب کہ چھپس سال
ہوا ایک قریمین آؤ سکا گذر
ہوئے تھے تمام او سکے ساکن ملک
کیا دل میں اپنے یہاؤ سنے گمان
زیادہ انھیں کو جو ہو خوف و بیم
رہا تا بعد سال بچیاں غیر
ہوا بعد صد سال زندہ وہ مرد
کیا پر ویدار عمر زہ جو کس
کہا حال عمر زہ سے اپنا تمام

سو غیر کا خود دستا ہو کفیل
کیا نعرہ سینہ سے بے اختیار
جواب آؤ سکا بے شہسہ ہو کا حال
کہا شہسہ نے دین سخن علم ہم
کہ پیدا ہوئے ایک دن دوسرے
نگر غراؤ نکلی ہوئی بیش و کم
جہان سے چلے و سنے کیا ہفتل
کیا لجاؤ سکے وہ سو کف
وہ اول ہو عمر زہ تو ثانی غیر
عدم سے ہوئے پر تم ہتی فروز
غریب ایک بلا سے ہوا پامال
کہ میرا ان وہ قریہ تھا افتادہ کم
ہوئی تھی سراسر وہ بیونڈ خاک
کہ اب نسبت بعد ملاکت کہاں
بلا تخلصون کی ہے بیشک عظیم
رہے نیستی کی نصیب آؤ سکو سر
وہی تو شہرہ وہی آب سر
تو ثانی پریری کے تھے حلوہ کہ
دو بال ہوا معرفت کا مقام

چچے اور دونوں دو پچیس سال
 ہوا اسکے پیر نصایا محبت
 کیا قوم سے کس کو لائے بہان
 بن آئی نہ کچھ منفعل اور کھ گیا
 جو واقف ہوا حاکم روسیہ
 مگر ساتھ اوسکے یہ بھیجا پیام
 یہ سمجھا رہیں کہ جو شاہ ر ضیع
 چلے جیب وہاں سے شہ بحر و بر
 وہاں قبل آیا تھا خط ہشام
 کہ نسل علی سے ہیں دو سحر سار
 بدینے سے آئے تھے وہ گوشا
 تنصیر مائل ہو رہیں وہ اب
 جو بیچیں وہ دونوں ہاں جملہ کور
 بے اذ کو یابی نہ نہار آب
 یہ کہتے ہیں صادق کہ جس امام
 غلاموں سے اپنے یہ شہ نے کہا
 وہ خادم گئے جیب در شہر پر
 نہ کھولا در شہر لگتا کہا
 لیا بے تیزی سے حیدر کا نام

کیا ایک ہی وقت پھر انتقال
 تھرتے اوسکو کیا یا بگل
 کہ ہے بے بدل عالم راز و دان
 ہوا زرد آذر دہ دل او کھ گیا
 تو بھیجا بطاہر ہمیں اور راہ
 کہ اچھا نہیں اب بیان کا مقام
 تو ہو جائیگا اوٹکا عالم مطیع
 ہوا تب مداین میں شہ کا گذر
 لکھا تھا یہ عالم کو اپنے پیام
 کہ ہو دامن سحر اوٹکا دیرانہ
 زبان سے تو ایمان کا لیتے ہیں نام
 کیا دین اسلام پر یاد سب
 نہ ہوا تھ اوٹکے خرید و فروش
 بیان تک کہ دے زندگانی جو
 مداین میں پہنچے لصد احترام
 کہ لازم ہے تہذیب آب و غذا
 تو اہل ستم نے کہا بندہ در
 سخن ملک کہنے لگے ناسزا
 شریک جناب پیغمبر کا نام

کہستہ خدمت میں ہے آسمان
 ضیاء قمر اوستی چو کھٹ کی گرد
 اگر اوستی تائید شامل نہو
 قعجب نہیں ہو جو زیرہ فلک
 فلک جاہ کو چے کا اونکے گدا
 اوستی در یہ گلشت باغ جنان
 اگر حکم محکم ہو زنجیر آب
 وسیلہ ہو بخشش کا حضرت کی ذات
 جو ہو لعل جان بخش پر تو فلک
 فلک کو دکھائیں جو غصے کا جوش
 یہ حکم دنیا بھی عقیقی بھی ہے
 جہان میں دو عالم کے سردار ہیں
 سلیمان نہو قابل آفرین
 کشادہ چین کیوں نہوں ایل دید
 جیسے خاک درگاہ حضرت ملے
 محب کی ہو مٹی و لاسو جنبہ
 جہان داغ حضرت کی الفت کا ہو
 کرے کیا کوئی مدحت شاہ دین
 ثنا آگلی امر د شوار ہے

کہر سید ہو بہ ہنسن کہ کشکول
 ہنسن آوستی گلشن کا اک پرست
 تو غیجے کا واعدہ دل نہو
 ہنسی صبح کی زخم گل کو تک
 پر کاہ دیوار مال ہسا
 اوستی در یہ آسائش و جہان
 تو سندان سے ہو سخت تر چاب
 سقیقہ ہے کیا خوب ہر نجات
 کرے آئینہ مثل طوطی سخن
 اوڑے رنگ ہو رشیدی کا پریش
 جو امر و قدرت ہو فردا بھی ہو
 قیامت میں جنت کے مختار ہیں
 کرے سجدہ جنتک نہ مثل گلین
 کہ ابرو حضرت ہے مثل کلید
 لحد میں اوستی خواب احسن
 ید اللہ روز جزا دستگیر
 و ویرانہ جاگہ جنت کا ہے
 کہ ہو عقل کا دست درائش
 ازل سے ابد تک یہ گلزار ہے

جو ہر سوز و یاتون سے مملود ہیں
 درم و دیگر ماری کا اور ماہ کا
 سخاوت کا دریا ہی ایسا روان
 جہاں نگہت خلق سے مشک بر
 عبادت جو مقبول و اور ہوئی
 محبت کی باتیں سنائیں جو کرم
 عجب مانگیان گلشن راز کے
 یہ منہر فلک کا جو نہ پایا ہے
 لکھ و صفت شیر میں چونا گاہ بیت
 شرف خانہ عرش جائے امام
 ادھیم سے ملا دست موسیٰ کو نور
 کہیں حسن میں آفسر لیسف ہیں کم
 سخن انکے میں جانفز اس کے سب
 نہ توئی اگر آپ کی رہبری
 زبردست اعجاز انکے عجیب
 رقم کی جو طرح شبہ سحر و بر
 سخن کا ذرا انکے منافی کا ہے
 کیا علم اعدائے ارفسے حصول
 رخ شمشیر نہ پردہ و قاش ہے

نہ غمی سان ایک پیدا سخن
 عیان سب یہ سکھ ہی اوس شاہ کا
 کہ آگ موج جنگی ہو یہ کما شان
 دماغ زمین بے زمان مشک خیز
 عطا شاہی سفت کشور ہوئی
 دل سخت کا ز بھی ہو جائے نرم
 کہ خندان کئے پھول اعجاز کے
 دم و عطر رقت کا پیرا یہ ہے
 بڑھا و سکار تہ نبی شاہ بیت
 سر عرشان زیر پائے امام
 وہ رہبر ہوئے تب علی راہ طور
 مسیحا کو او کا غنیمت ہو دم
 خضر کھلے آب حیات وہ لب
 سلیمان کو ملتی نہ انگشتی
 پیغمبر کے وارث خدا کو حبیب
 گل جعفری نیکے حرف تر
 وہ صادق ہی پر وہ صادق کا
 ہوئے ارفسے رگشتہ آخر فصول
 مگر تیرہ ترجیم خفاش ہے

یہ سب شافعی مالکے حنبلی
جلا جو کوئی بو حنیفہ کی راہ
رہ راست جو حکم داور کی ہے
جو خضر ہدایت کا ہے خواستگار
نجر آل احمد ٹکانا کسان
سنو پھرے جعفر پاک کے

چلے ہیں خلافت نبی و علی
بھنور میں ہوئی اوسکی کشتی تیرا
وہ تقلید آل پیغمبر کی ہے
تو غولوں کا فرمان نہ کر اختیار
زبان ہے زبان ہر زبان زبان
وہ حاکم میں رہیں اقلاک کے

وہ جعفر وہ صادق جو ہیں دستگیر
زمین پر شہ دین تے مارا قدم
ہوا ایک دریا روان سیکر ان
ہوے ایک کشتی پر حضرت سواد
یہ کرتا ہوا اگر بیان بولصیر
کہ استادہ اوس جاتھے سیم ختام
پہرے سار خیموں میں یوں دھچکا
پھر آئے جو خیموں میں وہ دستگیر
کہ اول ہو یہ خیمہ مصطفیٰ
سو دم خیمہ ہی بہر نیت نبی
حسن کے لیے خیمہ ہی پانچواں
ششم خیمہ ہی امام حسین

گیا اوسکے پاس ایک دن بولصیر
کہ ہے حنیف انعامی زبحہ کریم
کنارے پہ چاندی کی تھیں کشتیاں
اوسے ساتھ اپنے لیا ایک بالہ
کہ اوس جاپہ پہنچی شہ دستگیر
خوش اسلوب تھو وہ خوش اسلوب
کرے جیسے سیر پر وج اقتاب
کہا مجھ سے سمجھا تو اے بولصیر
دوم خیمہ ہی خیمہ مرتضیٰ
چارم خیمہ ہی خیمہ خدیجہ کا بھی
کہ اوسکی تئیں ہی قاصر زبان
جو ہیں ہر تائیدہ مشرقین

یہ یوسف پاک زمین العباد سویا قبر کی خاطر ہے پرستہ خدا نے عجب ہم کو رہتے دیئے یہی خیمہ او سکے لئے ہیں مقرر	یہ یوسف جو پر رشتی میں نہ یاد یہ یوسف جو خیمہ ہے آراستہ یہ خیمہ ہے نصب میرے لئے جہاں سے جو کرتا ہی ہم میں سفر
--	--

معجزہ

کہ راوی ہر داؤد ابن کثیر ہو حج کی خاطر سیابان نورد ملی دین کی اوسکو دولت پرا مقام سعادت میں پہلے گیا ہوئے فوت اب وہ اسیر محن وہ بولا کہ ہاں ارشہ خوش خصال وہ گھر میں ہی مصروف اکل طعام چو پہنچا تو دیکھا عجب ماجرا جواہر ہیں صحت سے سالم بدن خداؤ نبی واقعہ رازہ بین	۲ سنو یہ خبر اسے صغیر کبیر کہ حضرت کے اصحاب ایک مرد جو حج کر کے وہ بعد مدت پھرا تو صادق کی خدمت میں پہلے گیا کہا شہ سے تھی میرے گھر میں جن کہا شہ نے الفت سمجھے تھی گالی کہا شہ نے جادیکہ ارنیک نام اوتھا خدمت شہ سے وہ گھر گیا کہ بیٹھی ہی گھیر کھا رہی ہو وہ اُسکی باتیں کہ اعجاز ہیں
---	--

معجزہ

۳ معراج ہیں صدق سوریہ مقال دوم ہیں بن شہر آشوب نیک وہ صادق کا دشمن ہوا سب گناہ	کئے راویوں نے لکھا ہو ہر حال بن یوسف او سکے راوی ہیں ایک کہ منصور ظالم تھا جو بادشاہ
--	--

کئے قطع و شمشیر اوسے طلب
 بیسچ اپنی حاجت سے اوسے کہا
 کرونگا بہت خلق میں اوسے ساتھ
 تو کرنا اوجھن قتل تو دفعتاً
 وہ حاجب گیا آپ پر طلب
 نظر چپ پڑی اونیہ منصور کی
 کہا مہر حاجب اے امام
 کرونگا ادا آپکا اب میں قرض
 کیا عذر حضرت کو رخصت کیا
 گئے جبکہ باہر امام ہوا
 رہیں تین دن کل امام زمان
 وہ حاجب جو آیا قریب امام
 منگالی تھی منصور نے قطع و تیغ
 یہ کہیے پڑھی آپنے کیا دعا
 کہا شاہ نے یہ دعا تھی پڑھی
 روایت ہر یون دوسری بھی رقم
 تو حاجب نے منصور کو یوں کہا
 ہر لطف و کرم یا وہ خشم عظیم
 کہا اوس سے منصور نے اوسے بیسچ

کہ تھا قصد قتل امام عرب
 کہ آتے ہیں اس جی امام ہوا
 پڑے ہاتھ پر اوس کے جب میرا ہاتھ
 ہے آج اوسکا لہو دفعتاً
 ہوئی رونق افرا شد خوش
 تو عظیم شب تا بوقت صبح کی
 بلایا جو میں نے یہ تھا محکوم کام
 کہ حضرت کی تائید سب سے فرض
 شہ نیک طینت کو رخصت کیا
 تو حاجب سے اپنے یہ اوسے کہا
 مدینے کو کر تو روانہ حیدر ازل
 کئے اوسے اگر یہ شہ سہی کلام
 گرے تالو آپ کا بیدار ہے
 کہ اوس کے سبب دور شہ ہو گیا
 دہی پڑے کے حاجب کو تعلیم کی
 ہوئے جبکہ رخصت امام امام
 کہ اوشاہ رحم آگیا تھمکو کیا
 تعجب میں اس جی ہو قتل سلیم
 مرے گھر جو آئے امام رفیع

تو تھا ساتھ اک آرد ہائے عظیم بہ کہتا تھا مجھ سے کہ اے بد گہر کرونگا اس وقت اے ناسزا ہوا خوف تھرا کے میں رہ گیا	دین باز حد سے زیادہ جہیم ذرا شہ کو آ سیب پہنچا اگر تیرا گوشت میں ہڈیوں سے جدا چلی کچھ نہ غم کھا کے میں رہ گیا
---	--

معجزہ

۴۷	دہ سیر جو تھے ابن طاووس نام یہ کرتے بن نقل صداقت شہ مقرر ہوئی تھی یہ رسم متین تو کہتے تھو اوس روز کو روزِ فوج اوسے عہد میں شاہ عرش اقوام دریغے سو آئے تھے حسب الطلب گئی ایک دن جبکہ تھو رسی بدست وہ حاجب کہ تھا نام جسکا بیع میں کرتا ہوں تیری بہت مقرر بیان تک مرا محرم راز ہے جو کرتا ہوں اپنے حرم سے بیان وہ بولا تھلیف کے الطاف میں پہنچیدہ بھی ہو آپ کا خیر خواہ کہا تب پہنچے حضور اے ربیع	رہے اوسے راضی خدا نام کہ تھا قصر احمر میں منصور رشت کہ اوس قصر میں بیٹھا تھا لعین کہ ہوتا تھا وہ چہرہ افروز فوج فلک قدر صادق علیہ السلام ہو تھا بہت بلیغی بے ادب تو منصور نے کی یہ حاجب بات خرد آتشا مرتبے میں رفیع سمجھتا ہوں تجھ کو فلک مرتب کہ ہر امر میں میرا نسیان ہے میں وہ راز کرتا ہوں تجھ پر بیان کہ بندے سو آپ اس قدر صاف ہیں کہ رستہ خدمت میں شام و بگاہ میں ہوں شہ خون شاہ رفیع
----	--	--

نہی جسطرح آج جعفر کو لا
 مگر جسطرح گھر میں ہوں وہ مقیم
 ذرا راہ میں اوٹکو فرست دو
 یہ سنکر وہ حاجب جو باہر گیا
 کہ یہ روز بروز قتل ایام
 بلا کر جلاتا ہوں میں اس گھری
 مقرر بیان کشتہ ہونگے جناب
 اگر اوٹکولاتا ہوں آج میں
 میرا مال چینی گا وہ پر غضب
 غرض نفس دنیا پہ ماٹل ہوا
 کیا اپنی بیٹی کو اوستے طلب
 جبری اور بیٹوں سے تھا وہ جوان
 کہا اس سے جا جلد جعفر کے پاس
 کہ دیوار خانہ سے چڑھ یا مہر
 مگر جسطرح سے اوٹھیں پائینو
 ہو آخر شب روانہ وہ جوان
 سر بام سے گھر میں داخل ہوا
 پہونچکر یہ دیکھا کہ شاہ زمین
 کرین بندھا آگے دست مال

بیان تک اوٹل بن چمیر کو لا
 او سبطرح لا اوٹکو بخوف و بیم
 کس سبطرح تبدیل صورت ہو
 ہوا اوٹکے دل میں ہی و ہوسا
 نہیں آج بچنے کے شاہ امام
 تو ہوا سکو غصے کی شدت بڑی
 کئی عاقبت میری بالکل غرا
 تو ہوتا ہوں بے شبہ محتاج میں
 کر گیا مجھے قتل وہ بے ادب
 گناہ اوٹکو عقی کا حاصل ہوا
 کٹان تھا محمد تھا اوٹکا لقب
 دل سخت رکھتا تھا وہ سخت جان
 مگر اس طرح خوب کرے قیاس
 وہاں داخل خانہ ہو بے خطر
 بیان تک او سبطرح سے لایو
 لگائی سر بام پر نہ وہاں
 جو مطلب تھا اوٹکا وہ حال
 پراتا سنا پئے ہوئے پیرہن
 عبادت میں مصروف بغیر حال

جو فارغ ہوئے شاہ آونے کہا
مناسب نہیں اب ہو عرصہ زیاد
کہا شہ نے کہ لون دعا تو چلون
وہ بولا کہ اسکی اجازت نہیں
کہا شہ نے یہ غسل کا ہی محل
سنا اوس لعین نے نہ کوئی کلام
نکہ حضرت آلود لیکن خموش
فرزون ضعف شہ کو نقاہت کمار
تھکے راہ میں جب شہ نامدار
خلیفہ کے در پر ہوا جب گزر
ہوئی دیر اب تک نہ آئے امام
وہ حاجب جو نکلا تو دیکھا یہ حال
بڑی دیر تک سر جھکائے رہا
کہ حضرت سے کچھ راہ خاص تھا
امام زمان جانتا تھا او نہیں
یہاں سو وقت بولے امام برفیع
بلے اتنی مہلت کہ پڑھ لون کا نہ
غرض مہلت آو سوقت حاجب نے دی
یہ منصور تاکید کرتا رہا

کہ او بھینے مصلے سے شاہ ہوا
کہ تمکو کیا ہے خلیفہ نے یاد
بدل لون جو کوئی تبا تو چلون
بدلے نہ کپڑے یہ مہلت نہیں
کہ ہو نہیں بھیائے مرگ و اجل
سر و پا برہنہ چلے وہ امام
فقط ایک تھا پیر ہن زیب و ش
کہ رکھتے تھے وہ عمر ہفتاد سال
کیا اوسنے اشتر پر اپنے سوار
تو حاجب سے کہتا تھا وہ قہتمہ گھر
شب آخری مطلب ہا نا تمام
کہ ترویک ہوئے شہ خوش خصال
جھڑی آنسو ذکی لگائے رہا
کسی عہد میں اویستے اخلاص تھا
قسیم جناب جانتا تھا او نہیں
کہ تہہ ہر مراد شناس و بیج
کردن آخری طاعت بے نیاز
نماز اپنے اوس جگہ پر پڑھی
کہ جعفر کو بیان حیلہ لا حیلہ لا

نماز و دعا پڑھنے کی جب تمام
تو حاجت آویان میں داخل کیا
پھر بھی اپنے اوس گھڑی اک دعا
جو دیکھا ستمگر نے رخصا پاک
کہا ترک کرتے ہیں تم حسد
عداوت وہی تمکو ہے اب تلک
خرابی تو کشور کی چاہی بہت
مگر کار کردہ نہ اصلا ہوئی
کہا شاہ دین نے خدا کی قسم
جو کہتا ہو تو ہے یہ بالکل غلط
نہ راحت نہ منظور آرام ہے
ایسے کے فرزند جو تھے بیان
تجھے اور مجھے لے کو آزار ہوتا
نہ اوسے بھی نہ قصد میں نے کیا
ترا مجھ پہ لطف و کرم ہی زیاد
مجھے کیا ہوا اب یہ ارادہ ضرور
کہا جب یہ اللہ کے نور نے
ملکین تھا وہ بالائے فرش بند
تہ منہ بخش شمشیر تھے

ابامدو و عالم علیہ السلام
جہنم کو خورشید منتر کیا
کہ تھی عمدہ یار نگاہ خدا
ہوا اور بھی بیجا خشم ناک
وہی تمکو کاوش وہی تمکو کہ
حسد آل عباس سے کب تلک
رہی تمکو فکر تب ہی بہت
نہ مشکور کچھ سعی بیجا ہوئی
خدا کی قسم تمہارے کی قسم
ہمیں شوق جاہ و تجمل غلط
ہمیں اس مانے سے کیا کام ہے
وہ تھے سب کے سب بدترین جہان
کہ ہر شخص و زمین ستمگار تھا
نہ آزار کوئی او بھین بھی دیا
غریبوں کا حاصل ہو تجھ سہرا
کہ ڈالوں میں کشور میں ہی نور
جھکایا سرخس منصور نے
لکائے ہوئے تکیہ صاحب حسد
کہ تبت بدی کی گلو گہر تھے

کہا جھوٹ کہتے ہو تم بیکیان
 نکالے گئے زیرِ مسند و خط
 کہو کیا جواب ان خطوں کا جواب
 لکھا ہو میری فتنہ بیعت کرین
 کہا شاہ نے یہ بھی ہے اقرا
 جو تو جھکوا صرا اس پر زیاد
 جوانی میں بھی یہ ارادہ نہ تھا
 مجھے اپنے لشکر میں تو قرار
 نہیں میری کٹ جاے باقی حیات
 کیا عذر ہر چند اس شاہ نے
 گریختے لگا دوسرے مثلِ مین
 نظر آیا جس دم یہ صاحبِ لوط
 مگر تیغ کو کر کے زیرِ غلات
 نہیں تمکو اس بات کی ہر حیا
 کہا شہ نے رکھ دو رشک غلط
 خدا کی قسم کچھ نہیں خط
 یہ کہتے رہے شاہ عالی جناب
 یہ تھا کینہ و خشم کا اجتماع
 لگا کاہنے جسمِ حاجبِ تمام

یہ نامے ہیں کسے کرو تو بیان
 کہا دیکھو یہ تو نہیں ہے غلط
 کہ اہلِ خراسان لکھے میں سب
 وہ اگر تمھاری اطاعت کریں
 یہ میں نے کوئی خط نہیں ہو لکھا
 خدا کی میں ہو گند کرتا ہوں یاد
 کرو نگاہ میں یہ قصدِ میری میں کیا
 رہے تانہ شبہ کوئی زنیہار
 کہ نزدیک پہنچا ہوں وقتِ وفات
 نہ مانا ملو اس بدی خواہے
 نکالی دہن ایک بالشت تیغ
 تو سمجھا کہ نزدیک پہنچا تھا
 لعین شہ سے کہتے لگا صافات
 گرین خون ناحق ہوں فتنے بپا
 نہ ہو میری نہ میرے یہ خط
 فقط اقترا ہے فقط اقرا
 کوئی مانتا تھا وہ خانہ خراب
 کہ شمشیر پھر کھینچ کے اکر راع
 کہ نزدیک تھا وقتِ قتل امام

کہا دل سے اپنے اگر یہ شقی
اسی تیغ سے اسکو کشتہ کروں
جو کچھ حق حضرت میں پہلے ہوا
ہو اگر م پھر حاکم سنگ دل
برسنہ وہ تیغ ستم کی تمام
خود کائے ہوئے سر امام غریب
بہت عذر کرتے تھے ابن رسول
ہوئی اسمین قدرت خدا کی نمود
جھکا یا سرخس کو یوں کہا
کیا اوکے حاجت سے پھر وہ خطاب
بلا یا امام زمان کو تدرین
یہ کہنے کو خاطر سے یک سو کیا
و یا حکم حاجب کو لا را ہوار
عطا دس ہزار آدھ دہم کیے
کہا چاہئے کچھ یا مقام
مدینے کا کر قصد ہو جائے
پہلے دان سے القصہ شاہ زمان
کہا راہ میں اے شہ نیک ذات
عجب حال ان بیوفاد نکا ہے

مجھے حکم دے قتل کا اس گھڑی
بلاک اسمین لڑکے ہوں یا میں مرد
پیشمان ہو امین مری بھی خطا
ہوئی آتش کینہ پھر مشتعل
یہ قتل ابن رسول امام
کہ ہو نجا تھا وقت شہادت تری
نہ کرتا تھا وہ سنگ دل کچھ ہول
ہو انرم پھر خود بخود وہ خود
کہتے کہا جو وہ ہے سب بجا
کہ لاحقہ غالب اب شاب
یرا کیا او کو مسند نشین
کہ ریش مبارک کو خوشبو کیا
خوشی سے ہوں حیر کہ حضرت
سب سیات عوت فرام کیے
یہ گھر آپ کا ہی امام امام
ادھر کو قدم رنجہ فرمایا
وہ حاجب تھا ہمراہ شہ
میں حیران ہوں گذری یہ
اثر یہ تھا مری دعاؤں کا ہے

کہا شاہ نے ہاں وہ پانی عس
 دے عائے دوم جس سے ہو دو کرب
 گمان ہی کہ منصور ہو گا خفا
 عوض اس کے دیتا ہوں مزرع وہ
 تجھے اوسکی قیمت میں دیتا تھا تو
 نہ بھی تھا اوسوقت میںے مگر
 کہا اوسنے تسلیم کیجئے دعا
 کہا شہ نے ہم اہل بیت بنی
 وہ مزرع بھی دیئے ہیں ہم ایچ
 غرض اسے گھر میں جوشاہ امام
 او دھڑ پھر رہے تھے امام ہم
 سند شہ نے مزرع کی بھی لکھو دیا
 کہا اوسنے جس م تھا یا شاہ دین
 بدستور رہتا رنگ روے خباب
 کہا شہ نے جسکو ہی خوف خدا
 غرض ان سے حاجب پلاشا و شاہ
 کہا ای خلیفہ یہ کیا حال تھا
 وہ غصہ وہ غصہ کہ جس سے امان
 کہا اوسے منصور رہے خوش

بہت خوب ہے ہر دفع بلا
 پڑھا کرتے تھے مصطفیٰ روز ہر
 و گرنہ سکھاتا تھے بین دعا
 کو تو مجھ سے کرتا تھا جسکی طلب
 درم دس نہرا اور تھی آرزو
 تجھے اب بین دیتا ہوں بصیرت
 نہیں آرزو محب کو اس کے سوا
 جو دیتے ہیں لیتے نہیں پھر کبھی
 تھانے دو نوں عا لیں فیج
 سکھائی دعا اوسکو شہ نام
 ادھر اوسکو کرتا تھا حاجب رہے
 غرض چاہی جو عطا اوس کے
 وہ مکتوں کیجئے ہوئے تیغ کین
 نہ تھا ایکواک ذرا اضطراب
 اوسے خوف و اندیشہ نہیں کیا
 کیا پیش منصور بدعت نہاد
 کبھی زر دھیرہ کبھی لال تھا
 کیا رجم ایسا کہ سب ہی عیان
 ڈرا یہ کہ اب تک نہیں بھکواوش

چھپا تاہیں مجھے مین کوئی بات
 نین کہتا ہوں پر راز افشا نہو
 کر نیکی علی کی نخب افتخار
 طبری خاندان علی کی ہے قدر
 فضائل جوانے مین مشہور مین
 بیان ہی یہہ حاجب کا اے مسخیر
 مجھے اوٹھ کے غلوت مین پھر لیگیا
 کہنا مجھ سے ہوگا اگر یہہ عیان
 یہہ کہہ کر لگا کتنے پھر ماحسرا
 مجھے قتل بے شہہ منظور تھا
 نوشیخون کو کہ نہہ نا تو ان
 بہت گو کہ عبد اللہ ابن حسن
 پیر کو مگر اونکے سب خاص عام
 انھیں قطب ثریب سمجھتے ہیں لوگ
 سمجھتے ہیں انکو سوا علم مین
 حکومت پہ تھی جب امیہ کی آل
 کہیے بار اول جو کچھ کچھ حسام
 پڑے مثل قرآن نبی درمیان
 اوٹھائے ہو ہاتھ اور خشمکین

مجھے جانتا ہوں بڑا نیکی ات
 یہہ پوشیدہ احوال پیدا نہو
 انھیں ہوگی اک حجت استوار
 یہہ روشن مین عالم مین مانند یار
 زبانوں پہ اوصاف مذکور مین
 بہت مرتبط مجھ سے تھا وہ لعین
 کہ مین اور وہ تھا فقط یا حسرا
 کرونگا تجھے قتل مین بگمیان
 کہ جعفر کو نین بے طلب جب کیا
 کہ اپنی حکومت یہہ مضور تھا
 مجھے اسکی ہستی ہو بارگرا
 ریاست کے دعویٰ یہہ تیشون
 نہیں کچھ فقط جانتے ہیں امام
 اطاعت کو واجب سمجھتے ہیں لوگ
 عبادات مین نہہ مین جہلم مین
 مجھے نب سے مملوم ہو انکا حال
 نظر آئے بجکو رسول انام
 ترش مجھ سے کہ رسول زمان
 چڑھائے ہوئے غیظ سے استین

کبھی باز ثانی جو شمشیر کین
زیادہ تھے اول سے وہ خشنماک
نہ کرتا جو شمشیر نہ میر غلاف
کیا میں نے دل میں بیاپنے خیال
یہ افعال جن میں حضور نگاہ
تو اس وقت شمشیر کھینچی تمام
نظر آئے احمد نظر دوختہ
کہ تکتے دامن اوٹھائے ہو
یہ نزدیک تھا ڈالتے مجھ پہ ہاتھ
کہ ہرگز یہ اچھا ارادہ نہیں
پھر این ارادہ سے تکریم کے
یہ فرزند نہ ہر وہ ختم الرسل
جو انکا ہے غاصب بد انجام ہے
مگر میں نے جو کچھ یہ تم سے کہا
وہ عاجلے پا اس سخن کا این
مگر بالی منصور نے جب فات

نظر آئے پھر خاتم المرسلین
کہ نزدیک تھا مجھ کو کرتے ہلاک
اور تر تا مرے جسم سے فرق صاف
کہ جرات نہیں جن سے یہ کمال
نہ ہرگز کیا چاہیے اشتباہ
کیا میں نے قصد قتال امام
غضبناک غمگین روح افروختہ
غضب ستین چڑھائے ہوئے
ہوئی فکر مجھ کو یہ دہشت کے ساتھ
ستانا مناسب زیادہ نہیں
امام دو عالم کی تعظیم کے
دلیر و جبری و دلاور ہیں کل
شریعت سے بے برہید نام ہے
تجھی تک رہے وہ بیان کھنا ذرا
نہ منہ سے نکالا کسی جا کین
کہی اپنے فرزند سے تب یہ بات

معتبر

ہے وہ بھی ایک اوی معتبر
محمد براہیم شمشیر زن

یہ معقول جمال سے ہے خیر
کہ جب پور عبد اللہ ابن حسن

ہوئے کشتہ بعد جدال و قتال
 یہ منصور سے جا کے اُسنے کہا
 مٹا کو بھیجا ہو بہر سلاح
 ہوئی پیش زمین جو جدال قتال
 ہو اگر مٹوں یہ شکر بیان
 کہ مقام منصور وہ بدست
 لکھا خط میں مضمون یہی ہے کہ
 غرض پیش داؤد آیا وہ خط
 یہ تاکیدی ہو جائے کل روان
 بلا کر یہ صفوان پوئے امام
 شتر چاہئے ایک بہر سفر
 گئے آپ مسجد میں شاہ انام
 نماز اپنے با طہارت پڑھی
 ذم صبح اشتر یہ ہو کر سوار
 ہو اشتر منصور میں جب مقام
 بلا یا بیت پہلے تکریم کی
 لگا شہ سے کہنے تجسیم عتاب
 معلی کو بھیجا ہے یہ ہو خیال
 کہا شہ نے ہرگز نہیں یہ بجا

مدینہ کا ساکن تھا اک بد مال
 کہ جعفر کو بھی اب ہو قصد و غا
 کہ لے دو ستون سے وہ مال سکا
 اعانت تھی جعفر کی اوسمیں کہاں
 کیا سو داؤد نامہ روان
 حکومت مدینہ کی کرتا تھا تخت
 کہ جعفر کو تو بھیج دے میرے پاس
 امام زمان کو پڑھایا وہ خط
 مناسب نہیں اب ٹھہرنا بیان
 کہ کل ہی ہمارا سفر کا کلام
 اسی وقت جا اسکی تدبیر کر
 ہوئی صرف طاعات باری امام
 دعا بھی برائے حفاظت پڑھی
 چلے شام کو سید نامدار
 خبر او سک پہنچی کہ آئے امام
 دغا پھر طبیعت نے تعلیم کی
 کہ مٹکو بھی ہو قصد جنگ و جہاد
 کرے جمع وہ اسلحہ اور مال
 معاذ اللہ اسے شخص ہے افرا

وہ بولا کہ جلد ہی نہ فرمائے
 کہا شاہ و پرنس نے خدا کی قسم
 وہ بولا کہ ممکن ہے شب اتفاق
 کہا شہ نے سو گند بدعت ہو یہ
 وہ بولا کہ کرتے ہو یہ کار عقل
 کہا شہ نے کیونکر نہو ایسی بات
 وہ بولا کہ جسکی ہے یہ گفتگو
 کلام اوس سے اور تم سب جا بجا
 غرض رو پر وئے امام زمان
 فتور امام زمان ہے صریح
 کہا شہ نے سو گند کھا ٹیگا تو
 کہ و اللہ جو حق و غفار ہے
 کہا شہ نے جلد ہی نہ کیا دگر
 لگا کہنے منصور یون شہ سرت
 کیا شہ نے ارشاد رب عظیم
 جو کرتا ہے مدح خداے جہان
 کہوں کہ سطر جسے عقوبت نہیں
 شہ دین نے اوس مرد سے پھر کہا
 اگر جھوٹ ہو میں گنہگار ہوں۔

جو سچ ہے تو اس پر قسم کھائے
 یہ مطلق ہو بہتان نہ کر متہم
 جو سو گند ہو باطلاق و عتاق
 نہیں براہ و رسم شریعت ہو یہ
 کہ منظور ہو تمکو اظہار عقل
 کہ گنجینہ علم ہے میری ذات
 بلاتا ہوں اوسکو میں اب و برد
 جو کچھ است ہوا وہ کھل جائیگا
 جو پوچھا وہ بدبخت بولا کہ ہاں
 جو کچھ میں نے ظاہر کیا ہو صحیح
 قسم یوں وہ کھانے لگا و برد
 وہ مالک وہ غالب وہ ستارے
 کہوں کہ سطر میں قسم یاد کر
 کہ علت ہو کیا اس میں ہو کہ سبب
 نہایت ہے صاحب حیا و کریم
 صفات کمالیہ اوسکے بیان
 عقوبت میں برآؤسکے عجالت میں
 کہ سو گند کر اس طرح سے ادا
 ترے حوالے قوت سے میرا ہوں

جو کھائی و غذا باز نہ یوں قسم مغذوب وہ مرد و د باطل ہوا لگا کا اپنے جسم منصور زشت کرد نگاہ اب کوئی قول فضول کہا جسے جو آتشک جھوٹ تھا کیا مفت جھوٹوں نے میرا فتور	گرامر گیا ہو گیا کا عدم عذاب الہی میں داخل ہوا لگا کہنے حضرت سے وہ بد زشت ترے حق میں ای شاہ ذی شان نہیں بجز اس میں شک جھوٹ تھا تھارا نہیں اس میں ہرگز قصور
---	---

معجزہ

بیان کرتے ہیں یہ روایت مفید شدیر ایک تھا مرد صاف اعتقاد وہ کہتا ہوا کہ میں تھا خواب میں فرخانی خندان رسالت باب اونچیدہ نش کرتے تھے حق کہ حبیب بجالاتے تسلیم میں نے کہا ہوا ایک دانہ عنایت مجھے اوی طرح میں نے کیا پھر سوال نہ تھا جو کام وہ میں کو پسند نبی نے دیئے اللہ دانے مجھے طبق من رہا ایک دانہ فقط نبی نے کہا میں نہ کر اس سوال	۶ کہ خوش اعتقاد ہی تھے وہ سید بڑا شیعہ پاک و عالی ہناد نظر آئے خیر الورا خواب میں طبق ایک خرم کا پیش جناب لی بکود دولت گیا میں قریب مجھے بھی عنایت ہو یا مصطفیٰ کہوں کیا ملی کیسی لذت مجھے دیا اور بھی کی عنایت کمال زبان مانگنے سے نہ توئی تھی بند عجب رتبہ سچا خدا نے مجھے کہا میں نے یہ بھی ملے ہر منط میں اتنا ہی کافی و اچھا مختار
--	---

<p>اوس وقت میں پیش صادق کیا کہ بیٹھے ہوئے ہیں وہ عالی گھر وہ دانے کہ خمیں لطافت کا نور خوشی سے تھے مصروف اکل طیب عطا کیجئے محکو بھی یا امام ملا میرے کام و دہن کو مزا مجھے اور دانہ عنایت کیا دے آپے آٹھ محکو رطب تو پھر اور دانے کا خواہاں ہوا کہ حد میرے محبوب رب انام تو محکو بھی ہر گز تامل نہ بھلا وہ ظاہر تھا پیش نہ خوش خصال</p>	<p>رض خواب سے جب ہوئی چشم روا لب ماجرا محکو آیا لطف بلق ایک خرم کا پیش حضور وہی وضع سے وہ امام عرب ہا میں نے حضرت سے بعد سلام یا شاہ ایک دانہ عطا موال و رہی جب بہت کیا بستور تھی یہاں طلب طلب حضر جو مغرور و جان ہوا ہنسے شاہ مجھ سے کیا یوں کلام ریادہ اگر اس سے کرتے عطا جو کچھ خواب میں ہیں دیکھا حال</p>
---	---

معجزہ

<p>یہ کہتا ہوں وہ راوے مختصر کیا میں نے بھی جا کے اونکو سلام کہ امیر مقتدا شاہ والا صفات یہ قرآن میں ہے حال و کمال کھا کہ معجز سے طائر کیے زندہ چار وہ مختلف تھے جدا اونکے اسم</p>	<p>فریج میں لوٹنے سے ہے یہ خبر کہ تھے ایک مجمع میں وارد امام جو بیٹھا تو حضرت سے کوچھی یہ بات کہ اسیم تھے خوشی خدا خدا نے دیا اونکو یہ اقتدار یہ کیے کہ چاروں کی تھی ایک قسم</p>
--	--

کہا شہ نے ہو تجھ کو اسکی طلب
جو حاضر تھے مجلس میں بچہ کہ ہاں
پکارے جو سلطان گرد و خراب
وہ تھے کفر و زناغ و طاؤس باز
کہا شاہ نے ذبح انکو کرو
جدا کر کے خون سے پھر بالی و پر
عمل شہ کے کہنے پہنچے کیا
ہوا زندہ فوراً لیا جسکا نام
ہوے گرم پروانہ چارون طہور

کہ انکھوں سے دیکھیے وہ احوال سب
تمنا ہو یہ اسے امام زمان
تو حاضر ہوئے چارہ طائر شتاب
عیان ہو گئی قدرت بے نیاز
سرون سے جدا تھے جیشتی دہر
کر گوشت مخلوط با مہر
تو او س دم ہوئے آپ منجر نما
زہے میجر شاہ والا مقام
بڑھا قلب مؤمن میں ایمان کا نور

منجھ

فرائج میں ہے قطب یون رقم
بن شہر آشوب ہے جو فصیح
کہ تھے ایک دن یہ مجلس امام
مسافر کو لی اسمل ابن حسن
دیار خراسان تھا اسکا مقام
کہ اے نوحشیم رسالت پناہ
عجم میں ہے شیعہ ترے سو نہار
یہ تاخیر تا چند اے خوش نهاد
کہا شہ نے رحمت کرے تجھ پر

فرخناک ہو حسیکو لکھ کر قلم
وہ اس نقل کا ہو مفسر صحیح
ہزاران ہزاران درود و سلام
ہوا دارہ دہرم شاہ زمین
کہا شہ سے او سے یہ بعد سلام
گل باغ اسلام گل آلہ
فزون لاکھ سے ملک و نکستار
کہر باندھ کر کھینچ تیغ حبس
مگر یہ سخن ہو خلافت ادب

زیب اوس جگہ سے تھارو تھو تھو
کہا شہ نے اوس سے کہ ایسی چٹہ کار
ذرا بیٹھ جا کر میان تنور
ہوا مضطرب وہ یہ کہنے لگا
مرے دل کو اس آگ کی کتے تاب
یہ کہتا تھا وہ ناگہان ایک مرد
بڑا دوست حضرت کا ہارون تھا نام
کف دست میں آو سکے فطین پا
لگے کہتے اوس سے امام زمان
یہ تنور روشن ہے جو رو برو
نہ پورا ہوا تھا کلام حضور
امام زمان سسل سے ہم کلام
بیان آو سکا کرتے تھے یوں حال شاہ
کہا اوس سے پھر جا تو سوئے تنور
کہا وہ تو دیکھی عجیب صنع حق
سہ ماہارون تھا تنور میں یوں یمن
ہوئی مثل باغ خلیل
ماہ نے دی تو آیا نکل
نہ نے اے سہل بن حسن

جہنم کی گری کا حسین ظہور
بڑا تو ہے مرد عقیدت شعار
قیام اسمین کی صورت کوہ طور
عقوبت کے قابل زمین میں نہا
کچھ فائدہ کیا جو ہوں میں کتاب
کہ خاصان حضرت سوتھانیک مرد
کیا اوسے حضرت کو اگر سلام
یہ نہ قدم سر پہ اوج سما
کہ فطین رکھ ہاتھ سے ایوان
دلیرانہ آج اسمین جا بیٹھ تو
وہ شیرزبان تھا میان تنور
خراسان کا کہتے تھے قصہ تمام
کہ گویا کہ گذرا تھا پیش نگاہ
کہ صنع خدا کا ہو تجھ پر ظہور
کہ تنور آتش تھا گل کا طبق
کہ ہو جیسے کوئی گلستان نشین
خدا نے دیا اوس کو رتبہ جلیل
ہوا تھا ذرا بھی نہ اوس کو خلل
نظر تو نے کی قدرت ذو المنن

خراسانیوں میں سے ایسا کوئی میرے پاس نہیں پانچ ایسے رفیق ارادہ کروں کیا میں اظہار کا کہ میں قطع کیا ہے رضا راہ ہم	کرے قصد جنگ و غا کیا کوئی کہ ہو یاد اوٹلو دفا کا طریق کہ مجمع کہاں ایسے انصار کا کہ میں از یہاں سے آگاہ ہم
---	---

منجھ

پس بعد کالیت تھا ایک مرد وہ کرتا ہوا طرح شیریں مقال ہوا وارہ شہر مکہ میں جب ہوئی خواہش منظر بوقبیس - نظر آگیا اوس حکمہ ایک مرد خیال خدا میں دل حق شناس جناب خدا میں یہ اوسکی دعا نہایت مراخت تن ہے کہیں دعا ہو چکی تھی نہ اوسکی تمام سید ایک انگور کی تازہ تر ٹٹے پر ہیں دو بہ رنگ سفید وہ انگور اوس دم وہ کھانے لگا گیا اوس گھڑی میں بھی اوسکے قریب ضروری ہے اس میں سے حصہ مرا	۹ محب علی دینی نیک مرد کہ حج کے لئے میں گیا ایک سال ضد و سیر وہ سال ہجرت تھا قدم میں نے رکھا میرے فقیر کہ اشک اوسکے انگور میں چھو لیتا زبان چاشنی گیر شکر و پیاس کہ انگور کر محکویا رب عطا عنایت ہو محکویا پیر میں کہ جاری ہوا چشمہ فیض عام ہوئی آگے موجود پیش نظر ہوئے روشنی بخش چشم امید عنایت کی لذت اوٹھانے لگا کہ ہو محکویا اس میں سے حصہ نصیب دعاؤں کی میں نے آئین کہا ہے
--	---

<p> کہا مجھ سے اوسنے کہ کہا محترم وہ انگور کھائے چنے میں تھے در لگا کئے پھر مجھ سے وہ ارجمند کھا بیچ دیا کار مجھ کو ہے کیا کہا مجھ سے مجھ پھر لے اوجوا سخن مختصر اوشے وہ پرہیز لیا ہاتھ میں جو پرانا تھا رخت اور تر آیا جب کوہ سے آفتاب دیا ایک سائل کو رخت کس چلا ایک جانب نے وقت پناہ ہوا ساتھ سائل کرتب میں وکان وہ لولا کہ آگاہ کیا تو نہیں ہر سنگ زمین سن ہو گیا ایک بار بہت جستجو کی نہ پایا او نہیں </p>	<p> یہ نعمت خدا کی ہے ہوگی نہ کم رہا طرف لیکن بدستور پر کہ لے ایک جامہ بھی جو ہو پسند کہ جامہ ہو میرے بدن میں نیا کہ پہنوں میں رخت صفا تو امان خوشی سے کئے اپنے زیب بدن چلا اوس جگہ سے وہ فرزند نجات تو میں بھی تھا سایہ صفت ہر کام کہ عادت ہو نیکیوں کی خلق حسن کسی سمت سائل نے لی اپنی راہ کہا دے نشان کون تھا یہ جوان یہ میں جعفر صادق شاہ دن یہ چاہا ملین پھر شہ تابدار مقدر نے مجھ سے چھپایا او نہیں </p>
--	---

فصل نہم در بعض معجزات امام انام شافع محشر
 یا نبش شمس و قمر حضرت ابوالحسن موسی
 جعفر صلوٰۃ اللہ علیہما الی یوم المحشر

۱۔ نہ ہے موسیٰ کا ظم نیک نام
 یہ دل سچ ہفتم سی ہی باغ باغ
 یہ تو صیف موسیٰ ہو دل میں نور
 امام سچ ہیں ولی خدا
 شفیع جہان ہیں شفیع جہان
 علی کی طرح خاص قیوم ہیں
 کوئی بات حضرت سے نہاں ہیں
 حقیقت سے باطل کو باطل کیا
 شرافت کے افراد میں انتخاب
 رہے فیض شاہ خوش انجام کا
 وہ سر سبز حضرت کا نخل کرم
 عداوت وہ آتش کہ دوزخ شر
 عدو او نکام رو دہر دہمان
 زمانے کو اوسکی اطاعت ہو فرق
 بغیر اسکے ایمان کا مل نہیں
 امانت کا حبس کو انکار ہے
 کہان قدر اللہ و ختم الرسل
 قطر سے جو دروازہ معدوم ہو
 شریعت کہان بے امام زمان

کہ میں بعد جعفر وہ سب کے امام
 کہ ہفتم فلک پیہر اپنا دماغ
 کہ موسیٰ صفت ہوں سر کو بلور
 ولی خدا ہیں صفی خدا
 امام زمان ہیں امام زمان
 نبی کی طرح سے وہ معدوم ہیں
 نہیں تو نقطہ سہو و نسیان ہیں
 ہدایت سے ایمان کو کامل کیا
 سعادت کو فرماں میں غنا و ب
 کیا روشن آئینہ اسلام کا
 کہ ہیں آج تک جسکے سایہ میں ہم
 محبت وہ گلشن کہ جنت شر
 محبا و نکام مقبول کوں مکان
 یہ طاعت بھی مثل عبادت ہو فرض
 وہ رہی جو خلق میں داخل نہیں
 خدائی کا کب او سکوا قرار ہے
 کہ نادائق خیر کیا جانے کل
 تو کیا گھر کا احوال معلوم ہو
 کہان نصرت یام بے نردبان

چلو جو خلافت رہ شاہ دین
ذرا جب کو الفت ہو اوس شاہ سے
خنخن مختصر داستان طول ہے
سند لاکھ جا اسکی موجود ہے
مٹانت سودشمن پہ پائے ظفر
کیا شمع عرفان سے ظاہر وہ نور
رہ راست کو دکھایا گئے
شریہ روز تو ضیح احکام شرع
لگائے چمن تازہ اعجاز کے
سخن میں لب شاہ ویشان کہلا
نہ کھولا بجز حکم حلق دہن
کچھ انہی طرف سے نہ مطلق کہا
خدا و بنی اونکے خواہان رہے
نماز و ناسیحتات آنکھوں پر
قدم سے فقط قائم ارض و سما
اگر روشنی دست موسیٰ میں ہے
سوار اگر تھا سلیمان کا تخت
رہ تمکین مولا ملت بند
دس جگہ تائز انو نہیں

دو عالم میں اوسکا ٹھکانا نہیں
جھگڑا کروہ لے سب کچھ اللہ سے
جو مقبول اونکا ہی مقبول ہے
جو مردود اونکا ہے مردود ہے
سر کفر کاٹا ملا اونکو قر
ہوئی ظلمت کفر عالم سے دور
شریعت کی رونق بڑھایا گئے
حقیقت میں روشن کیا نام شرع
شجر بار آور ہوئے راز کے
تو قفل در گنج عرفان کھلا
بنی کی زبان سے گئے سب سخن
سنا جو خدا سے وہ حق ہی کہا
حدیثوں کی جان متقر قرآن رہے
خدا سے ملاقات آنکھوں پر
کہ بے قطب بیکار ہے آسمان
کلید جنان دست مولا میں ہے
سر عرش ہو شاہ ذی شان گاہ
کہ برقی تجلی ہے حق کو پسند
کبھی طور سنگ ترا نہ نہیں

<p>چو تائید مولای رہی سر ہونے غیب او کی رفعت کا باز رہے جو پانی پہ پڑے دین و علم فتوح گرین دیدہ فیض سے گر نظر نگاہ غضب ہو تو ذریا سراب فقیروں کو کھانا کھلایا کئے کرے کوئی تعریف حضرت کی کیا زہے وصف ذات امام حسین</p>	<p>تو پوست کو شاہی بیس رہے کہ جسکا خدا خود خریدار ہے تو ہر قطرہ بنجائے طوفان نوح نین سنگریزے بھی لعل و گہر کرم ہو تو ذرے نین آفتاب لگر آپ فاقہ او ٹھایا کئے کہ ہین خوب واقعتی دہدا سنو معجزات امام حسین</p>
--	---

<p>لکھن آج سلمان خالد سے نقل حسن ابن عبد اللہ نیک نام جو تسلیم و آداب لایا سچا دہشت مخیلان بہت تھا قریب کہ جی پاس اس کے مراد پیام کیا اس نے پیام جس دم ادا زمین قطع کرتا ہوا ہر وقت کہا شہ نے پھر جا تو کی باز گشت</p>	<p>۱۔ کہ نچائے وہ گو مر گوش عقل کیا پیش کاظم علیہ السلام طلب معجزہ اس سے شہ سو کیا لگا اس سے کہتے نی کا جیب یہ کہنا بلا کہ ہین پچھو امام درخت مقلان یکا یک چلا ہوا کے استادہ پیش امام نیا معجزہ سے نئی سرگزشت</p>
--	---

<p>۲۔ علی مغیرہ ہے جو شتر</p>	<p>۱۔ اسی سے خرچہ یہاں پھر</p>
-------------------------------	--------------------------------

<p>نمائین تھے کاظم علیہ السلام وہاں ایک زن اور اُس کے لہجہ پڑی تھے جو یک گاؤ مردہ ترین کہا شہ نے زن سے یہ کیا حال ہے وہ بولی کہ میں اور یہ طفل شیم معیشت تھی موقوف اس گاؤ پر کہا شہ نے ہے تجھ کو مد نظر وہ بولے کہ ہاں اس سے بہتر ہو کیا پڑی تھی شاہ والا نے اوس دم گئے آپ پھر گاؤ مردہ کے پاس بہت شاد و روح مسیحا ہوئی وہ مردہ جو تھی گاؤ میں پڑی بیکارے وہ زن فخر عالم ہو یہ بہت اوس حکم سے تھا از وہام</p>	<p>کذا را ہوا شاہ کا اک مقام پریشیاں و گریبان تھے خستہ چکر اوس کے لئے تھے وہ ماتم کشین پریشیاں کیوں تیرا احوال ہے بہت آج رکھتے ہیں حال سقیم لئے دفعہ یہ جہان سے گذر کہ زندہ ہو یہ گاؤ بار دگر کہ ہو منحصر اسپہ میری غذا دعا کو لئے دست اقدس درانہ زہے معجزہ و حق شناس کہ وہ گاؤ ٹھوکر سے زندہ ہوئی پڑی جان اوس میں ہوئی اوس طرح مسیحا ہو یہ ابن مریم ہو یہ نظر سے ہوئے اوس کے پتہاں امام</p>
---	--

<p>روایت یہ کرتا ہر فضل بیع کیا اوسکی کرتا ہوں بستان تھا تیغ در دست بارون وہ حاج تھا اوس کا یہ ہے کہا</p>	<p>کہ معجزہ تھا امام رفیع سماعت کے قابل ہو یہ دستان شکر غصہ بناک غصہ شدید کہ جا ابن عم کو مرے جلد لا</p>
---	--

نہ سمجھا جو میں پھر یہ بولا شفی
 نہ پھر احجازی پہ بھی اختتام
 غرض فصل سمجھا کہ آیا غضب
 ہوا او سرکرایان کا خوف زوال
 کہا اوسنے ایسا میں اونکو ابھی
 بلا کوئی جلاؤ کوڑا ابھی لا
 کیا میں نے حاضر جو فرمان ہوا
 وہاں جاسکے پوچھی یہ میں نے خبر
 چونچا وہاں پوچھے کہ میں نشان
 چریدی درختوں کی اور چوکاہ
 کہا میں نے کر دے خیر اسے غلام
 کہا اوسنے اس درپہ دربان میں
 پیدا داخل خانہ ہر سلام
 کہ مقراض کرتا تھا وہ گوشت پوت
 کہ بسیارے سجدہ سے تھا جدا
 کہا میں نے حضرت سلام علیک
 رشید لعین نے کیا ہے طلب
 کہا شہ نے ہاروں کیا بجو کام
 یہ کہکر اوٹھے اور چلے پھر کہا

مفصل کہوں کیا حجازی دہی
 لیا موسیٰ ابن جعفر کا نام
 یہ ہے دشمن شاہ والا نسب
 نہ چھوڑا گیا ایک دنیا کا مال
 وہ بولا کہ اک کام ہے اور بھی
 کہ مد نظر ہے بخوبی سزا
 روانہ سوئے شاہ دشمنان ہوا
 کہ کس جاسے ابن محمد کا گھر
 تو آیا خرابہ نظر نا کہاں
 ملا بچکو وہاں اک غلام سیاد
 کہ ہوں داخل بارگاہ امام
 تکلف سے واقف بہ سلطان
 تو دیکھا غلام اور اک تیرہ فاق
 جبین سے کہ تھی وہ جبین سجدہ سے
 نہ ہے عابد و ساجد و مقتدا
 کلیہ شفاعت سلام علیک
 چلو جلد اسے شاہ والا نسب
 مری فکر میں ہے وہ ابن حرام
 کہ سچ ہے حدیث رسول خدا

اگر شاہ جابر سے دیکھے فتور
کہا میں نے پھر راہ میں یا امام
خلیفہ بہت آج ہے دشمنانک
کہا شہ نے مالک ہو سب کا خدا
رعاشاہ پر پھٹتے چلے ساتھ ساتھ
غرض پیش ہارون میں پہلے گیا
تو دیکھا کہ ملہون ہو حیران کھڑا
تھا اوس دن کے مانند وہ تہ کر
جو دیکھا تو پھر سے کیا یہ کلام
بھلا راہ میں کچھ کہا تو نہیں
کہا میں نے ہرگز نہیں کچھ کہا
وہ یو لا بہت تو نے اچھا کیا
جو کہتا تھا میں وہ ارادہ نہ تھا
بلا یا حسین نے بے شوق تمام
اوٹھا بھیا اونکی تسلیم کو
کیا مر گیا اے خجستہ شہیم
خلافت کے وارث ہو برحق تمیز
بٹھا کر ہر سند سرور می
سزاوار اور نگ شاہی ہو تم

یقین ہے مومن کو اس سے ضرور
عقوبت کے سامان میں مجاہد امام
کر لگا تمہیں آج بیشک ہلاک
یقین ہے کہ کل جاے میری بلا
یخ و سر پہ پھیرا کئی بار ہاتھ
کہ تھا دوسو سے محکوم ہر دم بنا
ہے اندیشہ در پیش اوسکو پڑا
کہ جبکا کوئی مر گیا ہو پسر
بتا جلد تشریف لائے امام
کہلا اون پہ یہ ماجرا تو نہیں
بھلا محکوم کہنے سے تھا کام کیا
کہ یہ را زاون پر نہ افشا کیا
کریم تھا وہ غصہ زیادہ نہ تھا
ہوئے داخل قصہ ہارون کا
کیا تا دیر خانہ عظیم کو
برادر مرے میرے فرزند شہ
در گنج مذاق مطلق تمہیں
لگا پھر یہ کرنے شاگستری
در گنج علم الہی ہو تم

میں خادم ہوں شاہ و الہ
کہا شہ نے مانع ہی شوکت تری
وہ مرا غالیہ پھر حضور امام
دیا حکم ہمراہ خلعت بھی ہو
کہا شہ نے درپیش ہے ایک کام
نہیں عقد کا او سکھو مقدور
نہو تا جو یہ کام لیتا نہ زور
اوٹھے قصر سے باہر آئے امل
غرض میں نے ہارون کو اسد میں
تجھے قتل پر پہلے رغبت ہوئی
وہ بولا کروں ماجرا کیا بیان
نظر آیا بھگو بیان اک گروہ
لئے ہاتھ میں تھے وہ حرلی تمام
مرے گھر کو آکر احاطہ کیا
خرابی میں سرگرم ہو گئے
کہا دور رکھ فکر سلطان عصر
کر گنا جو احسان تو شاہ سے
ڈرا دیکھ کر میں یہ سامان نف
جو کہ تادرا اور میں تکرار میں

کہو کتر آنے کا کیا ہے سبب
محبت سوے مال و دولت تری
کیا ریش اقدس کو خوشبو تمام
پے خرچ رہ بدرہ نہ بھی ہو
کہ فرزند لو طالب نیک نام
مجھے اوسکی تر و سبج منطوب ہے
کہ یان زور سے بالکل ہے قطع
کیا شکر پروردگار انام
کہ تھا اے غلیفہ یہ کیا ماجرا
جو آئے تو ایسی عنایت ہوئی
کیا تو جو ہر اسام نہ بیان
نظارہ سے اوتکے پرستوہ
غضبناک آنکھیں کیے سرخ فام
برابر یہ ابر احاطہ کیا
تہ قصر حربے فرو ہو گئے
زمین میں سما جائیگا تیرا قصر
تو پھر جائیگا ہم بھی اس راہ سے
کہ کچھ بن نہ آئے کیا شیخ عزم
نگو سار ہوتا نکو سار میں

<p> کہ تھے قید میں وہ امام زمان بلا کر اس سے اپنے یوں کہا فقط تین دن ہے جہانیں جیات وہاں سے پھر آنا ہے محکو ضرور کرونگا اس سے رخصت آخری خزانے خلافت کے دوں گا اس کسی طرح یہ بات ممکن نہیں قمر تم ہو بالہ نگہبان تمام نہیں تمکو قدرت کا شاید یقین ہمارا بھی تمکو نہیں اعتقاد در علم ہم پر کشادہ کئے مدنیہ دکھائے تو کیا دور ہے کہ حضرت مرے حق میں کیجیے دعا رہوں میں و ایمان یہ ثابت قدم کہ یار یہ تبتہ شہ نے کہا کہ لیتا ہوں اب وہ خدا کا نام وہ آصف جو تھا زاد و پر خیا وہیں تخت بلقیس پہنچا دیا </p>	<p> عمر ابن واقد سے ہے یہ بیان مسبب ہو گل جو حضرت پہ تھا کہ پہنچی ہے نزدیک گیر وفات مدینے کو جانا ہے محکو ضرور علی میرا فرزند ہے جو جری و دایع ابامت کی دوں گا اس مسبب کی عرض یا شاہ دین مقفل ہیں رہا ہے زندان گام مسبب بولے یا امام حسین خدا پر نہیں ہو کچھ اعتقاد خدا نے یہ رتے زیادہ کئے جہاں و سکی قدرت کے معمور ہے مسبب نے تب شاہ سے یوں کہا پھر دن ندکی پھر تھا را میں م مسبب کو دی اپنے یوں دعا لگے پھر یہ کہنے امام امام جو آصف نے تھا نام خالق لیا تا شاہ سلیمان کو دکھلا دیا </p>
---	--

<p>ہوئی دم میں طود و صیف کی راہ جو دیکھا مصلحتاً تھا خالی پڑا عجب میں آیا پریشیاں ہوا پہن لہین بدستور پھر پیریاں کہ رہتے سے شہ کے میں وقف ہوا میں کہتا ہوں تو یاد رکھ یہ خبر یہ نہ مذاں کہاں ہیں کہاں کہاں یہی اشک آنکھوں کو مانند ابر کہ ہر لہجہ میرے امام زمان وہ تیرا ہے مولا وہ تیرا امام کر گیارہ مشکل کشائی تری</p>	<p>ہوئی دیر مطلق نہ مثل نگاہ یہ کہہ کر شاہ صوف و عا ہو کر شاہ غائب یہ حیران ہوا پھر اکدم میں آئے امام زمان سبب سے سجدہ کیا شکر کا کہا شہ نے اوس کو اٹھا اپنا سر کہ اب تیرے گاہوں میں میہمان یہ شکر سبب کو آیا نہ صبر کہا شہ نے روتا ہی کیوں کیوں علی میرا بیٹا جو ہے نیک نام کر گیارہ حاجت روائی تری</p>
---	--

مجموعہ

<p>روایت میں ہو میں میں حریفان صفا پیشہ تھا ایک مرد سعید علی ابن صالح تھا مومن کا نام گھر اوس مرد و سید کا تھا دبا کہا اوس کے یوں اوجھستہ ہوا کیا ابر نے دوش پر ہنسنے لگا تھے وان لایا سوے طالع دار</p>	<p>۵ بن شہر آشوب شیرین سخن کہ تھاجن دنون محمد یارون رشید محبیب علی دوستدار امام کوئی جائے آباد تھے طالقان کیا ایک دن اوس کو ہارون یاد سنا ہی ہوا ابر پر تو سوار ہوا چین کے ابر تیرہ روان</p>
---	--

اوسے پوچھتا ہوں نہ انکار کر
وہ لولا کہ ہاں راست ہو یہ خبر
پہلی ایک ایسی ہوائے سیاہ
جو نشی بہ اسباب تھا یہ کیا
رہا یوں رہا یہاں میں میں تیرے
کنارے پہ میرا گھر ہو گیا
عجب کے جزو و گشت تھی وہ نرسین
بہت تھا جو ماندا میں ستر چکر
سنی خواب میں اک صدا ہونگا
ہوئی چشم وا تو پھر آیا نظر
عجب شکل لیکن بزرگ ترس
مجھے دیکھ کر وہ بھی حیران ہو
نظر آیا پھر ایک طائر عجیب
قریب اوس جگہ سے بہت ایک گدہ
اوس کو وہ میں جلوہ کر ایک غار
پر غار پر جا کے بیٹھا وہ مرغ
یاد دیکھنے کو میں اوس کے قریب
مجھے دیکھ کر مرغ تو اڑ گیا
کار امر ایون کوئی ایسے نام

جو ہو راست مجھ سے وہ اظہار کر
تری کا مجھے پیش آیا سفد
ہو امیری شش کا تختہ تباہ
فقط ایک تختہ پہ میں رہ گیا
ہو سخت پھر روئے شاوی فروغ
درخت دعا بارور ہو گیا
بھینہ بزرگ بہشت برین
تو خواب آیا عجب کوزیر حیر
کہ نزدیک تھا ہونچل و سگ ہلاک
کہ لڑتے ہیں آپس میں دو جانور
نئی حسن ترکیب دام ہوس
ہوا کی طرح سے گریزاں ہوئے
کہ تھی مثل سیرخ شکل عجیب
کہ جسکے نظارے سے بہت ستوہ
در گنج اسرار پروردگار
کہ تھانی الحقیقت تا شاوہ مرغ
کہ آئی نظر مجھ کو صنع عجیب
ہوئی غار سے ایک پیدا صدا
کہ ہاں داخل غار ہو شاوہ کام

ہو امین جو داخل تو دیکھا یہ حال
سلام او سکون کیا اوس مقام
جو گذر تھا مجھ پر عیان کر دیا
کہتا میں نے کس سے سنی یہ خبر
کہا مجھ سے اوس مرد آگاہ نے
کہنے پہ لب پاک صرف دعا
کر سنہ تھا کھانا کھلایا مجھے
کہنے دو در جب میرے سوچ و سخن
کہا میں نے مشکل ہے یہ میری
لگا مجھ سے کہنہ وہ عالی مقام
کہنے ہاتھ گرد و نجان بلند
کہے قطعہ ابر باہم ہونے
صداسنے دی یوں بشوق تمام
وہ مرد صفا پیشہ دیکر جواب
اب اس جاسے ہو گار دانہ کدھر
بیان حال کرتا تھا بادل تمام
ہونا ناگمان اور بادل نمود
جو پوچھا تو اوسنے کیا یوں بیان
مجھے اذن رحمت ہی شاہ دین

کہ ہی ایک مرد فرشتہ خصال۔
وہ یا اوسنے مجھ کو جواب سلام
مرا حال سارا بیان کر دیا
کہ تھا تھا میں تو میان سفر
خبر دی مجھے میرے اللہ نے
ہوئی آکے موجود تازہ غذا
میں پیاسا تھا پانی بلایا مجھے
کہا مجھ سے جائیگا سوے وطن
کہے کون ایسی مری یادری
کہ یہ رہنمائی بہار اسے کام
دعا بھی پڑھے کوئی خاطر پسند
در غار پر سب فراہم ہوئے
امام زمان السلام السلام
یہی پوچھتا تھا بتا ای سحاب
مجھے حکم حق سے ہی جانا کدھر
کہ یہ حکم حق ہی مجھے یا امام
کہا السلام ای شہ نست بود
کہ جانا ہی مجھ کو سوئے طالقان
غضب کا مجھے حکم نروان نہیں

<p>کہا کہ تجھ پر بھی ہے فرض طاعت مری بٹھایا مجھے ہاتھ کو ختم کر کہ اے کج پوشیدہ ذوالحلال یہ پہنچاں ہو مجھ پر عیان اس گھڑی نہیں مجھ کو اے شخص ہیانت ورنہ نہ بٹھریں یہ چرخ زمین مگر حسب فرمودہ کردگار امام جن و انس موحش و طیور امامت کا دل سے میں قائل ہوا ملی مجھ کو گھر میں پہنچ کر امان علی ابن صالح سے بالکل سنا کیا اوسکو ناحق تہ تیغ نہ کر قیامت میں پابند آفت کرے</p>	<p>کہا شہ نے لے ایک امامت مری زمین پر ہوا فرش وہ ابر تر کیا میں نے اوسدم ہر اوس سے ال بتا مجھ کو نام و نشان اس گھڑی کہا اوس نے مجھ کو نہیں جانتا اٹھ سے خالی زمانہ نہیں کبھی میں یہ پہنچاں کبھی آشکار مرا نام موشی جعفر کا پور یہ سنگ مرشدہ زائلی ہوا مجھے ابر لایا سوے طالقان رشید تعین نے جو یہ ماجرا شقاقت کی آتش ہوئی شعلہ خیر خدا اوس ستمگر یہ لعنت کرے</p>
---	--

معجزہ

<p>روایت یہ کرتے ہیں تازہ بیان طلب ہو وہ شاہ والا گئے ہوئی بزم کھانوں کملو تمام ہوئے شاہ غازی شریک غذا وہ کافر نہ ڈرتا تھا اللہ سے</p>	<p>۴ بن بابویہ افضل عالمان کہ ہارون کی مجلس میں جسی گئے ہونا گمان وقت اجل طعام مصر ہو کے اوسے پوشہ سے کہا عداوت تھی ہارون کو جو شاہ سے</p>
--	--

ہوا منھ کو اس کو مد لطف
مشعبد کوئی حاضر وقت تھا
پیر صابک دست امام زمان
ہنسا وہ نعین سب کو خندہ زن
پڑی تھی وہاں پر وہ تازہ رنگ
ہوئے لقمہ غم سے حضرت جو سپر
کہ لے اس مشعبد کو بے تنگ کو
پیری جان فی القور کی اوستے
نیارنگ سب کو نظر آ گیا
ڈرنے لوگ ہارون کا کانپا بل
اوس وقت پھر شیر بھان ہوا
بیم ہارون کج حضرت کی التجا
کو حکم اب اسے امام دلیہ
کہا شہ نے یہ امر ممکن نہیں
سناروگا تو تے عصائے کلیم

کہ خفت اوٹھا ملین شہ بھر و بر
کیا مشعبدہ اس سے ظاہر بنا
ہوئی گرم پرواز آکے سنی لای
نہایت ہوئے تنگ شاہ زمیں
کہی اومین تصویر شیر و ملنگ
اشارہ کیا سونے تصویر شیر
دم حمل ہے تیز کر جنگ کو
مشعبد پر آیا ہوا تیز دست
وہ شیر اس دعا باز کو کھا گیا
جو تھے خندہ زن ہو خندہ زن
بدست پر دین چپان ہوا
کہ بے شہد میں آپ بھر نما
کہ رد مشعبد کہے پھر یہ شیر
کہ پھر جالے قہر خدا نے زمین
نہ کرنا تھا پھر رد سحر عظیم

رامت کا دعویٰ وہ کرنے لگا
یہ لوگے برادر نگر یہ خیال
دیا حکم آتش کو روشن کرو
غرض جبکہ آتش ہوئی مشتعل وہ
اگر وہ ہے تجھ پر امانت کا راز
کہاں تھی اسے تاب آتش کی تاب
ہوا اپنے دعوئے سے وہ منفعل
شہ دین نے اس دم ہر ایم
وہ آتش سرد دست گل غولی

بیان کرتے ہیں سید مرتضیٰ
روایت یہ وہاں ہے رقم
کہ اک روز میں پیش جعفر گیا
کہا شہ سے ای خطرہا ہوا
ہوئے تلخ غول وہ بت بہت
گفتار میں کس بلا میں رہن
کہا شہ نے سننے میں ہر خیال
کہا اپنے فرزند موسیٰ کی لون
اوٹھا لاؤ اوٹھ کر مری چوب

ہشام اسکا راوی ہوا بن حکم
جہان سے لگے پیش پروردگار
ہوا زعم میں اپنے قائم مقام

خراج میں ہوا سطر سے رقم
کہ جب حضرت جعفر تادار
پسر شہ کا عبد اللہ اسکا تھا نا

طلب کر کے اوسکو شہ مقتدا
امامت کا رتبہ ہے امر محال
نیا گل کیلے سیر گلشن کرو
برادر سے بولے شہ پھر و بر
تو گر ہاتھ کو سوے آتش دراز
ادڑ از رنگ ظاہر ہوا اضطراب
کیا صاف انکار ہو کر تجھیں
کیا ہاتھ کو داخل شعلہ دار
کرامت سے خاموش کل ہو گئی

تجربہ

جو بہن عالم شرع خیر الورا
نیکم تھا جو وہ راوی محترم
حضور امام دلاور کیا
کہو حال اعداے آل عبا
رہ پایاد او نگو نہ عہد الست
ہوے موردا آتش قہر رب
دکھاتا ہوں میں تجھ کو آنکھوں میں
وہ قلم قدر والا سے یوں
کہ دیکھے ذرا سبز یہ حق پیر

زمین پر لگاؤ اور سے جان میں
 کرو قدرت حق تعالیٰ عیان
 اوٹھے موسیٰ کاظم نامدار
 زمین پر لگایا اور سے ایک بار
 لگائی جو پھر چوب دریا شکان
 نمایان ہوا ایک سنگ گران
 لگایا چوتھر پہ پھر ہاتھ صاف
 کہلا سنگ میں ایک دوزخ کا در
 کردہ ستمگارا دسین لیکن
 مسلسل مطلق سیہ مثل دود
 سواحد سے لیکن گرفتار غم
 زبان سے وہ کہتے تھے میرا بار
 موکل جو تھے ادنیہ پر عذاب
 یہ کہتی تھی خاموش قوم لعین
 کہہ دانیے ظلم گذشتہ کو یاد
 ستم تھے آل نبی پر کب
 یہ کہتا ہے راوی کہ میں نے کہا
 بتاؤ کہ یہ کون ہے قوم نرست
 کیا شہ نے مجھ سے یہاں میں ظلم

کہ ہونکشف قدرت ذوالمنن
 احباب یہ ہو حال اعدایان
 اوٹھالائے چوب شہ ذی وقار
 پھٹی خاک دیدیا ہوا آشکار
 بڑا بھر میں آشکارا شکات
 محک جسکو کہیے پئے امتحان
 ہوا سنگ میں بھی نمایان شکات
 جسے کام از در کہے ہر بشر
 سیہ رو گرفتار اندوہ گین
 جو شہزنگ چہرہ تو انگھیں کیوں
 سزاوار لغت وہ اہل ستم
 کہہ واسے محمدؐ میں رستگار
 لگا کر ادھیں گز آتش شتاب
 محمدؐ کبھی تم سے راہی نہیں
 کہ کیا کیا ہوئے تم سے نقص و فساد
 تلف حق زہر آدھیہ کیا
 کہ اے موسیٰ کاظم مقتدا
 گرفتار قہر خدا بد سرشت
 کہ سن گوش دل سے زبان پر کام

کوئی اجتہاد کوئی طاغوت نیست کوئی ابن صخران میں مردان کو امینہ کی اولاد شیطان پرست ہیت سے جو ہیں اور اونکے قرین نہ جائیگا انکا کبھی اضطراب یہ کہہ کر ہوا حکم شاہ ہدا	کوئی انہیں سے لغش بد شریعت مخالفت کوئی ہے بدایمان کوئی نہیں ایک بھی انہیں تروان پرست یہ بھی ظلم و بدعت میں انکے معین کر گیا خدا انکا افزون عذاب وہ پتھر بدستور ضم ہو گیا
--	---

فصل دہم در معجزات امام افضیاء و پیشوا
اصفیاء شہید زہراہل جفا حضرت ابی الحسن
ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثناء

رضا لجد موسیٰ بن جعفر امام وہی کعبہ اہل سلام و دین وہی بحر علم و امامت کے ہیں سختاوت سے عالم کو گلشن کیا دکھائے عجب معجزے دل پسند محبت نہیں جسکو ایمان نہیں خدا کے وہی عاشق زار ہیں وہ سینہ جو عرفان کا آئینہ ہے	علیہ التحیۃ علیہ السلام وہی قبلہ زمرہ مومنین وہی کوہ علم و کرامت کے ہیں عبادت سے ایمان کو روشن کیا کہ دین شریعت ہوا سر بلند محبت جو نہیں وہ مسلمان نہیں خدا کی خدائی کے بخمار ہیں رضائے خدا اسکا گنجینہ ہے
---	---

سختاوت کی آنکھوں کی بجب کی نگاہ
 نہ مان دولت لگا اسکے ہاتھ
 نہ تھا زرو مال و دنیا ملا
 رضا کی رضا جمین شامل نہیں
 جو تیرید جب رضا ہو گئی
 خلاف اونکے جو مرد مقہور ہے
 ہو اچھا امام زبان کا مطیع
 وہ کامل ہو جو شہ سحر ہرہ یاب
 خدا کی طرف سے جہان کے امام
 ہوئی دلکش اب کلید زبان
 ملا جبکہ حضرت کا آب و ضو
 رضا کی رضا میں جو محکم ہوا
 میسما کو بھی اس جگہ ناز ہے
 شریعت کی ایسی ہو منتظم
 یہ چمکا دیا وحدت حق کا نور
 نبی کی طرح سے وہ مخدوم ہیں
 وہ ہیں خاص رکاہ رب و وف
 برابر برابر ان کے ہیں کل
 جسے ایک سے انہیں انکار ہے

گدا تھا اگر ہو گیا یا و شاہ
 کینچ حقیقت لگا اسکے ہاتھ
 فروغ دل و نور عقیقی ملا
 وہ شہ غیر تحصیل حاصل نہیں
 تپ جرم و غصیان ہوا ہو گئی
 خدا کی رضا سے بہت دور ہے
 ملی او سکو عقیقی میں قدر رفیع
 کہان نور ممتاز ہے آفتاب
 نبی و علی کے وہ قائم مقام
 کھلے سیکڑوں قفل ازنان
 در معرفت کی پڑھی آبرو
 رضا جوئے خلاق عالم ہوا
 کیا حق کو زندہ یہی اعجاز ہے
 کہ بنیاد و بطلان ہوئی مستند
 وہی ہو گئی سارے عالم سے دور
 علی کی طرح سے وہ معصوم ہیں
 نہیں واقفیت کو مطلق وقوف
 ریاض نبی کے یہی تازہ ہیں گل
 وہ ایمان سے غافل ہوئی انکار ہے

زہے حاکم حق و افسان رضا
 گران مایہ وہ بشوکت و چاہ ہو
 کلیم سر طور و سلم و ادب
 عجیب و خدہ پاک عرش استبان
 وہ نامنہ چہ چشم و دل و روح کا
 زہے رتبہ رتبہ بارگاہ
 زہے قتبہ بارگاہ بلند
 قیام فلک کا ہو اور سپردار
 وہ قتبہ اگر یہ تو افکن نہو
 منور غیب سر نہ خاک در
 وہ خاک شفا ہر مرض کی دوا
 رخ دین یہ جو خازنہ پاک ہے
 وہاں دل کو رو کر جو خالی کرے
 طواف در شاہ عالی جناب
 زیارت ہو زائر کو فوز عظیم
 کرے مدح حضرت کی کسی بجاں
 خدا ہم کو حضرت کا زائر کرے
 بیان ثنائیں ہے قاصر زبان

جہان زیر فرمان سلیمان رضا
 جہان کوہ بھی اک پر گاہ ہے
 مسیحی سحر بڑھ کر وہ عالی نسب
 شب روز زائر ملائک جہان
 سفینہ وہی حضرت نوح کا
 کہ رفعت میں قنیل عرش استبہ
 ستارے جلالتے ہیں جیسر سید
 فلک گرد پھرتے ہیں پردانہ دار
 منور قمر ہر روشن سنو
 پئے اہل تنبیش ہے کحل بصر
 وہ الیسر جس سے ہے کہیں
 وہی خاک ہو وہ وہی خاک ہو
 خدا او سکے رتبے کو عالی کرے
 حقیقت میں کہتا ہر حج کا ثواب
 کہ راضی ہمیر خدا ہو رحیم
 کہ کوڑہ میں ذریا کا آنا محال
 نجس خاک کو آب طہا ہر کرے
 سداب کروں مہجرتیں بیان

۱ الوصلت ہر وی خوش بیان
 کہ تھا ایک دن میں حضور امام
 ہوا محکو حکم امام سب
 وہاں چار جانب سو مٹی اور مٹھا
 گیا میں نچک امام صدا
 پس پشت کی خاک کو سونگہ کر
 یہ ہو قصد مامون کرے بے خبر
 مجھے اس مکاتین ہمدون کرے
 نہان ایک سنگ گراں گافان
 اگر آگے ہونگے ہسلم یک جا
 لے سونگہ پھر شہ سجدر بر
 او سے سونگہ کر بھی امام زمین
 مگر جانب قبلہ کی خاک کو
 کہ یہ خاک ہو جس جگہ کی تمام
 تو اسوقت کرنا یہ اگر سخن
 کہ لیجائیں وہ قبر کھود نیلے جو
 مری بات رکھ یاد اے نیک خو
 او سے دیگا وسعت خدا کریم
 یقین کر کہ اسوقت ہو عیان

یہ کہتا ہی حال امام زمان
 رضا جسکی تابع ہیں عالم تمام
 کہ جا جانب قبر ہارون رشید
 مرے پاس آدروہ خاک لا
 جو تھا حکم محکو وہ لایا سجا
 گرا یا زمین پر مجھے دے خبر
 میری قبر کا قبلہ قبر ہدیہ
 مری قبر نزدیک ہارون کرے
 کہ سارے خراسان خارا تراتن
 نہ غیش دے دے سکین کے ذرا
 جو فقی خاک پائین بالائے سر
 بدستور اول ہوئے حرف زن
 جو سونگھا تو بولے امام نکو
 کہدے کی مری قبر میں اس مقام
 یہی کہہ گئے ہیں امام زمین
 اوسی ہفت درجہ زمین میں
 لحد و سمین دورے یک شہر ہو
 بنائے گارحت سے یاغ نعیم
 سر قبر سے اک رطلوبت وہاں

و عامین بتا تا ہوں پڑھنا اور
کہ تا آب جاری ہوا اور میں قبر میں
وہ جب مورت چشم ہوئی بر آب
عیان ہوئی مرقہ میں جب چھلیا
اور سے ریزہ کرنا نہوا سید میں
عیان کو بھر ایک چھلی سترگ
وہ چھوٹی جو ہوئی وہاں چھلیا
آوا رفتہ رکھ ہاتھ پانی یہ تو
و عامین بتا تا ہوں پڑھ وہ شتاب
گرمی بھی ہے شرطاً و نیک خو
کیا تھا جو اس وقت شہنہ کلام
ہوئی گوش زد شیر ہر حدیث

ابھی سے سکھاتا ہوں پڑھنا اور
عیان رحم باری ہو اور میں قبر میں
عیان ماہی ریزہ ہوئی شتاب
تولی تھکود بتا ہوں ایک فرض نان
کہ ہو جائیں وہ چھلیاں اور سیر
کہ اور چھلیوں سے وہ ہوئی ریزہ
بڑی اور کو کر جائیں گوش جان
عمل میرے کہنے پر کرنیک خو
کہ تا قبر سو کے سما جاوے آب
یہ اعلیٰ مانوں کے ہوں اور بڑ
ہوا سے بعد وفات امام
ملک اس جگہ مختصر یہ حدیث

سلیمان کوئی شخص تھا جعفری
وہ تھا فیضیاب خیاب فنا
کسی یا نہیں تھے امام ہمام
ہوئی ایک کنج شاک نا کھ عیان
بہت بیقرار اور بیتاب تھے
لے پوچھے مجھ سے شاہ زمان

کہ پائی تھی رفعت کی انگشتری
جناب فضیلت مآب رضا
وہ تھا داخل ملک شاہ انام
گری آ کے پیش امام زمان
وہ طائر نہ تھے بلکہ سیٹاب تھی
کہ کیوں نہ کرتی ہو یہ بے زبان

کہا میں نے ہوا قف ماخرا ہوا حکم اس سے ہی یہ بقیارہ سوا اس گھر میں جا وہاں بھسا ہو رہا وہ کہتا ہے جس دم کیا میں وہاں اوٹھا کر عسائیں مارا وہ مار	خدا مصطفیٰ آل خیر الورا کہ چونکے کھانے کو آیا ہو مار اوٹھا اوٹھو کر اسکی وقع بلا وہی تھا جو کہتے تھے شاہ زمان پھر ہی شاد کنخشک آیا قرار
---	---

محمد بن فضل تھا ہاشمی روایت یہ کرتا ہے وہ خوش نصیب گیا ایک دن پہلے میں دن ریاس کہا مجھ سے کل ہے جہان ہو سفر عمامہ سلاح اور بنی کی ردا میں دیتا ہوں تمکو کہ لیا ابھی غرض جب گئے شاہ سوئے بقا یہی عرض کی جا کے حضر کے پاس اوتھے آج کاظم علیہ السلام کسی کو نہیں ہے ابھی یہ خبر بہت شہر بھر میں ہو اختلاف میں جاتا ہوں بصرے کو اس دم حضور کلمات حضرت کو چھین کے وہ	وہ مشہور تھا جابجا ہاشمی کہ کاظم کی رحلت ہوئی جب تیرہ نہ تھا شاہ کے منہ یہ مطلق براس ہمارا تو اک آخری کام کر کہ میراث میں بھگو سب سے ملا حضور رضا ہو وہ میرادھی رضا کو یہ سب بیٹے جا کر دیا کہ اے شاہ بنفش شریعت شناس خیر ہو شہادت کی عالم میں عام کہ تم ہو وہی شہ مجرور و بر موافق ہو کوئی تو کوئی خلاف وہی کو وہ پوچھیں گے مجھ سے ضرور برا میں مامت کی پوچھیں گے وہ
---	---

دلائل چھپیں کہو کیا کہوں
 کہا شننے کافی ہو پس دلیل
 سے میں و کاظم سے توئے کلام
 جو قتل و قتل کی تھی امانت تجھے
 روان ہو تو اسے شیخہ یو تراب
 کہا میں نے کب ہو گئے رونق فر
 امام زمان سے وہ رخصت ہوا
 جو لہر سے میں پہنچا تو دیکھا ہوا
 دمی کہ گئے پوچھنے اس سب
 کیا رویداد میرے اونکو امام
 رضا آپ بعد سے روز آئینے
 ہوئی تین دن کی جو مدت تمام
 محمد جو ابن حسن تھا وہاں
 محمد نے سب کو فراہم کیا
 ہوسے جمع زیدیہ و جاثلیق
 ہم راس جاوت بہر سوال
 نہ واقف تھی اس سے مگر سب
 کہ ناگاہ تشریف لائے امام
 جو کی گرم سندیہ جا شاہ نے

جو فرماو اسے شاہ والا کہوں
 جو کچھ کہہ گئے ہیں امام جلیل
 مجھے کہ گئے ہیں وصی و امام
 تبرک ائمہ کی پہنچے مجھے
 سوئے بصرہ و تارہون میں بھی شاہ
 ہوا حکم عالی کہ بعد سے روز
 سوئے بصرہ راہی بہ بخت ہوا
 کہ ہوا اختلاف اس بلدیہ کیل
 یہ بولا رضا کو وصایت ہوا
 تبرک مرے ہاتھ پہنچے تمام
 جو پوچھو گے اونسے وہ فرمائیں گے
 تو بصرے میں تشریف لائے امام
 ہوا مسکن شاہ اس کا مکان
 ہر اک قوم کو لائے یا ہم کیا
 فراہم ہوئی قوم شیعہ اہل حق
 کئی صاحب مذہب اختلاف
 محمد نے اونکو کیا کیوں طلب
 ہوئی بزم رفعت سو کروں مقام
 سلام علیکم کہا شاہ نے

وہ بولے بتاؤ تو مجھ کو صفت
 کہا شد نے جو ہے سفر تیسرا
 کہ پیغمبر آئے حق شناس
 بتا لگا است کو بے خوف و بیم
 کہ لگا جو معروف کا حکم عام
 کہ لگا وہ پیغمبر نیک ذات
 اوس کے تختہ سے ہو گئے تمام
 مگر ساتھ اسکے ہے طرز وفاق
 یہ پھر اوسے بولے امام اہم
 کہ وقت اس پیغمبر کا اسکی شنا
 اسبطرح لکھا ہے انجیل میں
 صاحب یہ حیران ہو جا تلیق
 کیا اپنے دل میں ہوا و سد و حیل
 مناسب نہیں زمین تاویل ہے
 نہ کچھ بن پڑی جب کیا یہ کلام
 مگر وہ بنی خاتم الانبیاء
 کہاں اس میں تعین کا طور ہے
 کہا شد نے تشلیک کرتے ہو کیا
 وہاں بھی تو ہے اس پیغمبر کا ذکر

کہ کیسے تھے وہ آسمان مرتبت
 خدا او میں ہے و اصف مصطفیٰ
 عصا و کسانا قہ ہوا اسکے پاس
 طریق حق و جادہ مستقیم
 تو پھر نبی منکر بھی اوسکا ہر کار
 حلال اپنی است یہ سب طمان
 کہ انبار نے ہر خباثت حرام
 کہ لگا نہ تکلیف مالا لبطاق
 کہ عیسیٰ کی دیتا ہوں شک و قسم
 کہ حکایان میں نے شے کیا
 کہ ہے فرق کچھ اپنی تفصیل میں
 کہ سرور گریبان ہو جا تلیق
 کہ انکار اس بات ہو کیا مجال
 یہ انکار انکار انجیل ہے
 کہ بان سچ ہوا شاہ عالی مقام
 کہ انجیل میں ذکر حکا ہوا
 محمد ہوا یا کوئی اور ہے
 ٹیٹا ہو گا تمہے سفر و ہر
 آئمہ کا اور اوسکی ذکر کا ذکر

چھاؤ نہ حق کو تباہ و صحیح
یہ سنکر میرے پاگل جا بلوں
یہ سمجھے کہ عالم میں شاہ زمان
کما سب حضرت کے پیش نظر
کین ہم جو سچ جمع عام میں
کما شاہ نے یہ نگاہ بھی
سخن مختصر جب کہ پائے امان
کہ بیشک تھے منجیب آخرین
امام بحق جانشین و رسی
جو دفتر ہے اوسلی مقام
نوا سے ہیں اسکے حسین
سماوی کتب میں ہر جہاں
سور اس جالوت شاہ انا
کہ تم بھی کو سچ بحق کلیم
پڑھی ہے سماوی کتب میں
کین صفت دیکھا ہے تھے لکھا
کما اس جالوت نے شہ و تان
کما شہ نے مجھ سے سنو یہ مقام
زبور خدا کا سفر اولین

لہو راستی سے بحق مسیح
نہ انکار کا کوئی سوچھا طریق
سماوی کتا میں میں لوک زبان
مگر مہکواں بات کا ہے خطر
بہ اگر اہ لاؤ گے اسلام میں
نہیں جبر شیوہ ہمارا کبھی
کیا جمع عام میں یوں بیان
محمد حبیب جہاں آفرین
علی تر علی ہے علی ہے علی
بلا شہہ و فاطمہ اوسکا نام
کہ ہے جائے نور جنکا بدن
مبشر ہوا اور ہوا بد خوان
مخاطب ہوئے پھر کیا یوں کلام
الرحمانتے ہو خدا کو کریم
پیغمبر کے تم نے صفت یا نہیں
پیغمبر کا اور انکی اولاد کا
رقم تھے دیکھی ہو یہ داستان
کہ ہو مخزن غم سلم سینہ تمام
کہ ہے ثبت مدح رسول حسین

رقم او سمین تقریب احمد کی ہے
 یہ کہہ کر لے شاہ پڑھنے نہ پور
 جو وصف پیغمبر کا آیا مقام
 یہ آں پیغمبر کا بند کور ہے
 کہار اس جالوت نے شکستین
 بر او پھر یہ ارشاد شاہ زمان
 سفر ایک پڑھنے لکے وہ امام
 تغیر ہوا اس جالوت کو
 کمال اس فصاحت و حیرت ہوئی
 جو پہنچے امام قلک احرام
 کہار اس جالوت نے پر ملا
 یہ احمد و نبی ایلیا کا ہے ذکر
 اس احمد سے بن محمد مراد
 علی ایلیا بن امام زہین
 سوئے جبکہ پڑھنے سے فارغ امام
 فصاحت اس کو کہتے ہر جاہ واد
 نہ آتا ریاست میں گر کچھ فتور
 ہوئے بعد از ان لوگ گرم مقال
 نہ ہے علم سلطان و الا خطاب

تھا اہل بیت محمد کی ہے
 فصاحت ہوئی خود خدا حضور
 کہا ہی یہ مدح رسول انام
 یہ زہر انہیہ حیدر کا مذکور ہے
 یہ شیک ہو ذکر رسول مبین
 کہ تو ریت کا ہی سنو اب بیان
 کہ تھا او سمین کر محمد تمام
 تغیر ہوا اس جالوت کو
 نہایت بلاغت سے حیرت ہوئی
 جہان تھا بیان رسول انام
 کہ قس ہے یہ ذکر نبی خدا
 شیر و شیر کا اسی جاہ ذکر
 حبیب خدا خضر راہ رشاد
 شیر و شیر بن حسین حسن
 کہے کہ اس جالوت نے یہ کلام
 سماوی کتب کے ہیں عالم یہ شاہ
 ہم سوقت ایمان لائے ضرور
 کہے شاہ سے مسئلوں کے سوال
 دئے اپنے سب کو ثانی جواب

<p>ایہ غرضہ دم حل مشکل ہوا یہی نظر کی شاہ دین نے نماز نما ہے مدینے میں جانا مجھے نماز سحر پڑھ کے آؤنگا میں یہ جب کہ چکے پھر نہ آئے نظر ہوئی صبح پیدا آئے بناب وہی لوگ کھٹے اور وہی آئے دہا اوسی نرم میں ایک بیان تھا مرد ہو درپے امتحان امام بیان شدہ کو علم رسالت مآب مسلمان ہوا مرد نصفت بناہ کسی سے اشارہ کیا شام نے بتائی او سے راہ اسلام کی</p>	<p>کہ وقت فریضہ بھی داخل ہوا اور اگر کے پھر طاعت لے نیاز نہ کز رہگا لیکن نہ مانا مجھے جو پوچھو کے مجھ سے بتاؤنگا میں حقیقت میں اعجاز تھا یا سفر دئے سیکو پھر مسئلوں کے جواب وہی رونق نرم غرت امام زمانے کا دیکھے ہوئے گرم دہر کہ سندی زبان میں کیے کچھ کلام دئے اسکو سندی زبان میں جواب زبان سوکسا کلمہ لا آ لہ جنا بام فطک جاہ نے سکھائی جو کچھ بات تھی کام کی</p>
--	---

<p>خراسان کی تھی ساکنہ امین سیادت کا کرتے تھے دیکھو وہ ظاہر جو آگاہ اس سے ہوئے شاہ دین کیا دانے حاکم نے اسکو طلب جو پوچھا تو دعویٰ تھا اسکا ورد</p>	<p>مگر وہاں نہ نون محمد شاہ بن اسو کہتے تھے سیدہ سب امام کہا شاہ نے سیدہ وہ نہیں مگر وہی دئے امام عرب لیکن جھوٹ کو بھی ہوا ہر فرغ</p>
---	---

ہوئی خشکین وہ زن عجیب
 مجھے سیدہ جانتے ہیں سب
 ہوئے لال غیرت سے شاہ زمان
 بنایا تھا حاکم نے وانی بکھر
 بہت یوز و کفار و گرگ و پلنگ
 مقرر نہز اٹھی پئے بجر مان
 کیا شہ نے حاکم سے تب یہ سخن
 اب دس گھر کے جانے سے کرو
 یہ اولاد زہر اسے ہوئی اگر
 وہ لوے یہ حضرت کا سنکر
 جو انیسا بیوت کا بھر ہودم
 یہ سنکر اٹھے شاہ عالی مقام
 کہا شہ سے حاکم نے یہ کیا فرد
 گئے اوس مکان میں امام زمان
 درندوں میں شہ نے کیا جب مقام
 کیا سب کے ظالم طاعت کا رنگ
 کیا لطف حضرت نے بھی دیکھا تم
 سر اسیر حیران ہو خاص عام
 کہا شہ نے پھر کہا کہ وہ زن

خواب رضا سے یہاں سے کہا
 تھا راہنہیں بھٹک تکیں منب
 کہ حبیب باندھی پئے امتحان
 درند و نکا مسکن تھا وہ بہر بہر
 سواحد سے تھے شیر فولا و چنگ
 کہ مجرم کو کرتا تھا داخل مہمان
 کہ کرتی ہے دعویٰ باطل نہیں
 کہ ہو جائے اسکا ابھی امتحان
 نہ کھانٹے اسکو بھی جا نور
 تھا راہ مجھے چاہیے امتحان
 تو بخوف اوس گھر میں کھو قدم
 ڈرے اور مانع ہو خاص عام
 ہو حکم عالی نہیں کچھ فتور
 فرحناک سنستے ہو خوشادمان
 ہوئے سب ہ صرف سجود امام
 ہوئے گرد و پیر و انہ شیر و پلنگ
 کہ پھر کے پیچھے ان کے ہاتھ
 نکل آئے اوس گھر سے شادمان
 کہ یہ وہ کرتی تھی مجھ سے سخن

ابن اوس کھڑے ہو جو حاصل دل زبکہ اور سن کا پرکشتہ تھا ہوئے جلد اوس کھڑے جائے ان ہوا اوس کا کذا بہ شہور نام	نہیں فاطمہ سے اوسے سلسلہ قتاوت سے لبر نہ کہیں سینہ تھا درندون نے اوس کو کیا نوش جان کہیں جھوٹ سی بھی نکلتا ہر کام
--	--

منجھ

رقم نفی سے روایت ہو یہ کہ اک راوی معتبر صدق کیش مرے پاس تھا مال سوداگری گمراہ دنوں میں تھا واقفی خراسان میں پہنچا پیر تن شہر مرد وہ میں تھے جناب امام رضا کیا میں نے بازار میں جب گذر کیا اوسنے اگر یہ مجھ سے کلام مرے ہاتھ تو بیچ بر د میں جواب اوسکو میں نے دیا ام غلام وہ بولا کہ ہونا م او نکارضا کہا میں نے تپ او خجستہ حصال رہے کچھ متنازع لمن میرے پاس مرے پاس سے پھر گیا وہ غلام	امام رضا کی حکایت ہو یہ یہ کہتا ہر آیا سفر محکوم پیش شب و روز تھی خواہش مشتری کہ تھی دین سے محکوم واقفی کہ اون روزوں آباد تھا شہر مرد مری جان اوسکے قدم پر خدا غلام سیہ ایک آیا نظر کہ مولا کا میرے ہر تجھ سے پیام کہ ہے ایک مومن کو دنیا کفن بتا تو مجھے اپنے مولا کا نام امام دو عالم ہے آقا میرا وہ سب ایک چکا میں بولا یا تھا مال نہیں کوئی بردمن میرے پاس کہا حال پیش جناب امام
---	---

اوس وقت پھر آگے مجھ سے کہا
کہ میں واقف حال ہوں من و عن
تفاوت نہیں سمجھتا ہوں فاش
یہ سنکر مجھے سخت حیرت ہوئی
اگر راست نکلا یہ قول امام
طلب میں نے حسبدم کیا جامہ دان
مجھے یاد آئی یہ اوس وقت بات
مجھے دی تھی اوسنے وہ بردہ میں
اوسے بھی کربوں متاع و گم
غرض میرے دل کی برا مراد
کہا میں نے تیرے بردہ لیجا غلام
نہیں مجھ کو قیمت کی اوسنے طلب
رضائے یہ پھر مجھ کو بھی پیام
تیری نیت خاص ہو گو تجبیر
نہیں ہے کوئی اوسے پوشیدہ حال
کہا تھا یہ اوسنے اسے سچ کر
تہ وہ نذر منظور کی شاہ نے
سنا جب یہ پیام شاہ میں
یقین سے پھر پھر کمان کی طرف

یہ کہتے ہیں تجھ سے امام ہوا
ترے پاس ہو ایک بردہ میں
فلان جامہ دان میں اوس کرنا
مرے دل میں اوسدم یہ نیت ہوئی
تو ہے مذہب و وقت مجھ پر حرام
تو وہ بردہ نکلی ہوا شادمان
کہ تھی ایک خرمی خوش صفت
کہ حجت کردن جب میں ہو وطن
پے دختر نیک خوش سیر
امام رضا سے ہوا اعتقاد
یہ ہدیہ ہے میرا حضور امام
کہ ہوں فدوے شاہ والا نسب
کہ ہدیہ کا اس مال میں ہو کام
مگر یہ تو بے شہدہ ہو مال غم
کہ یہ مال تیری دختر کا مال
جو پھر نا قولانا متاع و گم
جو قیمت تھی وہ بھیج دی شاہ
زیادہ ہوا میرے دل کو یقین
کہ مائل ہوا امتحان کی طرف

<p>سائل جو موسیٰ کو بھیج کر یاد کئے ایک کا غذ پہ مین نے رقم غرض شب گذر کر ہوئی بھر در شاہ والا یہ تھا اژدہام در بار گمہ پر ہوا مین مقیم ہوایا یہ حضرت پمچن محال ہوانا گمان ایک خادم عیان مرانام لیکر یہ اوسنے کہا کہا مین کج مین ہوں دھڑا دھر دیا اژدہ سے قرطاس کا ایک بند کہا لے کہ شہ نے کیا کامیاب بیا مین کے کا غڈ پر مصاحف حرف سنے تھے نہ حضرت نے میری کولی جو شہدہ تھا مجھ کو وہ باطل ہوا مقدرہ مرارہ میر ہو گیا</p>	<p>بتائے تھے حضرت نے حد زیاد کہ دیکھوں مین کتنے ہین شاہ ام چلا مین سوئے خسرو بھر و بر نہ تھا پاؤں رکھنے کا اوج مقام کچھ امید تھی مجھ کو کچھ دل مین ہم بھڑاؤن مین لمین کیا یہ خیال فرستادہ خسرو انس و جان کہاں ہے پسر دخت الیاس کا جو کہنا ہو مجھ سے بیان کر خبر کہ تحریر تھی اوس مین خاطر پسند سوالوں کے تیرے لکھو سب باب مطابق تھے سارے جواب شکر جوابات سارے دئے بے مثال کہ لاحق مراد مین کا مل ہوا خزف تھا مین مثل گم ہو گیا</p>
--	--

معجزہ

<p>بن بابویہ افسر فوج دین کہ کرتا ہیوں ایک راوی بیان طلب کر کے مجھ کو کیا سرفراز</p>	<p>۶ یہ کہتے مین سنگر حبیب ہونین کہ تھے مرو مین وہ امان زمان کیا باب اعجاز یوں مجھ پہ باز</p>
--	---

<p>کہ ایک واقف جو یہ کہتا تھا نام تضائے کیا اوسکو اسدم ہلاک تہ خاک و سکا و گرگون ہے حال لیا اوسے نام خدا و رسول علی کا دیتا یہ موسیٰ نشان ہے اس چرم بر حال و سکا زبون فرشتے یہ کہتے ہیں کر کے عذاب ہو اگس لیے تو ہوا خواہ وقف ہوئی وقف سے اوسکی مٹی خراب ہوا اوسپہ نازل خدا کا غضب یہ کہتا ہو راوی شہ خوش حال تو بیچ مہ و سال روز وفات سنگالی جو کونے سے اوسکی خیر اوسی دن اوسی دم ہوا تھا ہلا</p>	<p>ہمیشہ سے کوفے میں حبس کیا م اوسی سر زمین میں گرا نہ یہ خاک نکیرین آئے ہیں بہر سوال امامت میں سرگشتہ ہو وہ فضل ہوئی بعد ازین بنیاد اوسکی زبان پڑا اگر آتش ہوا سرنگون کہ اسی مردک رشت خانہ خراب بنیالی تھی موسیٰ نے کیا راقف رہیگا گرفتار دام عذاب کیا حسن اعمال یہ باد سب بیان کر چکے واقف کا جو حال کیے ثبت تا بھول جائے نہ بات تو بیچ تھا کلام شہ سحر و بر کیا تھا اوسے کوفے میں نہ یہ خاک</p>
--	--

معجزہ

<p>لکھا ہر ہو جب امام حسین کوئی خارجی تھا یہ اوسے کہا کہی اپنے یاروں سے اوسے یہ بات ترستین کا رد لیکر نہان</p>	<p>و لکھو مامون رشید لعین خلافت کا اب مرتبہ کیا رہا کہ جاتا ہوں پیش شہ کا بیات کہ ہے محکو قصد امام زمان</p>
--	---

کہ اسکا سبب کیا کہو مجھ سے حال
 ولیعہد ظالم ہوئے کیوں پہلا
 نہیں میں ہوں اور وہ شہ شہ
 شرف خانہ حجتہ اللہ بین
 تیتا ہوں تجھ کو میں اہ وہاب
 اسے توڑ بیجا ہے ختم ایوان
 نکالی چھری پھینک دی تھا کہ پر
 ہوئے کیوں ولیعہد اہل ظلم
 کہ ہو جانشین رسول خدا
 طمع نے مگر شکوہ صو کھا دیا
 نہ کہ جہل سے اپنی مٹی خراب
 فساد نہ نہیں تجھ کو یوسف کا یاد
 ہوئے اوسکے نائک وہ صاحب مہر
 نہ تھے فشت و شہت ابن رسول
 کفایت کرونگا تیری دلیریت
 کہ ہر کام میں ہوں حفیظ و علیم
 نبوت میں اوٹکی ذرا شک نہیں
 مگر حقانہ مجھ کو یہ عہد قبول
 مجھے قتل کرتا وہ بدعت شہار

کہ دو گامین پہلے یہ اونسے سوال
 خدا نے کیے تمکو رہتے عطا
 جواب اسکا محقول پایا بوجہ
 یہ کہ مگر کیا خدمت شاہین
 جو پوچھا تو شہ نے دیا جوئی
 بشرطیکہ یہ کار دے جوتان
 وہ کھویا کیا جب سے یہ خبر
 کہا لو کہ وہ اب بیان مجھ سے فتا
 سمجھتے ہو یا موت کو تم تو سرا
 گوارہ نیابت کو پھر کیوں کیا
 کہا شاہ نے مجھ سے سنایا عیاب
 عبت تجھ کو اس بات پر ہوناد
 کہ تھا کشتور مصر کا جو غنہ تیر
 مگر وہ سرفراز اہل فتور
 کہا خود یہ اس سے مجھے کراہیہ
 نہیں ملک میں نہ خنہ پڑنے کا بیم
 ہوئے تخت قرخون پر کو مکیں
 اوسی طرح میں بھی ہوں ابن رسول
 نہ کرتا جو یہ امر میں اختیار

<p>برے دل کو تھا جاہ و شہرت سے صبر غیرت تھا اقبال یوسف وہاں بڑا فرق ہوا اور بھی گزشتہ بطا یہیہ اسلام کے ہیں مطیع عبث متعرض مجھ پہ ہے ایچوان سنا ہے اسے کلام امام نہیں تم یہ اب محکوباتی عتاب یہہ قرار کرتا ہوں اب میں بدل</p>	<p>کیا مجھ پہ بے شہدہ یا ہوں بے خبر فقط محکوباتی تھا حفظ جان کہ دشمن خدا کا تھا کافر غریزہ یہ باطن نہیں گریہ قدر رفیع جو انصاف ہو نہ گریہ زبان کہا اب نہیں محکوباتی کلام کہ محکوباتی تھے شافی جواب کہ تم ابن احمد ہو میں منفصل</p>
---	--

صفحہ

<p>۸ ہوئی قطب سے یہ روایت رقم کہ مائل تھا میں بید یوں کیطیرون ملے رہ میں اکدن جناب رضا مجھے ساتھ لیکر وہ شاہ زمان ہوئی فوج آہو وہاں آشکار ہوا ایک آہو کہ حکم امام مادب جو وہ ایستادہ ہوا حوالے کیا ایک خادم کو جب کئی کان میں اس کے کچھ شہ نے بات کیا مجھ سے پھر شاہ نے یہ کلام</p>	<p>یہ کہتا ہوا کہ اوئے محترم عبث عمر ہوئی تھی میری تلف منابع ہوا میں کہ تابع نہ تھا ہوے ایک صحرائے جانتیہاں کہ دل و نکی شوخی سے تھر تھرا کہ نزدیک آیا بحسن تمام کرم اس یہ شہ کا تہ یاد ہوا تو تڑپا وہ آہو اوٹھا کہ لبت کہ فوراً ہوا اسکو حاصل ثبات کہ کہو اب ہوئی التجہ یہ محبت تمام</p>
---	--

<p>امام زمانؑ نہ ہوا بن رسول کیا سوئے صحرانہ منہ ہوا بہرہ تجھ سے لگے کہتے تہ شاہ دین یہ کہتا ہو یہ بیزبان خوش خیال مرا گوشت ہوتا تمھاری غذا کہ کیا کیا تھے اعجاز شاہ سعید خدا او نہ نصرت کرے صبح و شام شہادت ہوئی آپ کی نہ ہر سے</p>	<p>کہا میں نے تو یہ مری ہو قبول کیا شہ نے آپ کو آؤ سدم ہوا پھر آیا وہ لبیک نہایت خرمین کہ اسکو پس اس بات کا ہو ملال تمنا تھی بہرہ اسے امام ہدا کہ بن چشم انصاف و اہل وید جو تھے دشمن بادشاہ انام ڈرے کچھ نہ اللہ کے قہر سے</p>
---	---

فصل یازدہم در معجزات امام عباد
 و سید زہاد شافع یوم التثانی حضرت
 ابی جعفر محمد بن علی الجواد صلوٰۃ اللہ
 علیہ آلہ الامجاد

<p>ہیاب رضا کے وہ قائمقا مکرم معظّم بن بعد رضا عبادت کے کچھ اسکو حال بھیشت پر قبلہ آستے نماز نماز اسکی باطل ہو روزہ حرام</p>	<p>امام تقی جو نوین بہن امام جہاندار عالم بن بعد رضا جو او کی امامت کا قائل تھیں نہیں انکی خدمت میں جھکوتیا نہیں ہے جسے حب شاہ انام</p>
--	---

گمیزان نہوائے ایمان یہ ہے
 بلا سوجوئے کور چشم حسو و
 خیسے دل سے ہو حب شاہ زمان
 حساب قیامت سے ہے بے خطر
 خرا الفت شد کی یہ پائے گا
 شریعت کے مسند کے رونق امام
 خدا کا ہو گھر کعبہ و تقیہ ہوجہ
 جگر گوشہ فاقم الالباب
 ابو جعفر اونکا معلما لقب
 تقی اس سے مشہور ہے نام شاہ
 جواد اسے زندہ ہوا جیسے خود
 وہی خاص درگاہ معبودین
 فقط عمدہ آفرینش زمین
 توفی اگر حکم محکم میں روح
 سپہر شریعت کے وادیدین
 جو میزان نہو عدل شاہ انام
 غیاں مطلع مہر گردون نہو
 مثلث نیاتات کا بھی سہو ست
 نہ پوچھو آپ خاک آتش و یاد کی

نہ پھر اسے متھہ کو کہ فرمان یہ ہے
 یہ تھراپ نہ یہاں ہی ہر سجد
 او سہ ماخذ آیا حصہ از امان
 نہ میزان کا کھٹکانہ دو بیچ
 خدا او سکو حیت میں یجا یلگا
 محمد محمد کے قائم مقام
 محمد بن مصدق تو ششلیک
 دل و دیدہ حضرت مر لطف
 تقی متقی شاہ والا نسب
 کہ تقویٰ نے حضرت کا پناہ
 طرفدار اقلیم ہر بہت و بود
 وہی دونوں عالم سے مقصود
 بغیر انکے آنکھوں میں کنش
 نہ آئی کبھی جسم آدم میں روح
 جہان مستعد عدل ہر صدیق
 تو فاسد ہوں افراد عالم تمام
 کبھی مہر ع روز موزون نہ
 مسدس نہ شش جہت کا دست
 رباعی باکڑ چائے اعداد کی

سخاوت سے عالم ہوا کامیاب
 عجب ست فیض ابر احسان
 سخاوت سے بحر دوان ہر سرا
 جلی صورت برق جن جاحسام
 جو حضرت نہوتے خریدار علم
 عمل سے ہوا علم کا اعتبار
 حضور محیط لکھی او کرم
 نفیس سے گرنہ مستفید
 نہوتے جو ہر شہ دین پناہ
 جو شاہ دو عالم سوے رہنا
 نہ کرتے مدد گر شہ کائنات
 دریاک بریاں امیر ہو
 کمین بے کے دل کا مطلب
 زبان کو نہیں احتیاج بیان
 جو زمین کسی نے ارادہ کیا
 ازل سے ابد تک جو مقسوم ہے
 وہی جن و انسان کے حاجت
 خدا اس شناساے شاہ زمان
 امام ہدایتک رسائی ہوئی
 کوئی ذرہ زمین ہو یا آفتاب
 کہ شاداب گلزار رضوان ہو
 شجاعت و ذرہ ہر شہر و کتاب
 جلی خرمین کفر اغدا تمام
 نہوتنا بھی گرمہ باز اعلیٰ
 عمل کا پڑھا علم سے افتخار
 کمین ایک قطرے کے دریا ہو کم
 اوڑے خاک دریا میں تو کیا کعبہ
 تو موسیٰ کو ملتی نہ دریا میں
 ہوئے بطن ہی سہر بوش رہا
 نہ پھر فوج طوفان سی یائے نجا
 اگر ذرہ آئے تو خورشید ہو
 خدا نے کیا اونکو روشن ضمیر
 کہ پوشیدہ مطلب سے اوپر عیاں
 مفصل وہ سب اپنے کندیا
 وہ اول سے حضرت کو معلوم ہے
 وہی دونوں عالم کے مشکل کشا
 ہیکل معرفت بے قولہ کمان
 تو گویا خدا تک رسائی ہوئی

جو کوئی امام ہوا سے پھرا	ہی سے پھرا وہ خدا سے
در حق ہے باب امام ہوا	خدا چاہتا ہو تو اس پر
نہو مائل دشمن بد نہاد	کہ اسلام میں تیرے ہو گانا
نہیں حد و صفت امام اہم	اگر وہ اس حکیمہ پیر کے پیر

منجھ

علی ابن حسان سے منقول ہے	اے گونہ دل سے جو معقول ہے
کہ تھا ایک قریب میں اکدن مقیم	کسی سے سنی یہ خبر مستقیم
کہ ہو ایک قیدی خرو سے بری	کیا جس نے دعوائے پیغمبری
ہوا ہو گرفتار اس جرم پر	غیبت سراوار اس جرم پر
ہنسنا آفت دور ایام سے	اوسے لائے ہیں کشور شام سے
ہوا دیکھنے کا مجھے اشتیاق	جہان کو تماشا مجھے اشتیاق
کیا دوڑ کر یا سبازوں کے پاس	کہ دیکھوں کہ ہی کون وہ حق شاس
عرض اوس تلک خبر سائی ہوئی	زبان کو سخن آشنائی ہوئی
کیا یا غث حبس کا جب سوال	وہ کہنے لگا اس طرح اپنا حال
کہ میں وارہ کشور شام تھا	عبادت مراد و زور شب کام تھا
وہ موقع کہ تھی خاک جسکی تنہا	محسوس رسید کر ملا
وہاں میں عبادت میں محرو تھا	شب و روز طاعت میں محرو تھا
ہرانا گمان ایک شخص شکار	فرشتہ منشا خاص پروردگار
کہا مجھ سے اچھ کر ذرا سیر کر	سکونت گزین تاکجا سیر کر

<p>فرحناک دل شکر میں تر زبان گزارا ہوا مسجد کو فہ میں حکیم کون ہے جانتا ہوا سے یہ کوئی کی مسجد ہو عالی بنیا پڑھی میں نے بھی ساتھ اوسکی گار مدینے میں میں اور وہ شخص تھا زیارت سے دونوں ہو سرفراز کیا میں نے ساتھ اوسکی حج بھی ادا کہ پھر میں بدستور تھا شام میں نشان بھی نہ اپنا وہ کچھ کہہ گیا ہوا روز بازار اعمال حج وہی مسرتا بان ہو رہا ہوا سرا انجام پہنچا دیا تاشام گرا میں قدم پر یہ نہ کر کہ خدا کی قسم مقطفے کی قسم کہ جسے تجھے کی یہ قدرت عطا نہ پوشیدہ یہ راز خدا کر کہا یہ شخص پھر مجھے دیکھ کر خدا کا ہوں مطلوب پہچان لے</p>	<p>میں دھڑک رہا تھا اسکے روان بس اگرم میں تھا مسجد کو فہ میں لہا اوسنے پہچانتا ہے اسے لہا میں نے واقف ہوں کہ رہنما وہ کرنے لگا طاعت لے نیاز تال جو بعد ایک دم کے گیا پڑھی اوسنے اور میں گوان بھی گار سوئے بلکہ پھر وہ ہوئے رہنما ہوئی دیر کچھ بھی نہ اس کام میں وہ غائب ہوا میں فقط رہ گیا جب آیا غرض دوسرا سال تھا وہی شخص ذلیق دریدہ ہوا دکھائے وہی مجھ کو اوسے مقام مگر مجھ سے ہونے لگا جب ادا کہ اوس شخص تجھ کو خدا کی قسم سچی خداوند ارض و سما نشان سے مجھے اپنے آگاہ کر خدا کا یا گریبان میں پہلے تو سر محمد ہوں میں خوب پہچان لے</p>
---	---

علی رضامیرے والد کا نام
 خیر جب یہ ہر جا ہوئی مشتہر
 گرفتار بھی مجھے یہاں تلک
 یہ کہتا جو راوی کہ جب یرلا
 ترجمہ مجھے آگیا وی صلاح
 سوئے پور عبد الملک کر وان
 پسند آئی شاید کہ صدق متقال
 وہاں میں جب لاکے کا غد قلم
 یہ کہتو ب لکھ کر جو بھی شتاب
 کہ ہمراہ جسکے ہوا تو روان
 پھر ایک ساعت میں چون چار سو
 رہائی ہو کیا سامنے اُسکے بات
 غرض خطر میں لکھ کر جو آیا یہ حال
 مجھے بھی تاسفت ہوا رو دیا
 پھر آیا میں اوس دن تو اپنے گھر
 کہ پیش کروں جائے کچھ حال کی
 عجیب محکوا حوال آیا نظر
 پریشان تھے سب در بدر چار سو
 کہتا میں نے اُن سے کہ یہ کیا ہوا

علی ابن موسی علیہ السلام
 ہوئی پور عبد الملک کو خبر
 مجھے خوف کیا من ہلک من ہلک
 سنا میں نے اوس سے یہ سب خبر
 وہ کہات جس میں ہو تم کو فلاح
 تفصیل لکھ کر یہ سب داستان
 رہا تم کو کر دے تھے جب یہ حال
 کیا اوس نے سب حال اپنا رقم
 لکھا پور عبد الملک نے جواب
 دکھائے تھے ایسے ایسے مکان
 مدینے میں سکے میں کہتے میں تو
 وہی دیگا اس قید سے بھی نجات
 ہو امر و قیدی کو صدمہ کمال
 دلا سا دیا ہاتھ میں دل لب
 گیا دوسرے روز وقت سو
 خبر لون پسندیدہ افعال کی
 کہ سارے نگہبان شکستے تھے ہر
 اوسے مرد قیدی کی تھی حسرت
 پر اگندہ پھرتے ہو کیوں جا بجا

<p>کہا یا سبائون نے حیران ہیں ہم وہ قیدی جو تھا کم سو ارات سو کسی جا سکا تین ٹھکانا نہیں بہی باب زندان بدستور بند کوئی استغیدہ یا کلمات ہے جلکہ او سکو ماہین غیر اسے غرض پھر کہیتی نہ پایا اسے</p>	<p>کہیں کیا کہ کیسی پریشان ہیں ہم نہیں ہو کچھ اوسکا تیرات سو زمین کی سمان میں ٹھکانا نہیں نہ رختہ نہ رشتہ نہ روزن نہ رند ہوا خود سچو و کم عجب بات ہو کہ جا چرخ پر مثل عیسیٰ ملے امام زمان نے چھڑایا اسے</p>
--	---

<p>لکھی ہے یہ بخود صاحب نقل جلال الیون او کی ہے جو کتاب کہ تھا ظلم پیشہ جو مامون شہید رضا کو کیا زہر دیکر متام بدت نیکیا سب ریت بلام بطاہر یہ تھا او سکو مد نظر خراسان سے آیا جو بغداد میں امام تقی کو لکھا اسنے خط چلا نور چشم رسالت نیراہ بہت ادن و لون سن تھلکھا بہنچی تھی نوبت ملاقات کی</p>	<p>مگر تھے صاحب فہم و ادراک عقل اوسی میں ہے یہ معجزہ انتخاب ہوا اس سے جبروت کار نیرید ہوا جانشین معمر متام یرا او سکو کتنی تھی سب عالم کہ پاک اس خطا سے ہودہ بدگر کیا خیمہ اس شہر آباد میں کہ آؤ مرے پاس تم ہر منط سے شہر بغداد و روحی قراہ کہ گیا رہ برس کے تھو وہ محرم خدا نے یہ ظاہر کرامات کی</p>
--	---

کہ مامون ہوا ظلم پیشہ سوار
 گئی طفل ستادہ تھے راہ بین
 سواری کی تھے دیکھتے دھوم دھام
 نظر آئی چپ شوکت نا بکار
 کھڑے رہ گئے اپنی جا پیرا مام
 سواری جو مامون کی آئی تری
 جلالت کے آثار آئے نظر
 مقامت حمایت نظر آ گئی
 کہا آپسے روک کر یہ عنان
 گزراں ہو اور اطفال سب
 کہا آپسے کچھ نہ تھی راہ تنگ
 نہ کچھ جرم میرا نہ میری خطا
 نہیں ہے مجھے سمجھ سے یہ اشتباہ
 یہ شکر خیل سخت مامون ہوا
 ہوا سبکہ حیران حسن و جمال
 بتانا نام تو تھیکو عالی مقام
 وہ بولا کہ ترا بد رنگ ات
 ورنے ہا کس عدن کا ہی تو
 لب لعل حضرت سے بری کھ

بعضی تفرج بقصد شکار
تھا جسے کو آمادہ تھے راہ میں
تھی بھی اور یھنین میں علیہ السلام
تولی اور لڑکوں نے راہ فرار
کہ شیر و نلو کیا بھاگے سر پر کام
درختہ دیکھا سمیل نصیب
امامت کے انوار آئے نظر
شرافت نہایت نظر آگئی
کہ او طفل سکا سبب بیان
رہا تو جو ثابت قدم کیا سبب
کہ کرتا کشادہ اور سید رنگ
کہ جسکے سبب تجھے میں بھاگتا
کسی بر عقوبت کرے بیگناہ
تعجب ہو تھا او سکو افزون ہوا
کہا شفیقہ ہر کے او خرد سال
کہا شہ نے میر محمد ہے نام
تیا کوں ہے محستہ صفات
کل بخیر ان کس خیم کا ہو تو
علی ابن موسیٰ بن میر پد

سنا جب یہ مامون کے حال
کیا تھا جو اپنے رضا کو شہید
بظاہر شکر نے بھیجا درود
ہو بحر امین پہنچا تو اسکی نظر
کیا باز کو اس کے پیچھے رہا
ہو امین بڑی دیر تک گم رہا
پھر آیا جو دست ستمگار میں
نہایت تھی کو جب بگڑوہ سمک
اوسے لیکے مٹھی میں خوش خوش
پیشیاں ہو تھے بولے ہبسم
کہا او محسوس یہ کیا چیز ہے
نشان دہو رہتے ہو دھن سا
کسا یون نمٹے الہام
کہ حق تعالیٰ کی قدرت بڑی
کے مخلق قدرت و دریا چند
ہو میں بھیلیان خرد تہذیب
شکار او نلو کرتے میں ہو نکاب
جلالت میں میں برکت دیدہ ہو کو
اویھن انہ ماسہ میں ہے اختیار
ہو او طرف او سکا سار عجب
ہو انصاف شکر نام سعید
روانہ ہو اسوئے صحر احوود
بڑی ناکمان ایک درج پر
کہ غائب رہا وہ میان ہوا
طبیعت کو اسکی تظار رہا
تو بھلی تھی اک اسکی منقار میں
کہ زندہ کنی دست مامون تلک
جہاں سے گیا تھا پھر آیا وہیں
رہے ایک حضرت ہی ثابت قدم
تباؤ الرمت کو تیر سے
کہ اسوقت میری مٹھی میں کیا
کہ اس کے تائید علام سے
عنایت کی رحمت کی دست
کہ تو میں بادل و بھین سے بلند
وہ تھے میں باللا شریک سبحان
وہ مٹھی میں تھے میں کی میں
رسالت کی میں خرد دیدہ ہو کو
نہیں جانتے ہرقہ دانائے راز

یہ عجائز منکرہ حیران ہوا
کہا حق یہ ہو خردمند تم
اماموں کے فرزند ہیں جو سعید
وہ عالم سسوی یہ ابن حجر
یہ مستند نقل بابے تاب
یعنی یہی اسکی تحریر ہے
بھلا دوست کیونکر نہ اچھا میں

عجب لعین کا دودھ چندان ہوا
امام رہا کے ہو فرزند تم
یہ سہرا اولیٰ نہیں ہیں
کہ نہ سنیوں میں نہ انا مور
رقم کی ہے اسے میان کتاب
مگر کچھ عبارت میں فقیر ہے
فصلت وہ ہے حیکو اعدا

معجزہ

سنو سامعین ماجرا عجیب
کہ مامون جو مطون آیا وہ ہوا
کہ دختر کو اپنے نصیب احترام
امام تقی سے کرے ہم نشست
ہوئی جب یہ عباسیوں کو خبر
ہوا یہ خطر اور نکو مشقوش دل
ہوے جمع تر و یک مامون کام
کہ غافل نہوا و امیر المم
ارادہ جو تیرا ہے اچھا نہیں
رضا کا پسر تیری دختر کہان
یہ تزویج ہو بیکیان بے محل

یہ لکھتا ہریان ابن شیبہ
تو آخر یہاں اسکا ارادہ ہوا
کہ تھا ام فضل اس صبا کا نام
کہ ہو سلطنت میں ہوا بندہ
جلے آتش بقیض سے اہل فر
خلافت نہ اس میں ہوتی غفل
کیا ہم زبان ہو کے سب کلام
یہ کہتے ہیں ہم تجھے دیکر ہر
مناسب یہ تزویج اصلا نہیں
یہ ہر جمع ضعیف ہم پر گہان
کہیں سلطنت میں نہ آئے خل

فلک دن نہ غم کا دکھائے کہین
 لہان وہ ہمارا کہان خاندان
 جو حاکم تھے اس عہد سے پیشتر
 قرابت تھے اسے منظور ہے
 رضا کو جو تو نے کیا تھا امیر
 اجل سو جو او کو نہ فرصت ہوئی
 وہی روز اب بھی جو در پیش ہے
 دل اس بات سے ہونہ کیونکر نگار
 قریوں سے اپنے کوئی مرد نیک
 اوسے کر پسندیدہ و اختیار
 رضا کا پسیر تو کچھ ایسا نہیں
 کیا اسکے ماموں نے اوشی خطاب
 رہا تم سے اوسے جو اتک عناد
 مراتب نہ سمجھے کیا غضب حق
 جو اگلون سے بدعت ہوئی پیش ازین
 تجھے یہ سعادت جو ہر خضر راہ
 رضا کو جو دین نے خلیفہ کیا
 مصر تھا رضا سے میں اس بات پر
 میرے دل کو بھی اپنے تسکین حصول

یہ عزت نہ برباد جائے کہین
 عداوت ہمیشہ سے ہو در میان
 مٹانے پہ تھے چست باندھو مگر
 بہت بات یہ عقل سے دور ہے
 نہ تھی بات وہ بھی ہمیں دلپذیر
 ہمیں اس مہم سے فراغت ہوئی
 طبیعت نہایت غم اندیش ہے
 کہ نکلا ہوا بچہ کھٹکتا ہے خار
 خردمند جو سیکڑ و بنین ہوا ایک
 صبیحہ کی دمی اوس سے نسبت قرار
 ابو جعفر اشا تو دانا نہیں
 کہ انصاف ہی شرط ایشیخ و شاہ
 کرو غور تھی کون وہمہ مناد
 احق ہیں ہی پیش باب الفلق
 ہوا قطع رحم اوقے کچھ شک نہیں
 خدا سے ہوں خواہاں امیر دنیاہ
 پشیمان نہیں ہوں میں اس کو ذرا
 مجھے غزل اشا کا بد نظر
 خلافت نہ کی خود رضا قبول

میں دشمن نہ ابن سہیب کا تھا
کیا ہے تقی کو جواب اختیار
کسی در کو دک کا کپ ہو یہ حال
سندیدہ خصلت نجسہ شعار
کماست کے تیرا ہے دعوی غلط
نہ ہو فہم اس میں نہ ہے معرفت
وقوف ابھی چاہیے چند روز
معلم اگر کوئی دل خواہ ہو
کماست کے مامون نے سمجھے ہو کیا
میں تم سے عالم ہوں اس بات
ابھی اشکارا نہیں تم کو حال
ملا رت میں علم اجداد کا
غنی علم دین میں ہے یہ نوجوان
اگر گرم بازار تحقیق ہو
کماست کے بان اس میں اضی ہیں ہم
کسی کو مقرر کریں حسب حال
جو یہ کہ جواب جواب القیام
رہے امتحان میں یہ عاجز اگر
وہ بولا کہ مستکو دیا اختیار

ہوا وہ لکھا جو مقدر کا تھا
ہوا مجھ پر فضل کمال اشکار
یہ ہو خرد سالی میں صاحب کمال
حقیقت میں ہے تاور روزگار
ترافہم ہے بیان سرایا غلط
عمل کی نہ ہو علم کی منزلت
کہ تعلیم ہوا وہ سکی خاطر فروز
تو آداب شرعی سے آگاہ ہو
یہ ہے گنج علم رسول خدا
کہ یہ فرو ہو علم و آداب میں
خدا کی طرف سے ہو انکا کمال
خدا نام ہے اسکے استاد کا
اگر ہو نہ باور کرو امتحان
مرے قول کی تم کو تصدیق ہو
ہمیں ان دن دے ای امیر اہم
کرے تیری مجلس میں اس سوال
رہے ہم کو باقی نہ جائے کلام
ارادہ جو تیرا ہے موقوف کر
غرض از مائش پہ شرا مدار

اوشی سب کیا سیوی قاضی خرام
کیا اوسکو مادہ انتہا سحان
قطع دینی اوسکو مہیا کیا
نظر من روزی جب مقرر ہوا
کیا گھر میں مامون نے بھی اہتمام
دھرے لاکے تکیے ادھر اور ادھر
عیان کو چشم محمد ہوا
ہوئے جمع اکثر صغیر و کبیر
وہ قاضی بھی بیٹھا قریب امام
ہوا آکے مامون بھی مستشیر
ہوئی مجتمع جبکہ محبس تمام
اگر محکمہ حاصل ہو دن مقال
نخایفہ نے ایمان کیا اوسکو تب
نقی سے یہ قاضی نے اوسم کہا
عیان کو لے ایسا زمان
لگا کرنے قاضی یہ لغت رشید
عیان کیجئے اوسکی کچھ اصل فرع
ہو گشتا ہوں اوس شوگر مقلار
ذرا حرم محرم بیان کر لقیہ

کہیں ہی بن کتم اوسکا تھا نام
بجھا طرفہ سجادہ امتحان
نزد مال کا اوس سکو عدہ کیا
غیاں اکدن مہر انور ہوا
کہ مسند بچہای بریب تمام
ہوئی آکی اوس پر نقی جلوہ گر
امام زمان زیب مسند ہوا
برابر برابر صف و کبیر
کہ تھا امتحان میں اوسو اہتمام
یہ نزدیک دست امام مبین
نخایفہ سے قاضی ہوا کلام
کہوں اس سیر سے میں کوئی سوال
کہ میں کیا اوتھیں سے سوخص طلب
کہ رخصت ہو چھون کوئی مسئلہ
کہ جو چھینا ہو تھکے لو چھ بان
اگر کوئی محرم کرے کشتہ صید
کہ کیا اوسکے حق میں ہر زمان شریع
کہ کافی نہیں ہو یہ مہل سوال
حرم میں حل میں کرے کشتہ صید

یہ محرم ہو عالم کہ جابل بیت
وہ محرم کہ جس سے یہ پیدا ہو
وہ بلخ ہو تیلانہ کراستین و سیر
کیا ہو کوئی اور بھی اوستی صید
وہ وحشی سے ہو یا کہ طائر ہو
وہ محرم کہ جیسر ہو دار و مدار
ہو اس بات میں بھی مجھے اس کلام
بیان است کہ چھوڑ کر راہ کج
ستی جبکہ قاضی نے یہ گفتگو
بیان میں بیان اوسکی قاصد ہوئی
بیان تک گرفتار خواری ہو
یہی اوسکو پاتی نہ تاب کلام
کہا منسکے ہامون نے شکر خدا
سیوئے اقریا کر کے اوسنے نظر
تخصیص اب کہو ہو کے نصفت قرین
مخاطب ہو اچھر سوئے امام
پڑھو خطبہ اے شاہ عالی وقار
امام تقی نے کہا اے امیر
کہا اوسنے ہے اس میں میری رضا

یہ عہد کہ سہوا ہو اوس سے خطا
وہ بندہ کسی کا کہ آزاد ہو
کہ ہو غیر بالغ وہ مرد و لیر
و یا پہلے نوبت کی ہو اس میں قید
صفا تر سے ہو یا کہ کٹر سے ہو
مضر یا پشیمان ہو کر آشکار
کہ دن کو کہ شب کو ہو اوس سے کام
کہ محرم لہر ہو وہ یا بہ حج
خجالت نے اوسکو کیا زبردور
فروماندگی صاف ظاہر ہوئی
کہ جامہ اوسو اینا بھاری ہو
یہ کو خذہ زن اہل مجلس تمام
جو کہتا تھا میں صاف ظاہر ہو
کہا حال تم پر ہو اجلوہ گر
کہ ہو رہا صاحب مری یا نہیں
ادب سے کہا رہو بر وئے امام
اگر میری دختر کے ہو خواستگار
یہ تیرے بیچ ہو تیکو خاطر ہو
بلاسی ہو آزاد وہ ہو یا قریب

ہوئے یوں امام زمان خطبہ خوان
 زمانے کو اقرار نعمت کا ہے
 خدا کا ہمیشہ درود و سلام
 اویں کے لئے قول لولا کہ ہے
 خدا نے عجب فضل اپنا کیا
 خدا نے میسر کیا ہر حلال
 خدا کا ہے بندوں پہ لطف عظیم
 کہا پھر کہ میرا محمد سے نام
 صبیحہ جو مامون کی ہر نام فضل
 رضا سو اسی کا میں ہوں استگاہ
 وہی قرنہ ہر اکا جو مہر ہے
 وہ کل درہم نقد کامل عیار
 بیان کر خلیفہ کیا تو نے عقد
 کہا اوسنے میں نے زنی میں دیا
 کیا تم نے ای شاہ خوش خو قبول
 غرض عقد سب فرغت ہوئی
 کھڑے تھے جو محفل میں سب حاضرین
 روایت یہ کرتا ہوں بیان بیان
 مگر تھی وہ آواز یوں وں مقام

کہ الحمد للہ رب جہان
 تماشا جہان و سکی قدر کا ہو
 محمد یہ جو ہیں رسول انام
 نبی کی جو عترت ہر سب کا ہو
 معاصی سے ہم کو میرا کیا
 کریں اور جانب بھلا کیوں خیال
 زہتے وسعت فضل آپ کریم
 رضا کا ہوں بیٹا میں عالی مقام
 رضیتہ جو مامون کی ہر نام فضل
 حضور مجھ صغار و کبار
 بتوں بھلا کا جو مہر ہے
 کہ جو پانچ سو ہیں روپے شمار
 یہی مہر اتنی ہے دنیا نقد
 اسی مہر پر عقد اسکا کیا
 کہا شہ نے پیشکش ہو محلو قبول
 تو مامون کی گھر میں مسرت ہوئی
 ہوئے اپنی اپنی حکمہ پر مکیں
 کہ آواز بھی انکائی تھی وہاں
 کریں جسے ملحق باہم کلام

ہوئی کشتی لقمہ پھر زبیرم
 غیب کشتی سیم دولت نشان
 پیرانہ غالبہ کشتی سیم ناب
 ہوئی اخصال دس سو خوشبو تمام
 ہوئی نگر و نوت بھیا نوازان
 چہ خرد و زنگہ چہ خاص و عام
 پیرا گندہ جرم وہ صحبت ہوئی
 رہے لوگ محفل میں کچھ خاص خاص
 محمدی مامون نے اس دم کہا
 تو اس مسئلہ کا کرو مجھ بیان
 بیان ہو وہی جس سے ہو فائدہ
 درافشان ہوئے نون لب لباب
 کہ محرم کے منید گشتہ اگر
 وہ ہو صید بھیارہ و دیل فگار
 یہ کفارہ اوسکا ہوا جو ہونند
 حرم میں اگر اوس سے واقع یہ ہو
 جونا کہ کوئی محرم مستدم
 تو بدے میں دے حسن تشریف
 حرم میں اگر اوسکا ادھار ہوتا تھے

کہ بتا اہل محفل کی نیت کا غم
 کہ ابرہہ جبین بھی رتیبان
 ہوئی ریش حصار جس سے خصا
 تو پھر عام کو بھی ملا فیض عام
 طعام نفیس کا دستار خوان
 ہوئی سیر ارباب محفل تمام
 محمدی مامون سے خلوت ہوئی
 جنھیں کچھ خلیفہ سے تھا اختصا
 رضا ہو مختاری اگر میں فنا
 کہ مشتاق ہیں گوش اہل زبان
 بے گرسنہ چاہے مساندہ
 فصاحت پکارے کہ روئے مذاک
 یہ غیر حرم میں ہو واقع مگر
 پرند و کسے اور میں مقبل الکبار
 کہ فدیہ میں ہی ایک ہی گو سفد
 تو دے گو سفد اوسکو بے بین
 کرے جو بگشتہ سوا حرم
 کوئی بڑھ چھوٹا ہوا شیر سے
 تو دے برہ جو جی کی قیمت کر

الزکوٰۃ کشتہ کرے گور حشر
 بجائے شتر مرغ اشتربند
 مگر جب حرم میں کرے انکو صید
 یہ حکم شریعت بجائے لائے گا
 جو ہو ہی واجب یا حکام مرجع
 او ایون شریعت کا قریبان کرے
 جو احرام عمرہ ہے خاطر نشین
 برابر یہ جاہل پہ عالم یہ ہے
 اگر ہو یہ عہد تو ہے رو سیاہ
 جو آزاد ہو آپ کفارہ دے
 اگر ہے یہ محرم کسی کا غلام
 وہ مالک جو بندے کا مختار ہو
 جو بارقع ہو یہ سب کرے اہتمام
 پشیمان نہیں پائے بند عذاب
 بیان کر چکے جب امام زمان
 ہو آوازہ مضمون جو خاطر نشین
 اسے کہتے ہیں راہ ذہن سلیم
 نہ گذرے جو دل پر بھکا کہ ملال
 مخاطب ہو شاہ او سکی طرف

ہنیں گا و مادہ سے او سکو مضر
 تو کفارہ آہو کا ہے گو سفند
 ہنیں ایک کافی کہ دولی ہو قید
 مگر ہی کعبہ میں پہنچائے گا
 ولی آریستے باندھا ہو احرام حج
 مترا میں آوے لاکے قریبان کرے
 تو رکے میں قریبان کرے بالیقین
 کر نیکی یہ دونوں ہی راہ طے
 ہنیں سو میں آوے کوئی گناہ
 کہیں بوجہ گردن پہ اپنے رے
 تو آقا پہ واجب ہو یہ اہتمام
 او سے ہی دنیا سزاوار ہے
 ہنیں غیر بالغ کو کچھ اس سے کام
 مگر کے لئے ہے ضروری عقاب
 تو مامون ہو سنگر ہو اشادمان
 کہا آفرین آفرین آفرین
 بجائے بھین شیم بد سے کریم
 تو بھیجی سے بھی کچھ کر و اب سوال
 وہ بد لاکہ ارا بن شاہ نجف

جو معلوم ہو گا تو وہ تنگہ جواب
 کہا شدئے تو ہم کو بتلایہ حال
 کہ مرد اول روز وقت بگاہ
 نگاہ او سکی ہو او سکی جانب حرام
 پہر دن چڑھے تک اگر گون ہو حال
 جو وقت زوال آئے پھر تا گمان
 مگر وقت پیشین ہو جب جلوہ گر
 جو نہان ہو خورشید گردون حرام
 مگر وقت خفتن جو ہو آشکار
 جو پھر نصف گذری شب تیرہ فام
 سحر ہو تا یان جو بار و کر
 بیان کر دیا گیا ہو اس کا حال
 وہ قاضی بہت شکے حیران ہوا
 بن آئی نہ کچھ بھی ہوا خود پرست
 کیا کیا کہوں اے امام مہم
 تحقیق وجہ اسکی نمایان کر د
 کئے شاہ نے تب پہلے اس سخن
 کوئی اجنبی مرد وقت بگاہ
 نہیں شاک کہ او سکی نظر ہو حرام

اگر نہ تحقیق سے سہی فیضیاب
 اگر علم دین میں ہے تجھ کو گمان
 کرے ایک عورت کی جانب نگاہ
 کہ لازم نہیں غیر محرم سے کام
 کہ ہو بچا او سپر وہ عورت حلال
 حرام او سپر ہو جائے زن بگمان
 حلالہ ہو او سپر وہ زن بیخطر
 وہ عورت ہو پھر اس محل حرام
 حلالہ ہو حلت پہ ہڑے مدار
 وہی زن اوسی مرد یہ ہو حرام
 حلالہ وہ عورت ہو وقت سحر
 عیان کر دجو حرام و حلال
 سنا جب یہ قصہ پریشان ہوا
 پر اگندہ مانند دستار بست
 نہیں جانتا میں خدا کی قسم
 کہ وہ مسئلہ حل تو احسان کر د
 اگر تو نہیں جانتا مجھ سے سن
 کرے فی المشتل سوئے عورت نگاہ
 زن غیر سے مرد کو کیا ہو کام

پہر دن چڑھے مولے کے کراؤ سے
 کرے پھر جو آزاد وقت پسین
 کرے عقد ہنگام پیشین اگر
 کرے شام کے وقت اگر پھر ظہار
 دم خفقتن اور سکا جو کفارہ دے
 جو دے نصف شب ایک سو گھلا
 کرے صبح کو پھر جو اوس سے جوع
 بیان کر چکے شاہ جب سئلہ
 غریزہ دن سے مامون ہنسکر کہا
 دیا اسنے اسوقت جیسا جواب
 کہا سب نے ہے کیا کسی کی مجال
 تجھے علم کامل تھا اس بات کا
 کہا سبکے مامون نے سمجھو تو بات
 کہ اہمیت جلالت سب اپر ہے ختم
 نہیں نقص صاحب کمالی ہیں ہے
 بیعتہ نے جب دعوت آغاز کی
 فقط دس برس کے تھے شیر خدا
 اوسے عمر کے تھے جو اطفال اور
 حسین و حسن بہت خرد سال

حلالہ ہو یہی زن مقرر اوسے
 حرام اوسے بھی یہی حلالہ نہیں
 حلالہ ہو اسپر یہی زن بے خطر
 حرام اوسے ہے مجھ نہیں اختیار
 حلالہ ہو پھر کام دل اوس کے
 حرام اوسے وہ زن بالاتفاق
 تو حلت کا ہر لے تا تل وقوع
 ہوئے شاد سنکر یہی سئلہ
 کہ کیون میں نکر تا تھا اسکی شہ
 تمہیں بھی تھا معلوم ایسا جواب
 جو اس طرح دیتا جواب سوال
 کہ ناظر تھا انکے کمالات کا
 کہ کس قوم سے ہو یہی عالی صفات
 فصاحت بلاغت سب اپر ہے ختم
 بزرگی انہیں خورد سالی میں ہے
 علی نے اعانت خدا ساز کی
 اور تمہیں ہے اسلام کا ابتدا
 ہوئے اوسے ہر گز نہ دعوے طور
 تہیجی اونکو سب سے گایا خیال

سوداؤں کے اور ہر گھر تھے جو صبی
عجب قوم ہو یہ مبارک خصال
برابر میں سب انہیں خور و ذرگ
کئے میں ہمیں علم و حکمت و باب
تفاوت نہ باطن ظاہر میں ہے
یہ مامون نے جس وقت توفیق کی
نشست اوس مکان چو کا میں تھی
ہوئی صبح روز دوم کی محسوس
جو قصات ارباب فرہنگ تھے
ہوئے سبب تہنیت ایک جا
ہوئے تین چاندی کے حاضر طبق
غلوئے تھے اُن پر حسان سیکڑوں
رقم انہیں اقطاع و مال کشیر
موسطوہ تھے زعفران سے تمام
کئے لاکے گرد سر شہ بنار
کئی بدرہ زر تصدق کئے
یہ تقسیم گنجشہ زرہ ہوا
علامہ اہل شکر کو اتنا صلہ
تمول سے زائل فقیری ہوئی

کب اونسے تھے خوابان رحمت کی
خدا نے دیا اُو کو نصل و کمال
بڑے فضل میں علم میں ہر ترک
یہ بین ملک سے ایک ہر فیضیاب
جو اہل میں ہے فضل آخرین ہے
جماعت نے تصدیق توصیف کی
تو آخر کو بر خاست محفل ہوئی
ہو مجمع مردمان بیشتر
جو عمال و دربان ہر سنگ و
مبارک مبارک کی ہر سودا
کہ جسے رخ ماہ کا رنگ فق
کہ رقمہ تھے اُو میں نہان سیکڑوں
جنھیں پاکے ہوں بل حاجت امیر
سر اسر تھا اُو میں بھر اشک نام
نمایا تو عالم ہوا مایہ دار
بہت لعل و گوہر تصدق کئے
کہ جو اوس حکمر تھا تو نگر ہوا
کہ باقی رہا پھر نہ کچھ جو صلہ
فقرون کو حاصل لیری کی

غلولہ کوئی توڑتا تھا اگر
رقم تھے جو اقطاع اُو میں تمام
کہ اگر دش حیرت و وار سے
جو تقسیم سیکڑوں کے ہوئے
غرض جب ملک زندہ مامون کا
رہی اُو کو منظور تکریم شاہ
غریزون میں حضرت کو جید
لکھا جو دینہ میں اسے خوشا
کیا دخت مامون نے ایک دن
لکھا ہو کے آرزوہ باہر گھر
کہ بھگو نظر سے کراتے ہیں یہ
غریزون سے انکو ہوا بقتات
جو لاکر یہ تحریر قاصد نے دی
جو اب اُو کو لکھا یہی صاف شد
مناسب نہیں ہے یہ بھگو کلمہ
نہیں منع کر تیکا مگر کو مقام
رواغت ہے جب شاہ جن و بشر
طے احرام خدا داد سے
شہر میں گئے ہمراہ تھے ام

تو آتا تھا اک یہ قہر او سمیں نظر
 ہوئے سب تو نگہ زبے فیصل عام
 تو انگر نکلتے تھے دربار سے
 بچہ نوجوتین شادیاں ہونے
 شب و روز کی قید شاہ ہدا
 رہا صرف تو قہر و قہریم شاہ
 نہایت او بھین بر گزیدہ کیا
 امام دو عالم شہ دین تپا
 خط شکوہ شاہ عالی مہمسم
 کلا او سے شوہر کا پیش پیر
 نہیں بنی خدا طریق فی ہن
 نہیں تو چھتے ان و تون سری با
 تہ عاتہ و شتر کی مامون کے گی
 کہ رکھ ایسی یا تو تین محکو مواف
 د کرتا کبھی بعد ازین جو مسئلہ
 حلال خدا کو کرو نہیں حرام
 علی ہو چہر کے نور نظر
 مدینے کو اقلیم بغداد سے
 سفر میں ہوا تو اکہ تھے ام فضل

چو تشرع باب کو فہ امام
 چلے سا کر کو فہ بقطبیم کو
 امامت کو حضرت سمجھ کر و جواب
 قرین آچکا تھا جو وقت نماز
 وہاں مخمخ میں تھا درخت کنار
 کیا ادسکی تھا الی میں پہلے وضو
 قدم سے وہ مس بعد ہوئی سرفراز
 پڑھی اس طرح ر نعت اولین
 پڑھی سنی الحی ریاضہ خضوع
 جو آغاز رکعت ہوئی دوسری
 ادا کر چکے جب اعلیٰ تہنوت
 ہوئی تشریف بھی جو رکعت تمام
 زبان سے کیا کچھ جو ذکر خدا
 ہو کھمدستور طائر نعت گذار
 پڑھی ترشہ نے تحقیق بپھر بر ملا
 جو مسجد سے نکلے وہاں عالی و غار
 تو دیکھی یہ شان نہ اعدا اجل
 جو ہمراہ تھے لوگ بہر ان ہوئے
 سحر کو ہوئے لوگ خوف مت تمام

مصافحت سے پہلے بصد احترام
 چمکے راہ میں و نکی تسلیم کو
 کسی بھر میں وتر سے قرین و ب
 گئے جانب خانہ اے نماز
 ابھی تک نہ لایا تھا دو نخل بار
 ہوئی صرف طاقت شہ نیک خو
 پڑھی ساتھ لوگوں کے شہ تے نماز
 ثنا خوان ہوئے آسمان زمین
 ادا کی اذاجا بھی با خستوع
 تو الحمد اور قبل ہوا تقدیر ہی
 چمکے آپ بعد ادا کے تہنوت
 تو پڑھ کر تشہید کو پھر اسلام
 اوتھے غیر تعقیب شاہ ہدا
 پڑھیں رکعتیں ناقلہ کی بھی چار
 کیا سجدہ شکر رب سما
 قدم زن ہو کر درخت کنار
 کہ شیریں و بیدار تھے اوسمیں چل
 کرامت کے جلو نما یان کو
 مدینہ میں آئے امام انام

دریہ میں حضرت کی بھی لودہ دیا
ہو مقسم صاحب حکم خب
ہو او دو صد و ت و پنجم جو سال
جہان موسی کاظم نامور
نہ خاک مدفون ہیں با صد رفار

بجز دین دنیا کی بھی کچھ تلاش
لیا او سے بغداد میں پھر طلب
آؤ بھی ساری رونق کیا انتقال
کہ جد آیکے میں ، عالی گہر
وہیں منتقل آپکا سے مزار

کہتا ہو تو قاسم معتبر
لگی ہاتھ او سے سند مکتول
محمد علی کا خلف پور سے
وہ کہتا ہے جب خیر ناموں کو
سحر جب ہوئی ہو چکی شب نام
دو ایک کھائی تھی سینے جو حار
کیا میں نے لیکن نہ پانی طلب
کہا شہ نے ہو خشک تیری بان
نظر شاہ نے کی بسوئے غلام
ہو اس گمان سے مجھے اضطراب
طبیعت پیدا تلام کہیا
نہ ہے خلق عام امام انام
وہ پانی جو حقوڑا سا پہلے پیا
پیا میں نے پانی جو کھا شہ کام

نہم کہ حضرت محمد کا سے حوالہ
محمد ہی تھا مرد آؤادہ دل
علی ہاتھی سپ میں مشہور و سہ
لگی دولت وصل حضرت کی ہاتھ
میں آیا حضور امام انام
بہت پیاس سے تھا مجھے اضطراب
پڑی مجھ پہ جب چشم شاہ عرب
یہ کی عرض حضرت سے میں کہ مان
وہ لایا سر دست پانی کا جام
میا واکہ یہ آب ہو نہ ہر دار
امام زمان نے قسم کیا
لیا ہاتھ میں آپ حضرت نے جام
مجھے لہر حضرت نے ساغر دیا
زبان سے کیا شکر خلق انام

جو غلبہ مجھے پیاس کا پھر ہوا وہی تجکو پیدا ہوا پھر خط پیاس سرد پانی ہوا سیرین	وہی جام لبریز حاضر ہوا دیبا کی کے حضرت نے بار و گھر شناخوان رہا شہ کا تا دیرین
---	--

ابو قاسم راوے مقصد امام رضا جب جہان سے گئے چہار الف دیہم کسی کے تھی قرقر کوئی جانتا تھا نہ او سے سوا امام تقی نے بلایا او سے کہ او کھے زمانے سے مرے در ترا قرض فرمیں اونکے جو تھا عبادت لیا و سد مچا مادہ تھے مسلے کے پیچھے تھا انبار زر کیا دلمین اپنے جوا سے حساب وہ دینا را دے تھے تھنا تھا قرقر	۵ بیان نقل کرتا ہی یہ مستند سوے قصر حنبت مکان سے گئے ادا جسکے ذمہ میں حضرت کو فرض اگر تھا تو عالم تھا او سکا خدا بٹھا کر قرین یون سنایا او سے خدا نے دیا انکو جنت میں گھر نہ گمراہی رنگا میں او سکو ادا توشہ روتق افروز سجادہ تھے اوٹھا کر ویسے او سکو دینا زر زبے معجزات معلا حجاب ادا کر دیا تھا جو حضرت یہ فرض
---	---

یہ داؤد سے معتبر ہے خبر کیا ایک دن میں حضور ایام مرے ہاتھ میں تیرا دس نہ تھو خط	۴ جو تھا قاسم جعفری کا پسر کہ آنکھیں تھیں مشتاق فور امام کہ اکیسا دین میں تھا مشتبہ ہر منط
---	--

کسی خط یہ عنوان نہ مرقوم تھا
میرے ہاتھ سے خط لکھے شاہ نے
کہا یہ یہ مکتوب زبان کے نام
رہے دو جو مکتوب آؤنگا بھی حال
بہر صاف کہدی خبر دار رہے
بیان حال کرتے نہ کیوں دین
جو اب شہنشاہ دیشیان نہ تھا
وہ خط پڑھ چکے جب شہ بھر دبر
کہا ہو وہ میرا جو فرزند غم
مگر تو جو زر آؤسگو ہنچائے گا
کہ تیرا کوئی مرد دانش بناد
کہ میرے لیے اب وہ صاحب شود
قرض لیکھا زر جو میں آؤسکا پار
کئے تھے جو ہمت تے مجھ کو حق
کوئی شخص میں نے مقرر کیا

کسی جا کے دون یہ نہ معلوم تھا
نشان اوٹکے خامر کیے شاہ نے
پتہ میں نے پوچھا تھا یا مقام
کیا مجھ پہ ظاہر ہوا خوش کمال
حقیقت میں داتاے اسرار تھے
وہ پڑھ لیتے تھے صاف خط چین
کوئی حال پوشیدہ نہمان نہ تھا
وہے تیس سو بجو دنیا زور
اوسے جا کے اس وقت دگر دم
زبان پر یہ بات وہ لایا کا
جیسے مول لینے میں ہو دنگاہ
خود می جو خیرین میں محکوم رہ
اوسے دے عطا ئے شہنشاہ
وہی اوسے مجھے کہا من و عن
جو درکار تھا آؤسکو سب دیا

میرزا

ہم یہ بھی د اود سے سے خبر
شہربان نے مجھے ملاقات کی
کہ جیسے ہو تم گر حضور امام

کہ میں تھا روانہ سر ریلند
کہا حال نیا ہی بات کی
کہ میری جانب سے اتنا کلام

<p>بہت ہوں میں تکلف سے نا صبور اُسے ساتھ لایا میں پیش امام فرامی تھے حضرت کے خویش فریق نشہ تھے دستار خوان رہا نام ہوا تنگ یہ عرض کا جو قصلہ پھر میری جانب شہ نیک خو غرض کھا چکے جیبا نام ہدا کہ حاضر ہو محفل میں جلال یک اُسے ساتھ رکھ انوشام و سحر</p>	<p>مجھے ساتھ کر دین کسی کے ضرور کیا آ کے حضرت کو میں نے سلام کہ محفل میں دعوت کا تھا کچھ طریق بہت سی جماعت شریک طعام کہ کہنے کا موقع نہ محسوس ملا جو کھاتے تھے ہر کھامرے رہا غلاموں میں اپنے کسی سے کہا کہ ساتھ اپنے لایا ہو یہ مر ویک کہ لازم ہوا اہل غرض کی خبر</p>
---	---

معجزہ

<p>ابو ہاشم مرد شیرین زبان کہ ایک دن کئے باغ کو شاہ دین میں ہمراہ تھا شاہ دین جاہ کے بیمہ کی عرض میں کہ شاہ ہدا پڑی ہو مجھے ایک عادت عجیب سوئے گل یہ مائل ہو طبیعت کی مجھے بھی بہت لو کہ اسکا ہو غم دعا کیجیے ہو یہ اب پرورش رہے اُس گھڑی جیبا نام ہدا</p>	<p>۸ یہ کہتا ہو شیرین وایت بیان ہوئی رشک خیزت چمن کی آہن کہ ہو جیسے ہالہ قرین ماد کے دین اور میرے مان باپ تیر فدا کہ کھاتا ہوں می می تیر نصیب کہ بھرتی نہیں اس سے نیت مری نہیں ترک عادت عدا سے کم کہ ہو ترک سچ سے یہ گل کی خوش مگر بعد چند یہ مجھ سے کسا</p>
--	--

خدا نے تری عرض منظور کی وہ مومن یہ کرتا ہے خود ایشکار مجھے اس قدر گل سے نفرت ہوئی عجب آپ کی پرورش ہو گئی	قدیمی وہ عادت تری دور کی کہ کیا حکم حضرت کا تھا میں تیار کہ گر خاک دیکھی کہ ورت ہوئی کہ موقوف گل کی خوش ہو گئی
---	---

منجھ

خروج میں اس طرح سے رقم ۹ کہ مومن نے لی جب جہنم کی راہ تقی سے تھی او سکوعدا کیال کئے جمع اکدن ندیم و وزیر تقی پر ہے منظور عجب کو ستم یہ مضمون ہوا او سمین کہ ابن رضا ہوے وہ جو آمادہ بہتان سپب کہا تم بھی کہتے ہو قصد خروج کہا شے یہ قصد میرا نہیں بجولی اسے جانتا ہے خدا وہ نولا یہ دعویٰ نہیں ہے گواہ بلا یا او نہیں آئے وہ خود پیرت وہ چھوٹا جو نامہ کیا تمہارا رقم کہا اقرکانہیں اسمین نام	یہ کتاب ہوا کہ راوے محترم ہوا مقتضی ملک کا بادشاہ کہ آمادہ قتل تھا بدست کلام او سے کرنے لگا یوں شیر کہ رو کوئی مکتوب چھوٹا رقم خلفہ سے رکھا ہے قصد دعا تقی کو کیا مقتضی طلب تھیں ناگوارا ہے میرا عروج میں اس بات سے واقف ہوا فقط اقرار ہے فقط اقرار کہ میں بیان کی شخص اس کے گواہ مگر بادہ جام بطلان سے مست کیا پیش پیش امام امم ہمیں دے گئے ہیں تھار غلام
--	---

ہوئے شاید بیرون کےستان سے تنگ
 لکھا ہے کہ تھا تعظیم تنگ دین
 دعائیں اوٹھے جبکہ دست امام
 ستونوں کی ایسی تھی تحریک سخت
 جو دیوار تھی موج بھر روان
 قدم جسے آگے دھرا پھر ٹرا
 نظر آ یا جب مقتضی کو بہ خان
 کہا شہ سے توبہ ہو حضرت قبول
 رہے خلق سلطان عالی مقام
 کہا حق سے یا حی و رب قدیر
 مگر رحم کر زلزلہ دور ہو
 و عابھی ہوئی تھی نہ شہ کی تار
 بچے تھر سے کچھ دنوں اہل دیر

ہو خشم سے لال چہرہ کارنگ
 عمارات عالی میں آو سدم مکین
 لرز نے لگی وہ عمارت تمام
 بے جیسے مصرعین کوئی درخت
 تو گرداب دریا تھا سارا مکان
 جو اپنی جگہ سے اٹھٹا گریڑا
 ڈیرا تھر خقی سے وہ شیدائی اٹھالی
 کہ مشہور ہو رحم آل رسول
 کہ صرف دعا پھر ہوئے وہ امام
 نہیں قابل رحم گو یہ سستہ یہ
 کسی طرح سے یہ بلا نہ دور ہو
 نہ آو س زلزلہ کا دیا کھر میں نام
 بلا آچلی تھی یہ گز رہا بجھر

خبر ایچ میں یون تھلے ہے لکھا
 یہ کہتا ہے راوی کہ میں ایک دن
 مگر دونوں انکھوں سے معذور تھا
 کہا شہ سے میں نے کہ شاہ زمان
 اگر خط لکھوا اپنے فرزند کو

۱۰
 کہ تھے زیب مکہ امام رضا
 کیا پیش سلطان انسان و جن
 فقط ولیمین ایمان کا فور تھا
 میں ہوتا ہوں قریب کو اسدم
 میں پہنچا وں حضرت کو دیند

ہوئے شاہشاوان لکھا خطا
عنایت مجھے وہ خزنہ کیا
درشاہ والا پہ حاضر ہوا
صدادی کہ لایا ہوں بکتوب
ہوا در سے خادم نمایان
لئے کو دک صاحب ہمد کو
ہوا احمد پیر پیر میں بوسہ زن
نہ تھے ہمدین کہ بچہ کو یا تقی
کہا اپنے خادم سے کر نامہ دا
کیا واپس شاہ سے نہ لے لیا امام
توجہ کیا پھر یہ پیکر سے کہا
کہا میں نے اسے تو چشم امام
کیا مہر سے پھر بلند اپنا ہاتھ
علامیری آنکھوں پہ جبے سپک
عجب دست الطاف مولا پھرا

ملا مہر سے بھی اسے اختصار
گزر میں نے سوئے مدینہ کیا
ملا مرتبہ حج کا نہ اسر ہوا
سوئے مجستہ اللہ وحی الہ
عیان حبیبے روزن ہوا کتاب
جناب رضا کے ولی محمد کو
ویا پھر وہ بکتوب شاہ زین
سخنور سوئے مثل غیبی تقی
پڑھوں مثل قرآن خط و لکشا
پڑھا شاہزادے نے نامہ تمام
کہ احوال پوچھیری آنکھوں کا کیا
نہیں نور کا میری آنکھوں میں نام
کرم مہربانی عنایت کرم ساتھ
ہو مکن مہر و مہ کی طرح تاباک
کیا تھا وہاں کو رہینا پھرا

فصل دوازدہم در معجزات و نو نعال
حدیقہ مصطفوی و گل سادات گلستان ہمیشہ بہار
مہر تقوی حضرت امام علی النقی علیہ الصلوٰۃ والسلام

علی نقی صاحب عز و شان
خدا کے پیغمبر کے مقبول بین
بشر کے لئے آئے سیت ہو فرض
اطاعت میں ہو کیون نہ عالم تمام
شجاع و جری میں نہ حد کی طرح
جو آؤئے پھر مصطفیٰ سو پھر
جو آؤئے ملا مصطفیٰ سو ملا
جسے آؤئے اخلاص حاصل ہوا
عیان آؤئے راز خفی و جلی
فروغ بدن مہر نصف النہار
فیضان عالم سے فائق بین
ستودہ او نہیں مصطفیٰ نے کہا
ہمیشہ دکھائی حقیقت کی راہ
شرافت کو دریا میں بکیت گھر
بلاغت سے ادنیٰ بلاغت ہوئی
چمن علم کا تازہ آؤئے ہوا
وہی یوسف مصر حسن و جمال
وہی موسیٰ طور توحید رب
وہی حامی دین خیر الورا

کہ جسکے لیے بین زمین و آسمان
نبی کے حدیقہ بین و پھول بین
ملا ایک کو آؤئی اطاعت ہو فرض
کہ سار زمانے کے بین وہ امام
کریم و نبی بین پیغمبر کی طرح
نبی سے پھر جو خدا سے پھر
نبی سے ملا جو خدا سے ملا
نصیب آؤ سکوا بیان کامل ہوا
سب او نہیں کہاں نبی و علی
رخ آئینہ قدرت کردگار
حقیقت میں قرآن ناطق بین
کہا میں ہی جو خدا نے کہا
جہان کو بتائی ہدایت کی راہ
نجات کے گردون پہ روشن
فصاحت کے آؤئی فصاحت ہو
فصاحت کا آؤازہ آؤئے ہوا
وہی یونس بہر فضل و کمال
وہی عیسیٰ حیرت علم و ادب
وہی شافع بخشش ہر خلیل

<p>وہی تخرن گنج علم رسول تو قاتم نہتے یہہ سفت آسمان او غین کے سبب جہان کا طور وہی دانت علم پیغمبر می اوسی نے او غین فخر عالم کیا ہی مقتدا میں ہی مقتدا کہ جب کے ملنے کی تہہ راہ ہی خلاف اونکے جو وہ ہال اسل دو عالم میں ہے دھوم اس نام کی کہ میں ہل تیان ہم اس حکمہ</p>	<p>وہی تو نہال ریاض بتول نہوتے الزوہ اسام زمان او غین کا بنا پہر خلقت سوز وہی جالس سند سروری پیغمبر کو جسے معطس کیا ہی مشواہن ہی مشوا وہ موتیں ہو جو تابع شاہ ہو او غین جان حق ہو جو ایمان کا پل او غین سے تو رونق ہو سلام کی کہ دن مچرنے کچھ رقم اس حکمہ</p>
--	--

<p>زمانے کو معلوم ہو یہ خبر روایت کاراوی ہو احوال وید نظارہ کرد دیدہ غور سے تو میں بھی کیا پیش شاہ انام ہوئے ایسے در پر تھار لعین تجب ناموافق زمانہ ہوا محل نزول کدایان یہہ سکونت پذیرا کے ہو تو میں</p>	<p>کلینی سے مرقوم ہے یہ خبر وہ صالح جو تھا صالح ابن سعید کیا ہو بیان اونے اس طور سے تھے جس کثری ہمارہ میں امام یہہ کی عرض میں کہ امیر شاہ دین کہ آخر بیان شہ کا آنا ہوا ہلاک جگہ تمکو شایان یہہ غریبان مایہ و بے نشان</p>
---	--

ہوئے اسکے درپے سب پہل متور
 گھبریں کر میر گزمت رانا ہو
 لگے کہتے مجھ سے اما مہ زمان
 گمان یہ ہے تھو کہ یہ جاکتاں
 خدانے وہ بخشی ہو رخت ہم
 خدا دیا ہے جو ہم کو چشم
 اوٹھانا گمان دست شاہد
 نظر کی تو دیکھا عجب رگ ساز
 تبارون گلستان نظر آگے
 رہا چین آتا رہے انتہا
 کہیں نکل شاہد اب آراستہ
 وہ نرین کہ حسین خدائی کالور
 یہ سامان دیکھا تو حیرن ہوا
 کہا شاہ نے کہ نہ اسکا عجب
 بھلا دیکھ تو کون سامان نہیں
 خدا ہمیں ہی ہو دینے نیت
 شرف ہر دفع امام زہین
 دیکھا ہی بہت بھرتے شاہ نے
 رخ چشم نہ جیب ہوا تاننا ک

<p>روایت یہ کرتے ہیں علی مقام ہمیشہ رہا در پے شاہ دین تو ظاہر ہونا م خبیثہ در جہیم کہ جو تنگ سلطان عالی گھر کہ ہو ملک محروسہ و فنی پذیر امام زمان کو کشائے لگا گرین مرتبے سے اسام میں کرے کیا جسے مرتبہ دے خدا سہرا ز حبس کو کرے ذو الجلال دم کرے مہر نصف المہار کیا ساتھ اپنے سوار سمند دیا حکم اعیان و اثرائت کو سواری میں ہمراہ پیدل چلین چلے صاحب علم والا صفات امیران اندوہ نا آشنا سواری میں جہر پایادہ چلے اویختن دہر و نین پیادہ دروان وہ کہ تاہر اب اسطر حصے بیان</p>	<p>وہ سید جو تھے ابن طاوس نام کہ اوس غمہ کا تھا جو حاکم لعین زیادہ کرو کر توکل پیسیم ہوا اوس لعین کو یہ مد نظر کیا فتح خاقان کو اوسے وزیر غرض اوس کا تہہ ٹھکانے لگا یہہ در پردہ تھا اوس کو خاطرین مگر نعم اتنا بھی اوس کو نہ تھا بھلا سطر حصے وہ ہو یا مال ہوا ایک دن وہ ستمگر سوار دیا فتح خاقان کو یہ تہہ بلند کیا بند یہ چشم انصاف کو سواری بھی ہمراہ اپنے تلین کسی سے نہ کچھ بن پڑی کوئی با رہبان نادیدہ روئے جفا کیا تنگ ہو کر ارادہ چلے علی نقی شاہ عرش آستان نزد اوجھ حاحب و دربان</p>	<p>کہ جب جابے بالکل امامت کا نور کہا الی نام آشکارا نہو کہ واقف تھکین تو ابھی و جوان ہمارے لیے رہے غار و تنگ کہ تنگی میں بھی ہر فراغت میں کوئی اسی باتوں کو تو تا دم اشارہ دیتے ایک جانب کیا گھلا بھجے قفل در قصر ہ اند نئے قصر و دیوان نظر آئے خیابان چمن زار بے انتہا کسین قصر رنگین تھے پرستہ کسین حور و غلمان نور و طوبہ بہت مثل سنبل پریشان ہوا جہان ہم میں یہ ساز و سامان حکیمانی جاتے گویا انہیں قدم تھے زمین فلک مرتب کئے حاکم غمہ نے لاکھوں رکھا اونکو محفوظ اللہ نے ہو تیغ نفرین سے کافر ہلاک</p>
--	---	---

کہ اوس روز حضرت کو تھا سختی
 پیادہ روان اور غرق عرق
 کہا میں نے حضرت ٹھہر جائے
 سخن گو ہوئے یوں لب نعل شاہ
 اگر اس جماعت میں آتا نہ میں
 نہیں اور باعث جو سامان یہ
 یر اتنا نہیں جانتا بے ادب
 حضور خداوند لوح و قلم
 تداقد یہ کرتا ہے اس ج کلام
 نہایت طبیعت کو گذرا ملاں
 سواری سے گھر کو پھر آیا میں
 معلوم جو بجا مرے اطفال کا
 کئے میں نے اوس سے مفصل بیان
 وہ کہنے لگا مجھ سے دے کر قسم
 صداقت یہ میں نے قسم یاد کی
 کہ میں ہو چکا سارا قصہ تمام
 قضا آجکی جا کہ حال کی
 فقط زبست جا کم ہو تین روز
 کہا میں نے اوس سے بھلا کیا سبب

سپر امامت کو تھا سخت رنج
 عیان شمع کے طور غرق عرق
 زیادہ نہ تکلیف فرمائیے
 کہ مجبور ہوں میں خدا ہے گواہ
 امان اسکے ہاتھوں پاتا نہیں
 فقط میری خفت کا خواہاں ہو یہ
 کہ ایذا میرے جسم کی ہو غضب
 نہیں پھر یہ صالح کے نامے و کم
 سنے میں نے جب یہ کلام نام
 و گریوں جو امیر احسن کے حال
 فروزان تھا سینے میں داغ و شب
 نہان دوست پتھر دال کا
 کلام امام فلک آستان
 کہ سچ ہو یہ قول شاہ اشع
 عیان مجھ سے اوس نے یہ و داد
 نہیں ہوا اس سلطنت کو قیام
 حفاظت کر اپنے زرد مال کی
 جلانے کی گھر آتش خانہ سوز
 بیان کر مفصل کچھ اسکا سبب

وہ بولا کہ ہے وکر صالح مہمان
کیا جن لہنوں نے ناتھے کو پہلے
کہ ہا لکس مہین طفل جوان و سن
ہوئے تیرے ن میں وہ بالکل ملک
سنا جب معلوم سے میں نے یہ قال
مہمان تک مصیبت میری الا اوسے
مگر وہ مسلم جو باہر ہوا
کہ شاید میرا اسکا سخن سنا ہو
ہو نہیں اسی طرح سے بے خبر
براگندہ اپنا خزانہ کسا
زہا تین دن تک یہی انتظار
غرض شیرازہ جو پیدا ہوا
کو فرزند حاکم کی نیت پھری
غلامان و اسرک باہر نکلتے
ہوا داخل ہر دم سب لوگ ساتھ
کیا پہلے حاکم کا ٹکڑے بدن
کیا فتح خاقان کو پھر نہ یہ تیغ
سنا تھا جو کاؤن سے سابق ہوا
ہوا مگر ہونا سے دیکھا یہاں افساد

یہ کہتا ہو قرآن میں ب جہان
یہ نہ کو را و نکی مذمت میں ہے
تمنع کہوں میں ہے اپنی دن
قصائے کیا او نکو ہو نہ خاک
ہونا گوار اسے خاطر گمال
کہ دشنام دیکر نکالا اوسے
یہ اندیشہ محسوس ہوا
بیان جو کیا ہے کم و کاست ہو
میا و ان کوئی سمجھ کو پہنچے ضرر
حفاظت کی سوچھی ٹھکانا کیا
کہ ہوتا ہو کیا دور لیل و نہار
عجب شور و خروش ہو بیدا ہوا
ہوئی حرمین دولت قبیح پھری
سیاہی و لا و نہرا ہم کے
غضبناک مہم سرخ قصبے پہاڑ
پر نشان ہو اوسے اعظام تو
بدن سے کیا سرحد پیدا رہی
معلم کا کہنا مطابق ہوا
امامت کا بھگا ہوا اعتقاد

ہوا آگے حاضرین میں امام ہوا حکم عالی کہ شک آسید کیا ہوا ہے جو یہ سانحہ جلوہ گر خدا نے دعا کی مری مستجاب	معلم کا کہنا کہ بالتمام معلم نے جو کچھ کہنا سچ کہا کیا میرے نظریں نے ظاہر اثر ہوا وہ لعین پائے نبرد عذاب
--	---

سنو فضل سے نقل یہ معتبر
کہ اکدن میں وقت طلوع فجر
گیا بزم حاکم میں معشر کے ساتھ
سرگرمی نہ تھا حاکم یکن
خجہ خشم سے تھا جو مغرور مست
کہڑا رنگ معشر نیک نام
عجب حال و سوقت آیا نظر
کہ تھا فتح خاقان جو اوسکا وزیر
کہ وہ مرد کرتا ہے دعوی دروغ
کہ دنگا نہ جتیک اوسے زیر تیغ
جد اگر کے تیغوں سے اعضاے تن
اسی طرح پہنچا اوسے گزند
وزیر اوسکو کرتا تھا چند بزم
پیشہ شرم اسدرجہ انجام کار

۳ کہ ہے احمد کا تب اوسکا دید
ہوا اور خورشید جب جلوہ گر
اوتھا بہر تسلیم معشر کا ہاتھ
ولیکن غضبنا کسی حسین جبین
دیا اوسے اوسکو نہ حکم نشست
پس نشست معشر تھا میرا مقام
کلام ترش مشورہ ہمہ گیر
خفا ہو کے کہتا تھا اوسے کشتہ بر
مٹاتا ہے ہر وقت میرا فروغ
کہ اوتگا جتیک نہ خون بید یغ
نہ جتیک جلا اوتگا اوسکا بدن
نہ رخنہ مرے ملک کا ہو گابند
ملک اور ہوتا تھا مردود گرم
کہ بلو اسے ترکی غلام اوسنے چاہا

دیا حکم ہر ایک کو دیکھ تیغ
جب آئین علی نقی نیک خو
خفا ہو کے سر تنگ سو بھر کہا
خبر دی یہ حجاب نے ایک بار
غضب اوس نصین کا زیادہ ہوا
یہ کرتا ہے احوال راوی بیان
بدستور مختار نگاروں سے امام
نہاروں سے انور یہ کچھ اضطراب
جو حاکم نے دیکھا کہ آتے ہیں شاہ
نرا موش سارا غضب ہو گیا
ہوا جلد کر سی سے اٹھ کر روان
بڑھا کر قدم اوسے تعظیم کی
رہی مدد زائد حسام دوسر
کہا اے سرافراز اے ابن عم
یہی گفتگو بعد تشریف کی
کہا شہ نے تو نے بلایا مجھے
جھکا کر سر بخش بولا غلط
ابھی آپ گھر کی طرف جائے
پھرے جس گھڑی خسر و شکفات

مدان خون ناحق کر وید ریخ
کر و قتل اؤنگو مرے رو بہ رو
کہ جا جلد اؤنگو اس وقت لا
وہ آئے وہ آئے شہ نامدار
گرائے لہو یہ ارادہ ہوا
کہ داخل ہوئے جب امام زمان
دعا کوئی پڑھتے تھے شاہ امام
خرامان خرامان دان تھو جناب
ہوئی خود بخود اسکی سیدی نگاہ
عدو خیر کا خود سبب ہو گیا
کیا آپ پیش امام زمان
جھکا یا سر بخش تسلیم کی
دیا پوسہ دست عطا پاش پر
فروغ دو چشم رسول امم
کہاں آئے کیون تم نے تکلیف کی
جسے تو نے بھیجا وہ لایا مجھے
بلایا نہیں میں نے حاشا غلط
زیادہ نہ تصدیق فرمائیے
امام زمان سرور کائنات

کیا اوسنے خویش و اقارب کو ساتھ
مقرر کئے تھے جو ترکی غلام
جو آلی حضور نظر شاہ کے
غرض چپ گئے شاہ عالی السب
مقرر کیا سامنے ترجمان
کیا اودن غلاموں سے اوسند
سبب کیا ہوا کیا نظر آگیا
کہ اودن غلاموں نے حق ہی پہنچا
رہا دل کو باقی نہ مطلق قرار
تسا عجیب و غیب دکھلا گیا
کہیں کیا کہ گردش باد
عجب جلوہ برق اطہار تھا
عداوت کا دلمین ٹکانا کہاں
یہ چھایا ہو غیب ایا مہر من
سنی جبکہ جایا کہ نے یہ گفتگو +
کہا دیکھ ہوئے ہیں ایسے امام
کرے سہوہ می حبیب کو خالق
عداوت سے صورت بگڑتی نہیں

کہ در تک وہ پھینچا لئے ہاتھوں ہاتھ
کہ کھینچے ہوئے تھے وہ ظالم حسام
کرے خود بخود پاؤں پر شاہ کے
کیا اودن غلاموں کو آدنی طلب
کہ جو کچھ کہیں ہ کرے یہ بیان
کہ کیوں تھے کھینچی نہ تیغ قتال
دلون میں جو خوف و خطر آگیا
جو ظالم ہوئے شاہ والا صفات
کیا ہلکوپیت نے بے اختیار
کہ دل پر سیلاب الم چھا گیا
نظر آئیں تغین برستہ ہزار
کہ آنکھیں ملانا بھی دشوار تھا
قدم پر گرے ہاتھ اوٹھانا کہاں
کہ اب تک لرزتا ہی سارا بدن
سوئے فتح خاقان کیا اوسنے
ہو فتح خاقان بہت شاہ کام
کرے دشمنی اوس سے مخلوق کیا
رخ ہر پر خاک پڑتی نہیں

لکھا ہے کہ واقع تھا اک بادشاہ
سپہ بے عدد و لشکر بے شمار
کیا ایک منزل پہ اک دن تروں
کیا خاک سے ایک ٹیلا بلند
مسح سواران جنگ از ما
دلاور جہری مجتمع فوج فوج
ایام نفی کو بلایا و بان
نظر آئی اقبال شتوکت عروج
جباب نفی نے جو دیکھی وہ فوج
نظر میں کی خوب تری سپاہ
وہ بولا تمھارا ہی لشکر کہاں
کہے شاہ نے زیر لب حرف چند
نمایان ہوئی قدرت ذوالجلال
ہوایں ہوا طوقہ سامان اوج
مسح ملایک مشکلی مہیب
عیان مصورت ایر زیر فلک
نظر کی جو وہ کثرت بے قیاس
جو آیا اسے ہوش بولے امام
نہیں سے مگر محکم قصد نبرد

کہ تھی ترک و یلم سے اوسکی سپاہ
سوار اوسکے ہمراہ نوے ہزار
ہوا وار و دشت ماسد غول
ہوا اوسپہ استاد وہ خود سپہ
ہوا موج زن کسب بے انتہا
جدھر دیکھتے آب بہن کی موج
کہ دیکھیں یہ سب لشکر سکران
رہی دل میں باقی نہ قصد خروج
کہا کیوں دکھاؤ میں اپنا ہی اوج
دکھاؤں میں دیکھیں گامیری سپاہ
فقط آب تنہا بہن یاد کہان
کیے ہاتھ گردون کے حائل بلند
چلی صرستند طوفان مثال
زمین سے فلک تک فرشتوں کی فوج
سلاح اوس کے عجیب و غریب
عجب لوح مشرق سے مغرب تک
سر خاک واقع گرا بے حواس
کہ دیکھی مری فوج تو بے تمام
کہ یان دل ہو دنیا کی جا سے برد

نہیں سے مگر محکم قصد نبرد

گردن تھجہ سے مین بہ نہ کھنایاں کہ منور بجو نہیں خود جہاں

معجزہ

۵ خراج مین لکھتے مین یون قباب
 یہ کہتا ہے راوی کہ آغاز کار
 سمجھتا تھا مین دین شیوہ کو بد
 یہاں تک کہ تھا ایک حاکم جم
 گئے آوئے سوئے مدینہ ویران
 او نہیں مین سو مین تھا مین بھی ہر
 کہ لیکر امام زمان کو چلے
 ہوا ایک ہجر امین سب کا گذر
 غائب گئے مہ منزل تھی سخت
 زمین سو پ مین لوگ چلنے لگے
 عجب پہلیر فرشت پر شور تھا
 کہا شاہ نے دیکھ کر سب کا حال
 ٹھہر جاؤ ز پر شہر لوقراہ
 نہ تھا سایہ و آب کا بسکہ نام
 ہوئے ناگہان دم شجر آشکار
 روان ایک چشمہ بھی زیر شجر
 گئے اون درختوں کے نیچے بوب

۵ سنے وہ جو ہے نور ایمان طلب
 نہ تھا مذہب حق یہ میرا مدار
 مجھے دشمنی اٹھے تھی بلکہ کہ
 سنو نام اوسکا توکل پہ مہم
 جوان مین سو بہر شاہ زمان
 سوز حال تھجہ سے ذرا ٹھیک ٹھیک
 نہ تھا شاہ سے کچھ عقیدہ وے
 کہ تھی گرم دان رنگی ری ہر
 نہ آب روان تھا نہ آدن حاجت
 ہوئی آتشکی دم نکلنے لگے
 زمین سخت تھی آسمان دور تھا
 کہ ہے قطع منزل تھیں ابے بال
 گرد استراحت لب چشمہ سار
 ہوئے لوگ حیران ہر شکر کا نام
 کہ ٹوٹے کی صورت تھے وہ سایہ دار
 غروب مین شکر صفا مین گہ
 زیادہ ہوا لیک سب کا عجب

بیایستے وہ آب شیرین و سرد
 کہ گزرے تھے اوس راہ سے بیشتر
 ہوئے صرف آرام خرد و کلان
 کمال دل نے ہو یہ کمال امام
 تہ خاک کی تیغ اپنے نہان
 جو آسودہ سارے سپاہی ہوئے
 چلے ایک فرسخ مسافر جو راہ
 جو پہنچا پھر اوس جا پہ آیا نظر
 نہ سایہ شجر کانہ وہاں نہ آب
 دیکھ ایک جا دو نو دیکھے جو سنگ
 چلاتیغ لیکر جو مجبور تین
 ہوا اصاف ظاہر جو اعجاز شاہ
 ہوئی دل میں حب امام امم
 ہوئے مجھ سے گویا امام زمان
 کہا میں نے ہاں اسے امام مبین
 درخشندہ سنجہ مقدر ہوا
 کما شہ نے سب شیعہ باوقار
 عیان نام میں سب واقف ہیں ہم

مگر سخت حیران بیابان نورد
 نہ چشمہ تھا اوس جانہ کوئی شجر
 ہوا بجلو بد نظر امتحان
 یہی آزمائش کا ہو بس مقام
 دہری لاکے دو آہ سپہ سنگ گہرا
 تو آخر کو اوس جہاں سے راہی ہوئے
 پھر زمین وہاں سے بڑا بڑا
 کہ نا پاب چشمہ پہنچے عنقا شجر
 فقط ایک صحر او لرم آنتاب
 نکالی وہ شمشیر آئینہ رنگ
 ملا ساتھیوں سے یہ ستورین
 ملا کعبہ دین رسالت پناہ
 ہوا دین حق میں میں ثابت قدم
 کہ اے تجھ تو نے کیا امتحان
 ہوا دور شک مجھ کو آیا یقین
 ملا کعبہ ایمان تو نگر ہوا
 نظر میں میں ہم جانتے ہیں شمار
 نہ ہوتے ہیں اونہیں یاد وہ نہ کم

۴ امام عین ہو شیخ طوسی سے نقل
 وہ راوی ہو اسکا جو شہور ہے
 وہ کہتا ہوں فتنہ کا کال ایک
 برابر ہوے ایک دن بوالحسن
 تہ حال رہتا ہوا درونک
 مجھے پیش آیا ہے اسدم سفر
 تبسم سے پورے شہ خوش کفصال
 وہ بولا کہ ہے ایک مرد امیر
 دیا تھا مجھے کہو دے کو نکین
 لگا فتنہ کرنے جو خستہ تن
 کہوں کیا عجیب رنج حاصل ہوا
 خبر پائیگا اب جو وہ پر غرور
 کوئی راہ چارہ گری کی نہیں
 کہا شہ نے اتنی نہ تشویش کر
 گیا کھر بن بنیا وہ شفته حال
 سحر کو پھر آیا حضور امام
 کہا شاہ سے غم نے کھایا مجھے
 ہوا حکم جاتو نہ در زنیار
 گیا وہ کھر آیا شکفتہ حسین

سنے گوش دل سوز اہل عقل
 سحر خیز دین نام کا فور ہے
 بڑا مومن و شیعہ پاک و نیک
 وہ آیا حضور امام زمان
 کہا اے شہ پاک رو سے ذرا
 مری زوجہ کی لیجئے اب خبر
 کہ ہوا اس سفر کا نتیجہ کیونہاں
 بہت مردم آزار بد خو شریر
 بہائی مین جسکی قیمت نہیں
 ہوا مجھ سے دو ٹکڑے ایوان
 کہ سو ٹکڑے جس سے مراد ہوا
 مجھے اسکی تعذیر دیگا ضرور
 کوئی صورت اب جانیری کی نہیں
 کہ خبر خیر نیچے گا اوس سے نہ شر
 مگر رنج و تشویش دلیں کیاں
 بدن آدسکا دشت لزان
 کہ ہوا دے اسدم بلایا مجھے
 کہ ہوا درویدار پروردگار
 کہا شہ سوا یادی راہ دن

<p>زہے لطف فرماں حکم امام کیا میں جو پاس دے کے آؤں گے کہا پری رہو جو میں میرے ہنچو یہ دو دو بارہ کرے تو اگر وہ نگیں عجب رنج و رونہ کو میں متصل کہا میں نے جہالت مجھے کر عطا امام نے میں نے کہا شکر ہے کہ ان تک کہ شکر کوئی ترا</p>	<p>بلا میں میری ہو گئیں و تمام کہ ہو آؤں نگیں یہ عجب ماحرا نزع او سپہ ہو ایک سی ایک کو بلا سے میری جان چھوٹے کہیں نگین تو جو توڑے تو ٹوٹی نہ دل کہ رنگا وہی میں جو تو نے کہا دعا و نہ کی یا خدا شکر ہے عنایت ہو بندوں پہ بے انتہا</p>
--	---

<p>سنو طبری سے روایت ذرا سعید اسکا ہے راوی معتبر وہ کہتا ہی تھا ایک جعفر بنام نہ کہتا تھا وہ اعتقاد درست کیا میں نے آؤں جو یا ہم سفر مے ساتھ جاتا وہ ہم وطن کیا لطف سے شاہ یون خطاب قدم دیر تو اوٹھا تا نہیں وہاں سے جو گزریے امام ہدا سنا تو نے فرمودہ ہو الحسن</p>	<p>کہ ہو یا یہ عقل و دانش سوا کہ تھا کشور بصرہ میں اسکا کہ کہ آؤں اسکا بھی میرا وطن تھا تھا کہ تھا مذہب اقصیٰ میں حسرت ہوا عاقبت سارہ میں گذر ملے راہ میں ناگہان ہو الحسن کہ حضر ہو پیدا کہ تک وہ باب سو کہتے اند آتا نہیں تو مجھ سے یہ آؤں اقصیٰ نے کہا اثر کر گیا میرے دل میں سخن</p>
--	---

فتمار او حسین و زون عالم کے گھر
 ہوئی آدھے گھر دعوت خاص عام
 علی نقی شاہ والا جنم سب
 اویٹھے اونکی تعظیم کو سب سب
 اویٹھے عرب حضرت سید و سید
 گھر اک جوان پوچھ یہود و کو
 نہ اویٹھا نہ حضرت کی تعظیم کی
 لگا ہنستہ تمہ جو بے اختیار
 تری عمر باقی ہے کل تین روز
 یہ گفتار سنکر وہ چپ ہو گیا
 پھر آدس واقفی نے سنے یہ مقال
 اگر راست ہو یہ کلام امام
 رہ وقف سے ہونگا میرا دین
 غرض شمس و دن رہ مرد و جوان
 تب آئی یہ اسور غم سے ہلاک
 سپہ خانہ کو مسکن ہوا

ہوا حکم خالق سے پیدا
 رئیس ان و اشرف آئے تمام
 عیان جب ہوئی صورت آفتاب
 کہ واجب تھا حضرت کا سبکدوش
 تاؤب سر نرم بیٹھے خموش
 کہ بکتا تھا وہ منہ پیرا تا تھا جو
 بیچہ اعتسالی نہ تسلیم کی
 کہا شہ نے اویٹھ غفلت شمار
 جلانے کی خرمن تپ خانہ سید
 پڑا دل پہ خنجر وہ چپ ہو گیا
 کیا دل میں اپنے یہاں سے خیال
 تو بے سببہ و شک ہو حجت تام
 کرونگا امامت کا اقرار دین
 جو تھا خندہ زن خرم و شادمان
 کئی جان مدفون ہوا زیر خاک
 کہا تھا جو حضرت نے روشن ہوا

سفر مرقی سے یہ نقل صحیح
 یہ ہا ستم و کشتہ میری سچی خبر

جو تھے عالم دین مبلغ و فصیح
 کہ تھا نمونہ راست کرد مشیر

<p>کہ تھا میں حضور شبہ غوثی خصال دیا ایک اعلیٰ کو نور بصیر کیا مرغ طیار تشریفان پر دل ہوا گرم پرداز سوئے ہوا ذرا فرق عیسیٰ میں تم میں نہیں مسم اولئے ہونے ہمسے میں یکیاں سمجھتا ہوں وہ خوب یہ اتحاد کرے جو کمالات حضرت بیان نظر مجھ پہ بھی یا اسام زمین</p>	<p>وہ راوی یہ کرتا ہوا اظہار حال زہے مخمخ خسر و بھر و سر کفت پاک میں لیکے پھرشت گل پڑی جان اوس مرغ میں چراغ کہا بیچے اسے ہادی راہ دین ہوا عالم سلطان عالی کہ بان ملی جو جیسے دولت اعتقاد غرض عقل ناقص کہ طاقت کمان تھیں مالک انتظام زمین</p>
---	--

فصل سیزدہم در ذکر برینے از معجزات
 سرور اولیا و مفخر اوصیا الامام المہام
 حجتہ اللہ الملک العلمام حضرت ابو محمد حسن
 بن علی عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام
 ما تواقب الضیاء والظلام

<p>حسن جانشین علی عسکری چراغ ہدایت علیہ السلام</p>	<p>فرازندہ راایت سروری امام مومنین وہ گیارہویں پیغمبر</p>
---	--

چراغِ او نکی محفل کا ہے آفتاب
وہ قدرت تھی شاہِ سراز کو
کرمِ عاوت شاہِ عالی بناد
عبادت میں حاصل وہ قدر بند
سکھایا ادبِ ذاتِ آداب کو
سہی سر و گلزار شیر خدا
ہدایت سے او نکی ہدایت کی
خدا حاحے شاہِ عالی جناب
علیٰ او نہ رازِ خفی ہو گیا
نہ رخِ سوسے دنیا کیا شاہ کے
بہی صرف یا و خدا صبحِ شام
خدا نے وہ عالی مراتب کیا
عجائب کا مظہر ہی ذاتِ امام
جو ختمِ الرسالت میں اعجاز تھی
جو طاقت تھی حاصل یدِ امد کو
کیا یاد حاجتِ روائی ہوئی
رخِ روشن شاہِ نور خدا
چراغِ ہدایت وہ روشن کیا
رہ راست پر پر و شاہ ہے

فلکِ او نکی بحرِ کرم میں سیلاب
شرفِ ذاتِ سِوِ او نکی اعجاز کو
سخاوت جسے کہتے ہیں غانہ زاد
کرے جسکو خلاقِ عالم پسند
شرفِ او نکی سجدے میں بحراب کو
گلِ تازہ گلشنِ مصطفیٰ
شرعیہ سے او نکی شریعت کی تہ
عبادت قبول و دعا مستجاب
خدا سے کہا جو وہی ہو گیا
کیا جس سے پاک اللہ نے
عبادت میں اوقاتِ کافی تمام
بھی منہ نہ دنیا کی جانب کیا
غرائب کا مخزن صفاتِ امام
وہی ذاتِ حضرت میں اعجاز تھی
وہی زور و باز و بلا شاہ کو
بیانامِ مشکل کشائی ہوئی
اسی نور سے ہو ظہور خدا
کہ دین محمد کو گلشن کیا
جو پر وینیں ہو وہ لہرا ہے

جو رہے کہ سب اوصیا کو ملا
یہ سب ایک گلزار کے ہیں ثمر
خدا نے دیا یہ غر و شرف
بناسطہ خاک اونکے لئے
جہاندار سار سے زمانے کے ہیں
یہی حاکم خاک و آب و ہوا
رضا آپ کی ہو رہنا سے خدا
بیان آپکا ہے بیان نبی
دور اور درج اسلام ہیں
کرے وصف حضرت کوئی کیا جا

وہی عمدہ شاہ و مداکو ملا
یہ سب ایک ہی بحر کے ہیں گہر
کہ ہیں حاجے انبیاء سلف
ہوئی خلق افلاک اونکے لئے
یہ مختار ہر کار خانے کے ہیں
یہی مالک خلق دار حق سما
ولا آپ کی ہو دلاے خدا
زبان آپکی ہے زبان نبی
مہ روشن برج اسلام ہیں
شاخوان ہر قرآن میں خود و کمال

منجھ

ابو ہاشم حنفی مرد نیک
یہ کرتا وہ صدق آئین کلام
کیا شکوہ فقر و فاقہ بیان
غیاں حال سب سے تکلف کیا
کھڑے تھے لیے تازیانہ امام
لگایا زمین پر او سے ایک بار
عنایت مجھے شاہ نے کی وہ شو
کہا لے اسے ہو کفایت تجھے

کہ تھا اعتقاد و محبت میں ایک
کہ اکبرن گیا میں حضور امام
کہ تھی تنگدستی سے نوبت بیان
امام زبان نے تاسف کیا
فلک قدر شاہ زمانہ امام
ہوئی ایک سزاؤں جگہ ہنگام
بہاؤ کے دینار تھے پانچ سے
جو تکلیف کی ہو شکایت تجھے

کلی سے طبیعت کو اپنے ور رکھ کر بعد ازین محکوم عندہ ور رکھ

معجزہ

<p>ابو القاسم معتبر سے خبر فو اسخ گلزار دانشوری رقم قادیسیہ سے نامہ کیا کہ امی باعث خلق جن بشر پینچنا ہو دستوار تار روان پریشان ہو خاطر رنگ غبار کہ رستے میں ہے تشنگی کا خطر کہیں ہوں نہ رستے میں ہو نہ خیال روانہ ہو لازم نہیں غنطراب بفضل خداے سہما رہلند رہے حقے جو باقی ہو وہ روان نہ تھا تشنگی کا نشان راہ ہم کہیں پیاس نے کی نہ حالت تباہ رہے تر نہ بان شکر ابدین</p>	<p>سین آج مشتاق والا کہ کہ کہتا ہوں یوں بو علی مظہری کہ میں نے حضور امام صبرا یہ مضمون تھا اوسین رقم مسبر روان حاجیوں کا ہوا کاروان رہے میں جو ہم گرد و اماندہ دلہ کہیں کس روش قطع راہ سفر کہے پیاس کا غم نہ ہم کو ہلاک امام زمان نے لکھا یوں جواب نہ پوچھیکا کچھ تشنگی سے گزند پڑھا جب یہ خط سب کو شادمان مسافر رہے شادمان راہ ہم ہوئی قطع اچھی طرح سے وہ راہ اوتھائی نہ تکلیف تک اہم</p>
--	---

معجزہ

<p>علی سے ہو اوسے یہ قصہ لکھا حسن جو فضل بیانی کا پور</p>	<p>ابو قاسم راوی یا صفا علی تھا حسن کا پسردی شعوہ</p>
--	--

کہ تھا جعفری ایک مرد دلیر
ہوا ایک دن او سپہ بلدا سے عام
سپہ ابرسا ہر طرف چھا گیا
شکایت لکھی اونکی پیش امام
و عالجیجے راہ متلائے
لکھا شاہ نے او سکے خط کا جواب
کہنچی میں جو تھیں او دمصر غم نہیں
یہ خط پڑھ کے نکلا اتور شکار
او دمصر نہیں الہی آدمی مجتمع
ہزاروں زرہ پوش خنجر گزار
وہ رستم لڑائی بڑبائی میں تھے
ہوا سامنا تبر چلنے کے
نظر آئی ایسا ہوا خون روان
دلاور دلاور سے لڑنے کے
غرض تھی او دمصر گر چہ کثرت سوا
او دمصر او سکے ہمراہ فوج قلیل
نہی فیض ارشاد شاہ امام
سروست او سکے قدم اوٹھ گئے
ہوئے منہرم اہل بدعت تمام

صفا پیشہ اولاد جعفر میں شیر
ہوئے مجتمع اہل بدعت تمام
جو دیکھی یہ کثرت وہ گھبرا گیا
کہ مجھ کو نہیں طاقت انتقام
کہ روں اس جگہ کیا میں فریائے
کر گیا تجھی او خدا فتحیاب
کہ تائید باری سپہ کمر نہیں
رفیق او سکے ہمراہ تھے کل ہزار
لڑائی کے خواہاں ہر صلے کی طمع
نیستان سے بھی بڑھ چھ نرہ دار
وہ سہراب جنگ آزمائی میں تھے
نیامون سے خنجر او گٹھے کے
شوق گون زمین صورت آسمان
زمین کانپ اوٹھی کیست پر لگے
ہزاروں جبری مرد جنگ آزمائے
نہ تھی فتحیابی کی کوئی تسبیل
بن آیا اسی سے دم جنگ کام
لڑائی سے دل ایک فلم اوٹھ گئے
علی خاک میں اونکی شوکت تمام

ہوئی فتح شہ کے ہوا خواہ کی | کہ تائید رب بھی دعا شاہ کی

معجزہ

محمد سہم عیسیٰ کا کھتا پسر
کہ قیدی ہوئے بو محمد حسن
خدا و نبی سے پھرے رو سیاہ
ہوئے گرگ طینت پر مر و جفا
نکسان زندان جو خود کا کھتا
بڑا دشمن آو لاد احمد کا کھتا
نہ سنتا کھتا او صاف شاہ جفا
سیکھا یا کھتا او سکو یہ کفار نے
کہ حضرت کو انداز سائی کرے
شہ ہر دو عالم کو تکلیف دی
نگر جب وہ آیا حضور امام
کہ افعال بد سے پشیمان ہوا
یہ تاثیر او سکو نظر کر گئی
ہوا نرم اس درجہ ایک رکاب
گرا پا کے شہ پر موافق ہوا
نہ تھی فرصت ایک دم بھی تکریم سے
بری چیوڑ دی ہو گیا مردنیک

وہ لکھتا ہے یہ قصہ معصیہ
شہ ہر دو عالم اسام زمن
کہ قتار او نگو کیا بے گناہ
محسن قید میں دوست مر تھی
علی کا کھتا دشمن علی نام کھتا
عدو خاندان محمد کا کھتا
زبان او سکی بد گوئیوں پر دراز
جفا پیشہ قوم ستم گار نے
اہانت کرے بد زبانی کرے
امام مکریم کو تکلیف دی
کیے شاہ نے اس سے ایسے کلام
خجالت سے سر در گریبان
کہ حضرت کی صحبت اثر کر گئی
کہ لائے رو راست پر بخت
پہرے بخت کا ذرے صادق
او کھاتا نہ کھاتا کھ قطعیم سے
ہزاروں میں کیا بلکہ لاکھوں میں ایک

ام دوستی شہ سے بھرنے لگا
 زبان ہو لئے اوسیدہ راز زمان
 دوستی اوسیدہ خوبار تھا
 بے شاہ چاہن آشرگون ہو
 دہانم جعفری سے ہو نقل
 ریتا رندان تھا وہ نیک مرد
 درئی تھی زندان میں تنگی کمال
 راسخ زندان میں تقدیر سے
 نام زمین کو لکھا اپنا حال
 جیسا ہوں میں حاجت روائی کرو
 یارم حضرت کے لکھا جواب
 انہیں کچھ ربائی میں غرصہ دراز
 عرض وقت پیشین جو داخل ہو
 ہی پیش آ یا جو شہ نے کہا
 وہ کہتا ہو غم سے پریشان کھامین
 یہ چاہا لکھوں پیش شاہ عرب
 لکھ شرم سے اپنا حال تباہ
 لیا اپنے گھر میں جو اگر قیام
 فنایت مروت میں کب تھی کسی

ایمہ کے اوصاف کرنے لگا
 رواج مناقب سے تھی تری زبان
 امام دو عالم کا اعجاز تھا
 حروف لعل قطرہ کمر کیوں نہ ہو
 سین گومش رغبت سے آریا عقلمند
 بہت سختی بند ہو تھا دلیر مرد
 بہت تنگ دل تھا بہت تنگ حال
 رہائی کہاں طوق درخبر سے
 کہ ہوں قید خانے میں غاثر کمال
 پیر وقت مشکل کشائی کرو
 رہا سو گا جلدی نہ کر اضطراب
 اد اگھر میں کروقت پیشین نماز
 ہو اقد سے وہ اوسی دم رہا
 خدا نے دکھایا خوشہ نے کہا
 بہت تنگ دستی سے حیران تھا میں
 کروں خرچ ہر مصارف طلب
 نہ لکھا خجالت ہوئی سوراہ
 ہوئے میرے آنے سے واقف
 میرے پاس بھیجا دین آدمی

کہوں کیا جو الطاف تھو تو بنو
 لکھا مجھ کو جائے خجالت نہیں
 نگر بعد ازین وقت تشنگی حیا
 سخی سے ہو کیا احتیاج سوال
 حسین ایک تھا شخص بن ظریف
 کہ رکھتا تھا میں پر دلبرین قتال
 یہ دونوں میں تھا اولین مسئلہ
 کر نیکے جو ہمدی ہادی ظہور
 کر نیکے وہ کس طرح اجر اے حکم
 سوال دوم بقایہ شہ سے مراد
 غرض میں تھے کی ایک عرفی نم
 کیا درج عرفی میں پہلا سوال
 پر مھی جب وہ حضرت کے عرفی تمام
 کہ سن قائم آل احمد کا حال
 جو جاری کر نیکے وہ مقبول رہا
 سر شرع پر علم اور نگاہ تاج
 ظہور علی سے ہے مقصود حکم
 لکھا تو نے جو اسے عقیدت تاب
 سوال دوم کا بھی جو قصد تھا

عنایت کئے مجھ کو دنیا و سوار سو
 کسے اس نے مانے میں حاجت نہیں
 لکھا کر مجھے ہو کے حاجت روا
 او سے خود ہے معلوم سائل کا حال
 یہ معقول ہو اس سے نقل لطیف
 کروں شہ سرد و مسئلوں کا سوال
 مسائل میں ہیں جیل المبتین مسئلہ
 عیان ہو گا ہر امامت کا نور
 بیان کیجئے طرح امضی اے حکم
 بتائیں تب بیج کی کچھ دوا
 سوے یاد شاہ ملا ایک خدم
 سوال دوم کا نہ آیا خیال
 لکھا اس طرح سے جواب پیام
 نمایاں ہو نیکے وہ غیبی خصال
 فقط علم سے اپنی احکام سب
 نہو گی گواہوں کی کچھ احتیاج
 کر نیکے وہ مانند داؤد حکم
 اوسیکا دیا میں نے سچ مجھ کو جواب
 فراموش تو نے اسے کیوں

مگر کچھ بیان کی نہیں احتیاج
 درق پر رقم کر لے صدق و صفا
 کہ یا نار ہو جلد پر دوسلام
 کیا حسب ارشاد و مینے غسل
 زہے فیض سلطان والا صفات
 علی ابن عبد اللہ ہو شمشیر
 کہ حضرت سے اک و زلف الہیہ
 کیا فقر فاقہ کا میں نے کلا
 کہ رہتا ہوں میں مغلسی سوا داس
 ہم ہر فکر اے بادشاہ انام
 کما شہ نے تیری قسم ہر دریغ
 عیبت کہ رہا ہو خلاوت ہمدرد
 کیا ہر تہ خاک او نکو نہان
 نہیں اس لیے یہ ہمارا کلام
 کسی سمت کو کچھ نظارہ کیا
 ترے پاس ہو چھ زرخیز ہمدرد
 امام دو عالم نے احسان
 ہوئے پھر تیرے عجب سے گرم مقل
 یقین کر کہ برباد جائیگا وہ

تیب ریح کا جسے سن سے علاج
 وہ آید کہ جبکا ہے یہ مدعا
 براہیم یہ ہیں جو عالی مقام
 ہوا دور خسیکو کہ تھا یہ غفل
 کہ محمدیم نے تیسے پائی نجات
 ہر چہ بیان نقل کرتا ہوں بیست
 طاقی ہوا میں سر ہر بکدار
 صد اہانت یہ اپنی قسم کی ادا
 بخیر یکدم کچھ نہیں میرے پاس
 گردن قوت شجیع او سکویا قوت
 کہیں جھوٹ کو بھی ہوا ہر فروغ
 ترے پاس دو سو ہوں بیار زہ
 نہوں تا کسی دہرے یہ غمان
 کہ میں بند تجھ پر دہن غام
 یہ خادم ہو اپنے اشارہ کیا
 حوالے کر اسکو اسی دم وہ زہ
 کہ سواد سے دینا رکھو دیکھ
 کہ پوشیدہ تو نے کیا ہر پٹال
 تربت ہاتھ ہر گز نہ اٹھا وہ

تجھے ہوگی جب احتیاج شدید
 کہا جو امام سرفراز نے
 ہوا تنگدستی سے میں دردمند
 ہوئی ایک دن احتیاج بھرا
 جو دیکھا تو وہ مال آسنج تھا
 ہوئی تجھ کو تشویش اسدم کمال
 کہ تھا اوس سے آگاہ میرا سپر
 کسی شہر کو ہو گیا وہ قرار
 ابو ہاشم نامور سے سنو
 کہا اوسنے امیر زمان
 کیا اوسنے آتش سلسلہ کاسل
 سبب کیا کہ زن ضعف میں علم
 جو درد جسم میراث میں مرد کے
 کیا ختم سائل نے جبرم سوال
 ہوا حصہ مرد اس سے زیاد
 پیے مرد ہے رنج فکر معاش
 جو زن کا سر مرد پر بار ہو
 یہ کہتا ہوں کہ وہ ذی قہار
 یہ بیان امام ہدا

زمین سے وہ ہو جائیگا پدید
 دیکھا یا وہی کجبت ناسازے
 ہوئے مجھ یہ دروازہ رزق بند
 یہ چاہا نکالوں اس سے کھود کر
 زمین میں جو نہان تھا پید تھا
 ہوا بعد چندے یہ معلوم حال
 چلے پائی وہ لیگیا کھود کر
 مجھے ہاتھ آنا نہ کچھ نہ سہار
 معجزہ روایت یہ اوس معتبر سے سنو
 کوئی شخص حاضر ہوا انا گمان
 کہ اسے آفتاب سپر کمال
 ہوسے مرد سے کیوں قسمت میں کم
 تو زن کو فقط ایک حصہ ملے
 تو کہنے لگے یوں شہ خوش خصال
 کہ حق نے کیا زن کو ساقط عباد
 کہ ہے نفقہ زن کی اسکو نکاش
 بجا ہے کہ دو حصہ مقدر ہو
 ہو یہ مسئلہ کہ چلے آسنکار
 مجھے قول صادق بھی یاد کیا

جو بوجھا تھا یہ مسئلہ انتخاب
 کرنے و لینے گذر امیہ عبیدم خیال
 کہا بشہ نے سچ ہو کہ صادق نے بھی
 شک اس میں نہیں ایم عقیدت باب
 خبر ایک ہو مبتدا ایک ہے
 ہمیں یہ ہیں موقوف سب کا ر حق
 نہیں دو سرے کو یہ ممکن شرف
 ابو ہاشم اور ایک کرتا ہو نقل
 کہ ایک دن میں ہمراہ شاہ زبان
 ہوئی قطع جسوقت تھوڑی سی راہ
 تصور ہی میرے دل میں نہ رہا
 ہوئے مجھ سے گویا شہ نادار
 جھکے اس کے ہر شہ بحر و بر
 کہا مجھ سے لے ہاتھ آیا بیڑھا
 طلا میں نے رکھا نہ آئین
 ہوئی خرمی گرچہ دل کو کمال
 ہو اقرض میرا تو بیشک ادا
 ہوا کچھ نہ سامان تو میری حال
 ہوا اس قدر جو حیل نہیں

دیا تھا ہی اوس لی نے جواب
 زبان پر نہ لایا تھا میں یہی مثال
 جواب اس سخن کا دیا تھا ہی
 کہ ہم سکو ہو ایک علم کتاب
 جواب ایک ہو مسئلہ ایک ہو
 ہمیں سب ہیں دانائے اسرار حق
 نبی و علی کو ہو لیکن شرف
 مجھے سماعت ہو جسکی کھلے چشم عقل
 چلا سو ہمراہ تفرج کسان
 تو یاد آگئی شدت قرض خواہ
 کہ کو نہ کر و ن قرض اپنا ادا
 کر گیا ادا قرض پروردگار
 کیا تا زبانی سے خط خاک پر
 جھکا میں تو ہاتھ آیا جھکو طلا
 چلا بیٹھ کر راست بالائے زمین
 دوبارہ مجھے آگیا یہ خیال
 نہیں پاس لیکن لباس شقا
 رستان میں کہیں جیوں ادا کمال
 مخاطب ہو مجھ سے کچھ شاہ دین

<p>کیا تازیانے سے خط و کر کرے رفع حاجت تری بے نیاز لگا شوشہ سیم بھی مچھو ہاتھ نہایت تجھے شادمانی ہوئی ولیکن نکر تا یہ افشاے راز سوئے خانہ شاہ معلما بھر دوشان جبین مثل منہ سحر زہے مرتبہ نور امتد کا ہوا قرض ادس سے بخوبی ادا رستان ادس سے بنیا لباب وہ سیم و طلا کھانہ یادہ نہ کم</p>	<p>جھکے شاہ کھوڑیے پھر خاک پر کہا تجھ سے کہ ہاتھ اپنا دراز بڑھا ہاتھ جب حکیم حضرت کو ساتھ ہو حضرت کی یہ ہربانی ہوئی کہا شہ نے تو ہو چکا بے نیاز عرض جب وہ سلطان والا پھر ہو امن بھی رخصت گیا انہو گھر بیان کیا گردن معجزہ شاہ کا کہ ہاتھ آگیا تھا جو مچھو طلا جو وہ شوشہ سیم تھا میرے پاس بمقدار حاجت تھا شہ کا کرم</p>
--	---

معجزہ

<p>لکھا میں نے خط پیش شاہ امم اما مون کی خاطر تھی ہر مسئلہ کہ ناحق ہر محصوم سے یہ سوال و سادس سے شیطان کیا کام کہ یہ ہم ائمہ کے ہر تر جباب کہ بیدار رہتے ہیں ہم خواہین</p>	<p>روایت ہو راو گراب یہ رقم کیا اس سخن پر وہ نامہ تمام عرسے دل میں لیکن پھر آیا خیال معاظروہان رب سلام ہے لکھا مچھو شوشہ سیم میرا دستار تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
--	---

جو کئی رائے دلیمنہ راست ہے
نکر اور کچھ اپنے دلیمنہ خیال
ابو یاسر اس طرح کہتا ہے اب
کوئی نام نہ لکھتے تھے اور سردار امام
ابھی لکھ چکے تھے نہ مکتوب شاہ
ہوئی صرف طاعت جو شاہ ہوا
کہ بے ہاتھ جنیش میں یا قلم
زہی صرف طاعت امام امام
تماشا وہ انداز تحریر تھا
بہ کہتا ہوا کہ اے معتبر
پھر اگر حضرت کہ نیت تھی قضا
رخ پاک پر کی جو میں نے نظر
کیا خدمت شاہ میں حاصل شد
امام زمان نے دیا مشیت
کہ اس زور و ہول کوئی کثیر
عجب میں آیا پڑا عجیبو شک
ہو اتنا درخانہ جس دم گذر
بہرہ و کفر دی مجھے اے عزیز
کسا میں نے اوسکو مرغن تک تھا

غفیلہ ترا بے کم و کاست ہے
نہیں خواب ہے ہمو کو تغیر حال
معجزہ کیا میں حضور امام عرب
کہ یقین کا کل جو سطرین تمام
اور کٹے ہر طاعت شدہ دین نبیہ
تو دیکھا یہ میں نے نیا ماجرا
جو نامہ تھا باقی کیا سب رقم
قلم نے کیا لکھ کے نامہ تمام
وہ خامہ نہ تھا کلاک تقدیر تھا
معجزہ کیا میں حضور شاہ سحر و سحر
کیا میں نے کعبہ کا گویا طواف
تو آنکھوں نے پایا فرغ بصر
چلا جس کھڑی و آگ کہ کی طرف
یہ کہنے لگے شاہ جن و بشر
کہ لو نڈی تری مر گئی اے عزیز
کہ وہ خادمہ تھی نہ بیمار تاک
تو آیا غلام ایک با چشم تر
ابھی ہو گئی فوت تیری کنیز
ہوئی فوت کیونکر سبب کیا ہوا

کلمے میں وہ انکا ہوا اضطراب
وہ پانی تھا یا خنجر آبدار

وہ بول لایا تھا فقط اوستے آب
لکھی آدھلی سوئے عدم جان

فصل چہار دہم در ذکر بعضے از

معجزات حضرت صاحب الزمان و

خلیفۃ الرحمن حجۃ اللہ فی خلقہ و

کلمۃ الباقیۃ بین خلیفۃ القاۃیم بقسط اللہ الناطق

یا مرشد الذی ببقایہ یقیۃ الدنیا و البیت

رافت الوری و بوجودہ بیت الارض و السما

الامام الہادی ابی القاسم محمد بن الحسن الہدی صلوٰۃ اللہ علیہ

ہو ادین حق حقیقی و حق بیدار
ہوئی تھیں حجت خدائی تمام

امام زمن شاہ آفاق گیر
شہ پاک طہیت ثریا مقام

وہ گیارہ اماموں کے ہیں جابینین
وہ آرائش مسند سروری
وہی قاسم رزق اہل زمین
اوہنیں کے ہو قائم زمانہ تمام
اوہنیں کے ہو حکم پر سارا ایدار
اوہنیں کے منور یہ شمس و قمر
جہان کو شہ باغ خلق و سبع
زمین کے زمانے کے عالم و جا
وہی ہو کہیں جو وہ خاص کہ
امامت کی محفل میں روشن چراغ
مکرم وہی حق کے دربار میں
خدا و پیغمبر کے کرتے میں کام
بڑے معتد صاحب اختیار
جو ہوتا ہو حکم امام انام
مقرر اوہنیں کی طیرت کو صریح
ملک خاصہ بارگاہ امام
عمر یعنی گذرتے ہیں صبح و ساء
سیر بحر عالم شہنشاہ دین
خلف نصطفی کے گہر آنے میں

دل دیدہ خاتم المرسلین
وہ زیبائش افسر برتری
وہی مالک ملک دنیا و دین
اوہنیں کے ہو ارض سما کا قیام
شریعت کا اوہنیں کے ہو انجام کار
وہی آبر و بخش لعل و گھر
ملک حاجب بارگاہ رفیع
کلام الہی کے عالم و سہ
نضا و قدر تابع حکم شاہ
تر و تازہ اوہنیں کے خلافت کا باغ
معظم محمد کے سرکار میں
بیان بھی وہاں بھی مدار الہام
سلیمان کا ایسا کہان اقتدار
وہی خضر ولیاس کرتے ہیں کام
زمین پر خضر آسمان پر مسیح
گذرتے ہیں اخبار عالم تمام
کشاوہ در فیض باب عطا
امان میں بلیات سے محفوظین
خلیفہ خدا کو زمانے میں ہیں

طریقے پر مبنی و زوشت شاہ کے
تبرک ائمہ شریعین و انکے پاس
نہو اوسپہ اوکی نشانی اگر
جو یا تا ہو حکم معلای جناب
قریبے اجازت نکلتا نہیں
جو یا تا ہو حکم امام زمان
نہ یا ئے اگر حکم سلطان بن
جو تنگر نہو شاہ دین کا شکوہ
نہو کر نہو ضائع شدہ اسوج جان
نہو بھی جو مرضی تو پھر حشر تک
زہ سے بارگاہ امام جہان
بلک شمع محفل یہ پروانہ وار
الہی ہو قایم کا جلدی ظہور
بدستور جاری ہوں احکام میں
دیکھائے خدا مہک و عہد جہا
کوئی شخص تھا قاسم بن علا
وہ کہتا ہو سید اسوے یکمتر کھر
کیا میں ہر بارہ شہ کو رقم
عنایت و اپنی اسوے نیاز

کہ سب کام کرے بین اللہ کے
شریعت پناہ و امامت اساس
نہ جاری ہو منشور حکم قدر
نکلتا ہو مشرق و تبا قباب
کوئی نخل یہ حکم ہلکتا نہیں
ہرستا ہو تب اسر کو ہر نشان
کرے سبر و انہ نہ ہرگز زمین
زمین سیر نہ ثابت ہو یا کر کوہ
سمائے نہ قالب میں روح رواں
کرے قبضہ و داح کیونکر ملک
کہ ہو عرش بھی کرے آستان
بلا گرد قربان بقدرق ثار
نمایان ہو نہ ہو محمد کا نور
عدالت ہو پھر ہما کا لکل زمین
سواری میں آیتوں حقائین
معجزہ نہایت محبت امام ہدا
کئی مہر تقاضہ طلعت لیسر
و عایعھے یا امام اسم
عنایت کرے رشت کمر دراز

<p>مرے خط کا لکھنا کچھ بھی جواب ہوا تو غم کا مراد دل ہدف مرے گھر میں اس طفل رشک تو ہوئی خرمی نام رکھ کر حسین عنایت امام ہدی کیجیے خوشی کی جگہ سے نکر اضطراب نہال تمنائیں آیا شہر کہ عمر دراز او سکون حاصل ہوئی حوشہ نے کہا وہ خدا نے کیا</p>	<p>اسے چپ شہنشاہ عالی جناب وہ لڑکے تھے جتنے ہو سب تلف ہوا بعد ان سب کے یہ جلوہ گر مرے دل کو حاصل ہوا اس حسین لکھا شاہ کو پھر دعا کیجیے مرے خط کا حضرت نے لکھا جواب یہ بکاتی رہی گانہو کا ضرر خدا کی عنایت یہ شان ہوئی اثر ظاہر اپنا دعا نے کیا</p>
--	--

معجزہ

<p>دل او سلی روایت ہو خرسند وطن کشور آدہ عالی مقام تھا الفدین بھی کچھ اسباب مال کہ تھا بھینا او سنگا مد نظر نگاہ معنی سے گذر اتمام کہ پہنچا تر تحفہ سب سید سعید فقط ایک شمشیر بان رہ گئی فراموش تھکوتی اے جوان کہ حضرت کو تھا علم اسرار کا</p>	<p>۲ علی جو محمد کا فرزند ہے کہ تھا ایک مومن محب امام عقیدے پر پیش شہ خوش نصال فقط ایک شمشیر بھولا مگر جو آیا وہ تحفہ حضور امام لکھی شاہ والا نے او سلی سید کوئی چیز باقی کہاں رہ گئی نہ پہونچے جو ہمراہ ہدیہ بیان بتانا تھا کیا چیر تلوار کا</p>
--	---

معجزہ

وہ یوسف محمد کا تھا جو سپر
کیہ بین غار ضعیفین ہوا مبتلا
تجربا ایک ناسور پیدا ہوا
طبیعیون کا میں نے کیا کو علاج
کہوں کیا مرض کی جو شدت ہوئی
امام دو عالم سے کی التجا
خط شاہ آیا مرے نام پر
نہیں خوف تجھ کو نہ کر اضطراب
اوسے دم سے ہونے لگی بس شفا
نہ جمعہ بھی آیا کہ صحت ہوئی
وہ ناسور جس سے تھی نوبت بجان
طیب ایک تھا جو مرا آشنا
وہ یو لا کہ ہے فی الحقیقت یہ بآ
بدا و البس اسکا دعائے کیا
شفا اسطر علی خدا ساز ہے
ولی ہے تجھ جسے اچھا کیا

یہ کرتا ہوا اطہار تازہ شہر
طبیعیون کو سوچھی نہ جسکی دوا
کہ در دوا و سین ہر دم ہوید ہوا
کسی طرح لیکن نہ سنبھلا فرج
نہی جان پر اور نوبت ہوئی
لکھشاہ کو میں نے یہ دعا
کہ تجھ کو نہیں اس مرض سے خط
شفا ہوگی فضل خدا سے شفا
دعا ہو گئی میرے ہتی میں دوا
مجھے درد و غم سے فراغت ہوئی
رہا ادسکا باقی نہ مطلق نشان
بلایا او سے حال میں نے کہا
دواؤ و فی مشکل تھی تیری بجا
پر فضل تجھ پر خدا نے کیا
یہ صحت کرامت ہے اعجاز ہے
حقیقت میں کار مسیحائے

معجزہ

علی ایک مرد مجستہ سیر
گیا وہ حضور امام زمین

پہنہ زیاد ضمیر سے کا تھا جو سپر
جناب معلی سے مانگا کفن

<p>کہ جسے یہ اب شفقت ہو چکے کما شہ نے کیا اسکی حاجت بھی تری عمر کے اسے خستہ خصال کفن کی کچھ ہوگی تباہی حاج کما شہ نے جو لامحالہ ہوا اویسی سال میں شہ نے بھی کفن غرض وہ اویسی سال آخر ہوا شرف اور کو شاہ نجف سے ملا</p>	<p>عطا جائے آخرت ہو چکے تری عمر ہے ایک مدت ابھی گزر جائیگی جبکہ ہفتہ سال مناسب تہمتیں نہ ہو گئیں کہ وہ مرد ہفتہ سال ہوا کہ آگاہ تھے بادشاہ زمین کما تھا جو حضرت نے ظاہر ہوا ملا جو خدا کی طرف سے ملا</p>
---	---

<p>محمد کا فرزند تھا جو علی کہ اک مرد مومن تھا تھا وفاق روانہ کیا اسنے کچھ مال و زر امام زمان نے کیا اسکو ورد لکھا اسکو خط میں یہ شہ جو اب اسی مال میں چاہے سوین درم حق اسکا جو ہے پہلے پہنچا اسے گیا پاس اسکے جو رد کردہ مال کیا غور اسنے جو حد سے سوا کہ تھا اسکی قیفہ میں ایک بٹ بٹ</p>	<p>یہ مشہور ہے اس سے نقل جلی کہ تھا ساکن سوزین عراق سو صاحب الاموالی کہ کہ ہے غیر کے حق کا انکلاف بد کہ کردل میں اچھی طرح حساب کہ ہے شہم میں وہ حق ابن عم رہے پیش حق تانہ دعویٰ اسے ہوئی مرد مومن کو تفتیش حال تو آخر کیا اسسیرہ ثابت ہوا حق ابن عم اس میں تھا کہ شریک</p>
---	---

<p>کیا تھا اسے خود تصرف تمام وہ مقدار زمین چار سو تھے درم نکالا حق این عم مال سے سیکھا رہا بارگراں سے ہوا وہ بھیجا حضور شہ خوش خصال ہوا اسکو اوج سعادت حصول</p>	<p>دیا تھا نہ حصہ اسے لاکھلام محاسب ہوا تو زیادہ نہ کم چو آگاہ وہ ہو چکا حال سے کیا قرض اسے سکا بہ رغبت ادا رہا پاس اس کے بقیہ جو مال کیا شاد نے مال اسکا قبول</p>
---	--

معجزہ

<p>یقین سے تشکیک معدوم ہے وہ کرتا ہے یوں قتل تانہ بیان ضرورت تھی دپیش محکوم مال اس اقلیم سے جانب نروان گردن دفع تادل کا دوسراں میں سوئے نروان ہمرہ کا نروان مے ولین واقع ہوا اشتباہ توقف کیا میں نے پائیس روز کہ ہو چا رہنہ کو یہاں سے روان سوئے نروان شہر بغداد سے کہ تا کاروان ہر سو پونچا محال</p>	<p>۴ علی محمد سے مرقوم ہے کہ تھا این صالح جو مرد جوان گیا شہر بغداد میں ایک سال روانہ جو ہونے لگا کاروان گیا صاحب الامر کے پاس میں کما شہ سے ہوتا ہوں میں بھی روان ہوئے تھے جو حضرت بھی سداہ تردد ہا محکوم دس بیس روز ہوا پھر یہ حکم امام زمان چلا میں جو حضرت کو ارشاد سے یہی محکوم آتا تھا ہر دم خیال</p>
---	---

مگر ابھر تھا جو فرمان شاہ
ہوا آگے واردا و دھر کاروان
فرز کوش ہوا قافلہ ہر طرف
عنایت سوشہ کوئی راہ ہر
وہ فرزند شادان محمد بنام
کہ اک عمر صمدین پاس میرے دم
کی تھی نہ بد نظر نہینا
کہ پورے جو ہون پانچ سو وہ در
درم میں اپنے زرد مال سے
غرض ہو چکے جب وہ پورے در
نہ لکھا مگر یہ سمجھ کر فضول
رقم کی یہ حضرت نے مجھ کو رسید
مگر ہم میں اقف اس احوال سے

ہوئی چند ساعت میں بس وہ راہ
اوس میں ہوا داخل نردان
دیامین نے اشر کو اپنے علف
نہ پہنچا مجھے اوس سفر میں ضرر
یہ روایت یہ کرتا ہوا خاص عام
ہوئی مجمع پانچ سو بیس کم
کیا ایک مدت تلک انتظار
تو بھینچون حضور اسام ام
ملائے پھر اوس میں اضافہ آگے
تو بھینچے سوئے شاہ عالی ہم
مرے مال سے بیس کا ہو شمول
کہ پہنچا زرد مرسلہ اے سعید
کہ میں بیس و سمین کے مال سے

علی نامور راوے معتبر
فصیحون میں ہے وہ تھا فصیح
کہ میں شہر بغداد میں تھا مقیم
کیا قافلے نے وہاں سے سفر
لکھا میں نے سوئے امام زمان

حسین بیانی کا ہے جو پسر
روایت یہ کرتا ہوا ہر صبیح
اوس اقلیم آباد میں تھا مقیم
مجھے ساتھ جانا تھا بد نظر
کہ ہون ساتھ اس قافلے کو روان

منا سب کو دین پر اقام
نہیں یہ سفر تیرے حق میں بجا
علیٰ بعدِ حیدرے تیرے بھوکو خسر
ہوئی اُن کے سدرہ قافلہ
سہ راہ وہ قافلہ لٹ گیا
نہ ہوئی میں چھ کشتیان اب ان
اگر میرے حق میں نہو چھ ضرر
منا سب تجھ کو ہمیں ہو لیکن
سمجھنا تھا وہ حکم انجاریں
سین کشتیوں کی یہ میں نے خبر
غریبوں کو یا سب رحمت کیا
جسے قول حضرت یہ ہو کچھ عمل

یہ اس طرح بھوکو حکم امام
نجا ساتھ اس قافلے کے نجا
کیا میں نے آخر کو ترک سفر
کہ تھی ایک قوم غوطہ
جو کچھ بال و اسباب تباہ کیا
کیا میں نے پھر شاہ سے یہ بیان
کر دیا ساتھ اس قوم کی میں سفر
کہا شے یہ بھی مبارک نہیں
رہا اس راہ کو بھی باز میں
گیا جیکہ تھوڑا سا غرصہ گذر
کہ قوم ہوا راج نے غارت کیا
نہیں میں نے دنیا میں اب کو غفلت

و قوعی تھے ارشاد حق کے سب
لکھا میں نے اے شاہ جن بشر
ندی شاہ و میں نے یہ لکھا جواب
عدم میں ہوا رونق افریقہ
مسیبت سب اس طفل کے فوج
کر گیا عذار ختم تجھ پر شتاب

علی محمد یہ کہتا ہے اب
مے کھر میں پیدا ہوا ایک سپر
طہارت اے دون کہیں جانا
موا سا تو میں آٹھو میں دزدہ
لکھی میں نے شہ کو خبر موت کی
لکھا شہ نے مجھ کو نکلا غطراب

نہایت بھی ہوگا جلدی پیر ہوا تھا جو کچھ حکم شاہ عرب زہے قول شاہ جہانگیر کے	کہ جعفر ہے نام اوسکا اے خوش پیر ہوا بعد چندے وہی حال سب کہ گنجینے میں راز تقدیر کے
---	--

منجھ

نفید اب یہ لکھتے ہیں شاہین کہ پیدا ہوئی یا صد اقبال جاہ ستین سال ہجرت بھی نکلتے ہوئی عمر حبشگری کی تمام مسماۃ ریحیہ تین حضرت کی مان زہے رتبہ شاہ والا مقام ہوئے چشم عالم سے غائب مگر کر شے کسی وقت حضرت ظہور جہان میں وہ شاہ عالی وقار کسی نے یہ باقر سے اگر کہا کہا سرور دین اوسے خوش غرض غیبت شاہ دنیا و دین جو سو غیبت اولین کی ہیں رہا غیبت اولین میں یہ رنگ جو ارباب حق صاحب حق خاص	نفاوت نہیں اسکے اسناد میں شب نیمہ ماہ شعیان شاہ کہ تھی دو ماہ اور نچا وہ بیج تو تھے یا نچوین سال میں امام بزرگی میں عظمت میں مریم نشان ہوئی کود کے میں صی و امام وہ دیکھا بعد وفات پیر کہ ہو جائیگا ظلم عالم سے دور قیامت تلک حجت گردگار کہ و نام قائم سے آگہ شہا کہ چاروں طرف دشمنوں کا جوڑ ہو اک اولین و دوسری آخرین تو آخر کے گنتی ہو امر محال مچھون کی ل تھوڑا اس درخت پہنچتی تھی وہ تابدر گاہ خالص
--	---

جو صاحبِ عقیدت پناہ
کتابِ عقیدت بن بابویہ
تو آئید فرما گئے ہیں صحیح
وہ کتاب یونان کے بالقرن
یہ کی عرض امیر شاہ جن ملک
کسی معتد کا نشان بھکودو
کما شہ نے بو عمر ہے معتد
ہوئی بو الحسن جو خالی زمین
کیا میں نے آؤں سے بھی پلایا سوال
کہ بو عمر ہے معتد ہے کمان
غرض پائی بو عمر نے حیثیات
ہو بادشاہ زمین کا وکیل
ہوئی قائم الٰہی جسم نہان
ریاست بھی وہ متقی واسطہ
محبوب کے اگر سلام و پیام
غرض وہ بھی جس وقت ہالک ہوا
گیا جب زمانے سے وہ بھی گذر
یہ چاروں کیلئے شاہ زمان
سفارت تھی چاروں کی قبول

اور خصیہ اکثر اوقات فرمان شاہ
در علم و حکمت بن بابویہ
کہ ہر احمد سبحان راوی فصیح
کیا میں جناب نقی کے حضور
پہنچا ہوں مشکل سے میں تم تک
کہ بوجھا کروں میں جو مقصود ہو
سمجھ قول کو او کے مشک سندر
حسن بعد اذیکے ہو شاہ دین
لگو گئے مجھ سے شہ خوش خصال
کے جو سمجھ تو ہمارے زبان
محمد سیراؤ سکا عالی صفات
زمانے کا شہ کی طرف سے کفیل
تہ ابر خورشید اعظم نہان
ہر ہی درمیان مقام ہی واسطہ
وہ کہنچا تا تھا پیش شاہ انام
حسین بن روح آؤں کا مالک تھا
علی محمد ہوا تا مسرر
رہے ایک مدت تک درمیان
کہ حق شہ جانشین رسول

نامہ مستحبہ صفات
 یہ فرمان مہدی نے پایا صدو
 علی محمد خبر دار ہو
 چٹھے دن جہان سے تری ہو فنا
 بہت تجھ پر یہ لطف پروردگار
 دھی بعد اپنے کسی کو نگر
 یہ غیبت ہو گبری حکیم خدا
 نہان اب رہیگا امامت کا نوہ
 بہرین کے فسادت سے دل تریا
 جو آیا یہ فرمان شاہ ام
 یہ گستاہی راوی کہ رویشم
 علی محمد وہ شہ کا سفیر
 یہ پوچھا کیسے دم اختصار
 کہا تو زبان سے یہ اسنے کہا
 یہ کہ کر خیال سے روانہ ہوا
 وہ احمد جو اسحاق کا تھا پسر
 کہ ایک دن گیا میں حضور
 ارادہ تھا دل میں کہ پوچھوں
 سمجھ کر وہ سلطان دشمن نہیں

زمانے سے کرنے لگا وفات
 سنیں اس کے مضمون کو اہل
 قرب آجکی موت ہیشا ہو
 کہ شش روزہ ہوا جن جہان سے
 کہ تیرا ہے سب ہونو عین شمار
 کہ مسدود ہوا اب قادت کاو
 گئی صبح پہنچا ہے وقت مسا
 کر نیکی کسی وقت پھر ہم ظہور
 نکالیں گے ہم راہت جہاں دو
 ہوا ہونو کو طرار سچ و غم
 ہوا مایہ عیش عالم سے کم
 ہوا عازم حنبت دلپذیر
 سفارت نے اب کس کو یا یا قرار
 کہ دست خدا اس کے کار خدا
 سیہ پوش غم سے زمانہ ہوا
 وہ دتیا ہو وہ صدق اکمل خبر
 کہ جو عسکری تھے امام زمین
 خلف کو ان کے شہ کا نیات
 سخن مجھ سے کرنے لگے دل پذیر

کہ ہے قدرت حق تعالیٰ حسین

یہ نفع انسان و جن ملک

کہا میں نے سچ ہے امام انام

سو خانہ حضرت بیوتہ و ان

سہ سالہ تھا اک طفل کا دوش

کہا مجھ سے لے تیرے جاگے نصیب

نہایت ترابخت یاد رہوا

مر اجا تشیخ ہے محمد ہے نام

رہیگا یہ کودک میان جہان

ہست مدت غیبت اسکی ہو طول

چونکہ ہو اسکا ویر ہو بدشعار

کہا میں نے اے شاہ دنیا و دین

اب ایسا کوئی امر ہائے ظہور

ہو اظہار یہ یارہ گرم بیان

کہ میں ہوں بقیہ حق پاک کا

زمانے میں جسوقت کہیں جو نکات

بھر و نگاہ یہ سارا جہان عدل

یہ کہتا ہوں راوی جو دیکھا یہ حال

کیا پھر پیشین امام زمان

رہیگی نہ محبت خالی زمین

خلیفہ خدا کا ہے محشر تلک

بتھارا ہو اب کون قائم تھا

برآد ہو کھمبہ انس و جان

قرحسکا اک تندرہ سفتہ گوش

ہوا تجھ یہ بطف خدا عجیب

کہ دیدار اسکا میسر ہوا

محمد کی سیرت ہی اس میں کام

نظر کی طرح سے نظر سے نہان

یہ ہو امتحان ہر اہل قبول

مقرر ہو جو اسکا وہ ہو رشتہ

مجھے چاہیے کچھ نشان حسین

کہ شبہ نہ کر دل کا ہو جا دور

بیان اسکا ملک غرب کی بنا

کل سر سبد فہم و ادراک کا

گراؤنگا خون عدو و سید رنج

جہاں ہو گا باغ جہان عمل سے

پھر اجب ہائے خوشی حق کمال

کیا شاہدین نے یہ مجھ سے کیا

نہایت تھا اقبال تیرا رسا ابھی تجھ کو یہ پہنرا ظہار سے	کہ ستر نہان تجھ پہ ظاہر ہوا نکہہ حال عدائے شہزادہ سے
--	---

منجھ

وہ احمد جو ہے راوے معتبر یہ کہتا ہے جب بو محمد حسن ہوا حاضر وقت میں اشکبار دیکھا لی جہان جو یہ رہی کوئی نوحہ گر تھا کوئی نو نقش بمقدار وہ مشقت بوٹا سافر چھٹکا ہوئے پیر بن میں بن جو شیفے تھے اوس جا ضحار و کیا کسی کو نہ مفہوم ہرگز ہوا جنارے کی بیڑے لگا وہ ناز جو حاضر تھے وہاں سب کی قترا فراغ اوس کو حسن وقت حاصل ہوا	پیر اوس کا عید امتد نامور ہوئی جانب خلد پر تو فکین جلو فرقت شاہ دین سے فکار جنارہ یہ تھے سی و نہ آدمی ہو انا گمان ایک کو دیکھان شفاعت کی گیسو مشکین سند بدن بوئے گل برگ گل میں اوپھی بہر غنیمت سے انھیما تہ کہ ہو کون یہ کو دک نہ لقا ہوئے مقتدی صاحبان نیاز ہوئی طاعت رب باری ادا وہ پھر دوسرے کھر میں اغل ہوا
---	--

منجھ

سنو شیخ طوسی سے نقل صحیح کہ تھا یوسف جعفری ایک مرد روایت یہ کرتا ہر وہ شکار	قصیوں میں میں رہتا تھا عیا نام پیرا نیک مرد کہ تھی میری بلکہ میں تھا قرار
---	---

سہ سال اس جگہ کرچکا تھا
 ہوئی ایک دن درمیان سفر
 میں محفل سے اتر آکر طرح لون
 مجھے اور اک محفل آیا نظر
 منہ و ہر سے خوب اونکا جمال
 ہوا دفعۃً باب حیرت جو باز
 ہوا حرف زدن مجھے چار و پنچن ایک
 نہیں بلکہ تھمک و سجدہ آ کہ
 کہایں یہ تو کرو جلوہ گر
 وہ بولی کہ ہو یہ تجھے آرزو
 جو من صاحب عصر تیرے امام
 کہا میں نے کیا اس سے بہتر سیاق
 بتایا تجھے اسو چار و پنچن ایک
 بتا کر تجھے پھر کیا یہ کلام
 کہایں تجھے تب کچھ نشان چاہیے
 وہ بولی کہ اچھا یہ ہوگا ابھی
 تجھے تو اگر ہوز میں سے روان
 و گرنہ یہ محفل مسیان ہوا
 کہایں تو تو نون و لیلیں چہن

ہوا رہ سیر جانب ملک شام
 قضا مجھے سے سہوا نماز سحر
 کروں دین بلاغت سے نیاز
 کہ تھو او سین چار آدمی جلوہ گر
 ہوا دیکھ کر اونکو حیران کمال
 رہا کچھ نہ باقی غیاں نماز
 کہ کیوں تو سر اسیمو ای مر و نیک
 خلاف ایشو نہ تیرے چلتا ہو را
 ہوئی منگو نہ سب کی گونگر خیر
 مشرف ہو دیدار حمدی تو
 زیارت کرے اونکی اونیک نام
 کہ دیدار مولا سے آب حیات
 کہ تھی شکل و سی ترار و نین ایک
 کہ یہ میں ترے مقتدا و امام
 دلیل امام زمان چاہیے
 کہ انجاز ہوگا ہویدا ابھی
 یہ شتر یہ محفل سوئے آسمان
 اوڑی پشت اشتر سو ہو کر جدا
 مساوی ہیں یہ پیش قدم درسا

اوڑا صورت طائریہ پر
اشارہ کیا بھگو سوئے امام
تو تھی گندی رنگ ہویں سیاہ
جبین پر تھا سجد کا ظاہر اثر

وہ اکثر کیا یک حضور نظر
اوس شخص نے پھر لپکتا تھا
جو کی غور سے میں نے اون پر نگاہ
چمکتا تھا چہرہ پر نگاہ

صفا پیشہ صفا آویں یا یو یہ
کہ کرتا تھا میں طوط بیت خلد
تو دیکھا جوان ایک رشک پر
جہان گرد مالی کی صورت کام
کہ آتا تھا یا قوت لبے گہر
کہ ہر کون یہ زیدہ کانیات
زمانے کو ہر قول اسکا قبول
اسی طرح ہوتا ہی محفل فروز
ہوئے محبت بیدار جاگ لہیب
مجھو تیسرے ہے اتھامیں دعا
کہ وہاں ہی ہوا میں مجھے
کئے سنگریزے مجھے کچھ عطا
ہوی گہر و میرے کہ کیا ہی بہ چیز
تو وہ سنگریزے تھے بالکل طما

روایت یہ کہتے ہیں اب یا یو یہ
کہ کتا ہی اک راوی با صفا
جو کی جانب رہا میں نے نظر
عیان سطوت و عظمت و خرام
سختی اسکا مشہور تھا مثل شکر
کسی سے وہاں میں کچھ بھی یہ بات
وہ کہنے لگا ہو یہ ابن رسول
نکلنا ہی ہر سال ہر ایکے وز
ادب گیا میں تب آؤنگو قریب
یہ کی عرض اے نخل باغ صفا
ہوں تیسے ہو مروت بہت مجھے
سوال اسے جس وقت میرا شنا
میں باہر چلا تو صاحب خیر
کیا میں نے منگھی کو اپنی جو وا

چلا خانہ کعبہ سوشاد شاد
سخی پیشہ وہ مردماند ماہ
کہا اب ہوں تجھ رحمت تمام
میں ہوں کون تو جانتا ہو مجھ
کہا میں نے واقف میں جھرت نہیں
کہا شاہ نے دیکھ عجب کو عیان
جو غصیت کی موت گزر جائیگی
ستم کو گرد نگار مانے سو دور
جہان حجت حق سو خالی نہیں
یہ کہتا ہو راوی بصدق و ثبات
تجھے یاد ہو یہ زکوٰۃ ادب

ہوا خوش کہ دل کی برائی مر
ملائی ہوا مجھ سے یا میں براہ
کیا شبہ دل سے کہ لا کلام
ادھر دیکھ ہیچا نتا ہی مجھے
میں بھی کی زیارت نہیں
میں چون حمدی دین نام زبان
عدالت سو سب خات بھر جائیگی
ظہور عدالت ہو میرا ظہور
زمین نور مطلق سو خالی نہیں
ہو مجھ پہ جب یہ در فیض بات
کہ تھے تین سو سال ہجرت کو تب

خاتمہ

ہوں مختصر یہ فتویٰ شکر رب
جس کے کیوں تجھ میں فوق قلم
لکھے جو ملے او سکودیشک تو اب
پہلے جو ملے او سکودار اسلام
نگیو لکھ ہو ہر سطر راہ نجات
لکھی اسلئے نظر یہ صاف عیاں
جسکے تار وقت کی اہو نہیں ہم

کہ ذکر ائمہ میں ہے سب کی سب
ہوئے معجزات ائمہ رستم
کہ ہو مدح آل رسالت مآب
کہ ہو وصف آل سعید تمام
سہ اسرار ائمہ کے ہیں معجزات
کہ منظور تھا کچھ نہ لاف و گداز
سخن خاص وہ ہو جو ہو عام فہم

کیا ترجمہ من و عن سر بسر
جو دیکھا لکھا لکھ دیا وہ تمام
تو ہو خلقت فخر محسوس
ای مفسر تہجیب کو نشور ہو
نہیہ اوس مرد مومن ہے لتجا
کہ ہو حریان خالق کائنات
حکیم و رحیم و بشیر و نذیر
کہ اعجاز اذنی کے من سب پر حلی
سرور دل و نور چشم رسول
کہ ظاہر ہے حضرت کا خلق حسن
شفیع قیامت شہ شرفین
امام ہدایت خضر راہ و رشاد
کہ جن و ملائک کے ہیں پیوا
کہ ہیں قاسم سلسبیل ہشت
صفات محمد بن خلیفہ صفات
کہ ہیں آئینہ دار صدق و صفا
کہ ہیں زاہد و عابد و متقی
کہ اسلام ہے دوستی نفی
کہ وہ گیارہ صوین ہیں نامین

کتابوں میں دیکھا لکھا حسد
نہیں اس میں دخل طبیعت کا کام
کہ ہیں قائم آل احمد قبول
اگر ایک بھی شعر منظور ہو
پڑھے اسکو جو شیخہ مرتضیٰ
کرے میرے حق میں دعا نجات
آلہی بحق رسول کبیر
آلہی بحق علی و علی
آلہی بحق جناب قبول
آلہی بحق امام حسن
آلہی بحق امام حسین
آلہی پے حق زمین العباد
آلہی پے بات مقتدا
آلہی پے حقیق حق سرشت
آلہی پے موسیٰ نیک ذات
آلہی بحق امام رضا
آلہی بحق امام تقی
آلہی بحق علی و تقی
آلہی پے عسکری شاہ دین

<p>کہ ہیں صاحب العصر و مقتدا رہی تیرے گے دم آئینہ یاد شفاعت کریں خواجہ ابٹ شہر کہ آئے بے انتہا آرزو کہ نذرین مجھے کر بلا میں ملے بلیات دنیا سے محفوظ میں کہ یوں نام نامی ہے جیکار تم تو اظہار ہو اسم باریہ زمین یا قبال و با جاہ و خشت میں او تحسین ملک غفقی کی درستی کہان ناک کہان تک طبیعت</p>	<p>آپ ہی لیے جہد ی یا صفا او بھون بھون مانے سربا اعتقاد گنہ عفو آسان ہو تیرے جوش پہ میری دنیا میں بھی برو نجس خاک خاک شفا میں ملے رہوں شر اعدا سے محفوظ میں وہ نواب ذی جاہ والا ہم بے لفظ ادا دے کر حسین الہی الہی سلامت رہیں نہ تنہا یہ دنیا کی دولت بے اسپر سخن سنج اب ہو جوش</p>
--	---

زبان قلم سے دم اختتام
 خدا آ رہی ہے کہ یس و السلام

در ماہ جمادی الاول ۱۳۱۳ ہجری مطابق نومبر ۱۹۹۵ء مقام لکھنؤ محلہ فراش خانہ
 وزیر گنج مطبوعہ مطبع اشاعتی سیدی عابد علی مالک دفتر انوار

اطلاع

یہ کتاب معارج الفضائل شیعہ گروہ کے واسطے چھپی اہل سنت ہر گز
 خرید نہ فرمائیں اور نہ دیکھیں فقط
 سید عابد علی رضوی مالک دفتر مطبعہ لکھنؤ
 وزیر گنج

CALL No. ۸۹۱۶۲۳۱ ACC. NO. ۱۴۳۷۳
 AUTHOR السید ظفر علی خان
 TITLE معارف الفضائل

U. Sec. ۸۹۱۶۲۳۱

۲۶/۲

Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

